فارسی متن معہ اُردو ترجمہ

کلیدِ جنت

تصنیفِ لطیف

سلطان الفقر سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت سلطان باھُوؒ

حق باھوؒ منزل، گلشن راوی، لاہور

Scanned by CamScanner

هُوَ

اللّٰهُ

مُحَمَّد صلى الله عليه وآله

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فارسی متن مع اُردو ترجمہ

کلیدِ جنّت

◎

—— تصنیفِ لطیف : ——

سُلطان الفقر، سُلطان العارفین، بُرہان الواصلین
حضرت سُلطان باھُوؒ قدس سرہٗ العزیز

حق باھُو منزل ◎ گُلشن راوی۔ لاہور

Scanned by CamScanner

(جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں)

○ نام کتاب : ترجمہ و شرح کلیدِ جنت

○ مترجم و شارح : پروفیسر ڈاکٹر نسیم
ایم اے (پنجاب)، پی ایچ ڈی (مانچسٹر)
سابق ڈین السنۂ شرقیہ : پشاور یونیورسٹی

○ باہتمام : پرویز اقبال
عزیز مارکیٹ - اُردو بازار - لاہور

○ تعداد : ایک ہزار

○ اشاعت : ستمبر ۱۹۹۸ء

○ مطبع : توقیر پرنٹرز - بیرون بھاٹی گیٹ - لاہور

○ ھدیہ : تقسیم فی سبیل اللہ برائے فیض خلقِ خدا

ملنے کا پتہ :

حضرت سلطان باہُو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

احاطہ چوہدری فضل دین، باغ گُل بیگم ○ فتح شیر روڈ - لاہور

مترجم و شارح

پروفیسر ڈاکٹر نسیم
ایم اے (پنجاب)، پی ایچ ڈی (مانچسٹر)
سابق ڈین السنۂ شرقیہ : پشاور یونیورسٹی

Scanned by CamScanner

هُوْ

اَللّٰهُ

محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

فہرست مضامین اُردو ترجمہ کلید جنّت

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	دیباچہ	۶
۲	سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کے مختصر سوانح حیات	۸
۳	حمد و نعت	۲۳
۴	باب اوّل	
۵	باب دوم و سوم	۳۵
۶	ذکر کے شروع کرنے کے بیان میں	
۷	باب چہارم	۷۹
۸	مراقبہ کے بیان کے بارے میں	
۹	باب پنجم	۹۹
۱۰	فنافی الشیخ و فنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فنافی اللہ جلّ شانہٗ کے بارے میں	
۱۱	مقام فنا فی الشیخ	۱۰۷
۱۲	باب ششم	
۱۳	مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں	۱۰۸
۱۴	خاص الخاص مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرح	۱۱۹
۱۵	باب ہفتم	۱۲۳
۱۶	قبروں پر دعوت پڑھنے کے بیان میں	۱۲۳
۱۷	باب ہشتم	۱۳۹
۱۸	متفرقات میں	۱۳۹
۱۹	حضرت سلطان باہوؒ اکیڈمی کی دیگر مطبوعات	۱۶۶

Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

"تیغ برہنہ"، "کلید التوحید خورد"، "گنج الاسرار"، "فضل اللقا"، "مجالستہ النبی"، "کشف الاسرار"، "اورنگ شاہی"، "روحی شریف" اور "عین الفقر" کے بعد "کلید جنت" سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کی یہ دسویں نثری قلمی تصنیف ہے، جو "حضرت سلطان باہوؒ اکیڈیمی" اور "المختار قرآن اکیڈیمی" کے باہمی اشتراک سے تدوین وار دو ترجمہ و تشریح کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔

"کلید جنت" کے قلمی نسخہ کو تدوین کرتے وقت کاتب بہادر شاہ کے قلمی مسودہ کو جو جمادی الثانی ۱۳۵۰ ہجری میں پایہ تکمیل کو پہنچا، متن قرار دیا گیا ہے۔

اس نسخہ کے علاوہ "کلید جنت" کے دیگر دو قلمی نسخوں جن کی محمد تاج اور ڈاکٹر محمد صادق نے سوم شوال ۱۴۰۴ ہجری اور ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۰۶ ہجری میں بالترتیب کتابت کی ہے، کو بھی پیش رکھا گیا ہے۔

"حضرت سلطان باہوؒ اکیڈیمی" سلطان العارفینؒ کی ہزاروں کتابیں فی سبیل اللہ مفت تقسیم کر چکی ہے اور جس نے معاشرتی اصلاح میں بے مثال کام کیا ہے۔ اکیڈیمی کی مطبوعات پاکستان اور دیگر ممالک میں دستی اور ڈاک کے ذریعہ مسلسل اور لگاتار اپنے قارئین کرام اور عقیدتمندوں تک پہنچ رہی ہیں۔

عوام الناس سے بالعموم اور حضرت سلطان باہوؒ کے عقیدت مندوں سے بالخصوص میری یہ پرخلوص درخواست ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں اکیڈیمی کی اشاعتی ٹیم میں شریک ہو جائیں اور اس میں عملی تعاون کریں۔

بڑی ناسپاسگذاری ہوگی اگر میں ان بزرگوں اور دوستوں کا ذکر نہ کروں، جنہوں نے دوران کار ہر طرح سے میری معاونت کی ہے۔ میں اپنے مخلص اور مخیر دوست جناب احمد ندیم جو سلطان العارفینؒ کے انتہائی عقیدت مند اور شیدائی ہیں، کا تہِ دل سے سپاسگذار ہوں، جنہوں نے اس کتاب کی طباعت میں زرِ تعاون دیا۔

بندہ جناب صاحبزادہ سلطان حمید صاحب، صدر "حضرت سلطان باہوؒ اکیڈیمی" کا بھی شکر گذار ہے، جن کی حوصلہ افزائی میرے لیے پیہم باعث تقویت ہے۔

میں اچھرہ، لاہور کے حضرت صوفی ریاض احمد صاحب کا بھی احسان مند ہوں، جو ہمیشہ "کلید جنت" کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں، دراصل صوفی صاحب کے ایما پر ہی "کلید جنت" کا ترجمہ اپنی باری کے بغیر شروع کیا گیا۔

میں اسلام آباد کے جناب حضرت فقیر میر محمد صاحب کا بھی رہین منت ہوں جنہوں نے "کلید جنت" کے مختلف قلمی مخطوطات کی فوٹوسٹیٹ کاپیاں مجھے ارسال فرمائیں، جس میں کاتب عبداللہ شاہ کے قلمی نسخہ کی فوٹوسٹیٹ کاپی بھی شامل ہے، بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کے مختلف قلمی نسخوں کی فوٹوسٹیٹ کاپیاں جو سردست میرے پاس موجود ہیں، وہ بیشتر جناب حضرت میر صاحب کی مہیا کردہ ہیں۔

"کلید جنت" کے اس اردو ترجمہ اور تشریح پر جناب صاحبزادہ حضرت فقیر عبدالحمید، سجادہ نشین نوریہ، کلاچی نے نظر ثانی فرمائی اور مناسب ترامیم تجویز کرتے ہوئے مفید مشورے عنایت فرمائے ہیں صاحبزادہ صاحب کا انتہائی ممنون ہوں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے میری یہ دعا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ کاوش کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اسی کے طفیل میری عاقبت کو سنوار دے۔ "آمین"

مورخہ یکم جنوری ۱۹۹۶ء

احقر
کے۔ بی۔ نسیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر حالاتِ مصنّف

آنکھ والا تیری قدرت کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

اللہ اللہ کیا ہی مبارک اور مؤثر اسم ہے کہ سنتے ہی دل میں گھر جاتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ نسب کے لحاظ سے حضرت علیؓ بن ابی طالب کی اولاد میں سے ہیں[1]۔ مؤرخین کے مطابق حضرت سلطان باہوؒ کے بزرگ واقعۂ کربلا کے بعد ایران و خراسان پہنچے۔ ان میں سے شاہ حسین نے ہرات پر قبضہ کر لیا۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے امان شاہ نے سادات فاطمی کی بڑی اعانت کی۔ اسی معاونت کی مناسبت سے ان کی اولاد اعوان یعنی معاون سادات کہلائی عباسی دور کے اواخر میں یہ لوگ دریائے سندھ کے پار کالا باغ کے قریب آ کر آباد ہوئے۔ اور اپنا مسکن اُچ بلوٹ، چوہا سیدن شاہ کو بنایا۔ اس وقت یہ علاقے خٹک اور جنجوعہ قوم کے ہندوؤں کے قبضہ میں تھے۔ ان اعوانوں نے یہ علاقے فتح کر لیے۔ پھر فتوحات کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور یہ قبیلہ سُون سکیسر تک آ پہنچا۔ حضرت سلطان باہوؒ کے بزرگ انہی اعوانوں میں سے تھے۔

آپؒ کے والد ماجد حضرت محمد بازیدؒ نہایت صالح، پابند شریعت، حافظِ قرآن

[1] مناقب سلطانی از حضرت سلطان حامدؒ بن حضرت شیخ غلام باہوؒ، لاہور، ۱۳۴۵ھ ص ۶

اور فقیہ مسئلہ دان شخص ہوئے ہیں۔ غرضیکہ اپنے وقت کے بڑے عالم تھے۔ وہ جہانگیر کے عہد میں ہرات کے راستے وارد ہند ہوئے۔ آپ حاکم ملتان کے پاس تھے۔ انہی دنوں حاکم ملتان اور راجہ امروٹ کے درمیان لڑائی ہوئی، تو حضرت بازیدؒ نے بھرے بازار میں راجہ کا سر تن سے جُدا کر دیا اور واپس ملتان پہنچے۔ آپ کی اس شجاعت پر شہنشاہ شاہجہان نے شورکوٹ کا ایک گاؤں، پچاس ہزار بیگھے زمین آپ کو عنایت کی۔ حضرت بازیدؒ نے یہیں مستقل سکونت اختیار کی۔

ولادت:۔ حضرت سلطان باہوؒ ضلع جھنگ پنجاب کے اسی گاؤں شورکوٹ میں بتاریخ ۱۰۳۹ھ کو پیدا ہوئے۔

اسمِ باہوؒ کی وجہ تسمیہ:۔ آنحضرتؒ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا جو اولیائے کاملین میں سے تھیں، کو باطن میں بذریعہ الہام قبل از ولادت اعلام ہوا۔ کہ آپؒ کے بطن سے عنقریب ایک ایسا ولی اللہ عارف واصل اور فقیر کامل ظہور فرمائے گا جو آخری زمانہ میں تمام روئے زمین کو اپنے انوار فیضان اور اسرار و عرفان سے پُر اور مملو کر دے گا۔ اس مولود مسعود کو باہوؒ کے مبارک نام سے موسوم کرنا کہ وہ صاحب اسم بامسمّٰی یعنی باہوؒ باخدا ہوگا۔ حضرت سلطان العارفینؒ اپنی تصنیفات منیرہ میں کمال شکریہ ادا فرماتے ہیں کہ آپؒ کی والدۂ ماجدہ نے آپ کا نام باہوؒ رکھا چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں:

صد بار آفرین باد بر مادرش
کہ اسم او را باہوؒ نہاد[1]

یعنی مائی راستی صاحبہ پر سینکڑوں بار آفرین ہو کہ انہوں نے ہمارا نام باہوؒ رکھا اور آگے چل کر دوسری جگہ ایک شعر میں یوں ارشاد فرماتے ہیں ؎

[1] محک الفقر کلاں (قلمی)، ص ۱۱۶

رحمت و غفران بود بر راستیؒ
راستی از راستی آراستی[1]

" یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور بخششیں ہوں مائی راستی صاحبہؒ پر جنہوں نے ہمارا نام باھوؒ رکھ کر تسمیہ کا حق ادا کیا، اے اللہ! تو نے ہی ہماری والدہ مائی راستی صاحبہؒ کو (جیسا کہ نام سے ظاہر ہے) راستی اور سچائی سے آراستہ کیا۔"

بچپن میں ہی آپ کی پیشانی مبارک سے انوارِ ولایت ہویدا تھے۔ آگے چل کر آپ باھوؒ سے سلطان باھوؒ کہلانے لگے۔

اسم باھوؒ کے متعلق بے شمار رموز و اشارات آپؒ کی تحریروں میں پائے جاتے ہیں۔ اس عارفِ ربانی اور شہبازِ لامکانی کے اسم مبارک میں نہایت عجیب و غریب برکات اور تاثیرات دیکھنے میں آئے ہیں۔ اگر آپؒ کے اسم مبارک کے جملہ اسرار و معارف مفصل لکھے جائیں تو ایک علیحدہ دفتر بن جائے۔[2]

یہ امر واقعہ ہے کہ بعض طالبانِ ازلی پر تو صرف اسم باھوؒ کے سنتے ہی حالت وجد طاری ہو جاتی ہے اور ان کا لطیفۂ قلب بے اختیار ذکر اسم اللہ سے جاری ہو جاتا ہے۔

جمال حسن یوسف را چہ می دانند اخوانش
زلیخا را بپرس از وی کہ صد شرح و بیان دارد

تاریخ وصال و مزار

حضرت سلطان العارفینؒ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ترسٹھ ۶۳ سال کی عمر پائی ہے۔ آپؒ نے ۱۱۰۲ھ میں بتاریخ یکم جمادی الثانی اس دار فانی سے دار البقا کی طرف رحلت

[1] محک الفقر (کلاں (قلمی)، ص ۱۱۶
[2] حق نمائے، اردو ترجمہ نور الہدیٰ، حضرت فقیر نور محمد سروری، قادری، لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۶

فرمائی ہے۔

آپؒ کا مزار مبارک دریائے چناب کے مغربی کنارے ایک گاؤں میں جو آپؒ ہی کے اسم مبارک سلطان باھوؒ سے موسوم ہے اور جھنگ سے پچاس میل دور جنوب کی جانب قصبہ گڑھ مہاراجہ کے نزدیک تحصیل شور کوٹ میں واقع ہے، زیارت گاہ خواص و عام اور مرجع جملہ انام ہے۔ توحید کے متوالوں کا ہر وقت لنگر جاری ہے۔ چار دانگ عالم سے جام عرفان کے متلاشی پروانہ وار جوق در جوق آپؒ کے مزارِ اقدس پر حاضری دیتے ہیں اور تسکین دل و جان اور منزل مراد حاصل کرتے ہیں۔

آپؒ کا طریقہ

آپؒ کا طریقہ سروری قادری ہے۔ اس پاک طریقے کی خصوصیت اور طرۂ امتیاز یہ ہے کہ اس میں کامل مرشد طالب صاحب استعداد کو ایک ہی نگاہ سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذات حق تعالیٰ کے مشاہدے میں ایک ہی توجہ سے ناظر کر دیتا ہے۔ اس پاک طریقے میں رنج ریاضت، چلّے چلیے، حبس دم کا عبث الم، ابتدائی سلوک و ذکر و فکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ طریقہ ظاہری ریا کارانہ لباس، رنگ ڈھنگ سے پاک اور ہر قسم کے مشائخانہ طور اطوار مثلاً عصا و تسبیح اور جبہ و دستار سے بیزار ہے۔[1]

حضرت سلطان باھوؒ کے نزدیک طریقہ قادری تمام طریقوں پر قادر اور غالب ہے۔ ان کے نزدیک کسی طریقہ کی انتہا قادری طریقہ کی ابتدا کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قادری طریق میں معرفتِ الٰہی کے خزانے ہیں اور اس کا سالک ریاضت و مشقت سے کبھی کبیدہ خاطر نہیں ہوتا، بلکہ ہر حال میں خوش رہتا ہے۔ سروری قادری طریق پر چلنے والا طالب لا یحتاج اور بے نیاز ہو کر حق پر نظر رکھتا ہے۔ اس کی نگاہ میں سونا اور خاک برابر

[1] حق نمائے، ص ۹

ہوتے ہیں۔ کم تر استعداد و صلاحیت رکھنے والے بھی اس طریق میں اگر زیادہ فائدہ حاصل کر لیتے ہیں، کیونکہ قادری طریقہ معرفت کا بحرِ بیکراں ہے۔ جو شخص اس طریقہ میں داخل ہوتا ہے اور اس کے دریائے معرفت میں غوطہ زن ہوتا ہے، وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ بار بار فرماتے ہیں کہ قادری طریقہ آفتاب کی طرح ہے اور دوسرے طریقے چراغ کی مانند۔ پس چراغ کی کیا مجال کہ آفتاب کے سامنے روشن ہو۔

اسی طرح انہوں نے قادری مرید اور قادری مُرشد کی تعریف میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اُن کے نزدیک "قادری طالب و مرید رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزیدؒ سے بہتر ہے کہ بغیر ریاضت، دائمی نماز میں مستغرق رہتا ہے:۔

قادری را قرب حق باشد عطا
شد مشرف روح با شرف لقا

قادری مرشد کی قوتِ تسخیر و تصرف کے بارے میں وہ فرماتے ہیں:۔

"قادری مرشد کے ہر دو جہان جن و انس تابع و غلام ہیں۔"

قادری مُرشد کے جس قدر اوصاف حضرت سلطان العارفینؒ نے بیان کیے ہیں، وہ خود ان سب سے متصف تھے اور جس قدر "رفعت و سطوت" انہوں نے قادری فقرا کی بیان کی ہے، وہ خود اُن کی ذات میں پائی جاتی تھی۔

گو سب طریقے اپنے آپ کو محمدی مشرب بتاتے ہیں، کیونکہ سب اسی پاک شجر طوبیٰ کی شاخیں ہیں اور اسی سے نکلے ہیں، لیکن دراصل محمدی مشرب صرف طریقہ قادری ہی ہے اور بس۔ باقی سب طریقے اس کے تابع اور فروع ہیں۔ جیسا کہ اس پاک طریقہ

لہ تیغ برہنہ ...

کے سردار اور پیشوا سلطان الاولیا حضرت غوث صمدانی، محبوب سبحانی، قطب ربانی، حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کا قول ہے ؎

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالٖ

ترجمہ:۔ ہر ولی کا ایک خاص قدم ہے، لیکن میرا قدم اپنے جدِ بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم پر ہے اور جس طرح حضورؐ سید الانبیا ہیں، اسی طرح حضرت غوث الاعظمؓ سید الاولیا ہیں۔ چنانچہ آپؓ کے مشہور و معروف اور صادق و مصدوق قول سے ظاہر ہے کہ قَدَمِیْ ھٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا قدم جملہ اولیا کی گردن پر ہے اور آپؓ کا یہ فرمان زمانۂ حال، ماضی اور مستقبل میں نافذ و جاری ہے۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں۔

دَوَلَانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٖ

ترجمہ:۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ نے جملہ (اولین و آخرین) اقطاب زمانہ کا (ابدی) والی دوامی غوث بنا دیا ہے اور میرا یہ حکم ہر زمانہ حال، ماضی اور مستقبل میں نافذ و جاری رہے گا۔

چنانچہ آپؓ سے کسی نے پوچھا، آپ کے مرید اور دوسرے طریقے کے مریدوں میں کتنا فرق ہے۔ تو آپؓ نے فرمایا:۔ اَلْبَیْضَتِیْ بِالْفِ دِفْرَخِیْ لَا یُقَیِّمُ یعنی میرا انڈا ہزار مرغ کے برابر ہے اور جب بیضۂ ناسوتی توڑ کر فضائے قدس میں پرواز کرنے لگتا ہے تو پھر وہ عنقائے قدس بن جاتا ہے، جس کی نہ کوئی قیمت لگائی جا سکتی ہے اور نہ تمام دُنیا کے پرندے اس کی برابری کر سکتے ہیں۔ آپؓ ستر (۷۰) بار اللہ تعالیٰ سے وعدہ لے چکے ہیں، تب آپؓ نے یہ بیان جاری فرمایا ہے۔ اَلْمُرِیْدِیْ لَا یَمُوْتُ

اِلاَّ عَلَی الْاِیْمَانِ یعنی میرا مرید نہیں مرے گا مگر ایمان پر۔ یعنی اگر ابتداءِ حال میں کیسا ہی آلودہ معصیت کیوں نہ ہو، لیکن آخر میں جب طریقۂ قادری میں قدم رکھے گا تائیدِ ایزدی اس کے شاملِ حال ہو جائے گی اور موت کے وقت آنحضرتؒ کی توجہ اور نظرِ فیض اثر سے لطیفۂ قلب اسم اللہ اور کلمۂ طیبہ سے جاری ہو جائے گا اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیا سے گذرے گا۔ اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

حدیث

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

بِلَا حِسَابٍ وَّبِلَا عَذَابٍ وَّاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی۔

یعنی موت کے وقت جس شخص کا آخری کلام کلمۂ طیبہ ہو وہ شخص بغیر حساب اور بلا عذاب بہشت میں داخل ہوگا۔ چاہے اس کے ذمہ کسی قسم کے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ ہوں۔

سبحان اللہ! اس پاک طریقے کا کیا کہنا ہے۔ اس کی قدر و قیمت وہی جانتے ہیں جو صحیح طور پر اس میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس کی مستی سے وہی لوگ واقف ہیں جو اس ساقیٔ بادۂ الست کے دور میں شامل ہو چکے ہیں۔[1]

آپؒ کی تصانیف مبارک

حضرت فقیر نور محمد صاحب کلاچویؒ رقمطراز ہیں: کہ آنحضرتؒ نے ابزبان فارسی، ایک سو سے متجاوز کتابیں علمِ تصوف میں تصنیف فرمائی ہیں۔ منجملہ ان کے تقریباً چھوٹی بڑی چالیس کتابیں قلمی بزبان فارسی راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔ علم تصوف میں اس فقیر کا مطالعہ بہت وسیع رہا ہے۔ اور تقریباً ہر زبان و ہر زمان کے جملہ متقدمین و متاخرین

[1] حق نمائے، ص ۱۰-۱۱

سالکین و مشائخ کی تصانیف کو ایک ایک کر کے دیکھا ہے۔ لیکن جو تاثیر اور برکت حضرت سلطان العارفینؒ کی کتابوں میں پائی ہے، دیگر تصانیف سے کہیں اس کی بو بھی نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ شاہد حال ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آنحضرتؒ کی روح پُر فتوح حروف اور عبارات میں اس طرح جاری اور ساری ہے کہ محض کتاب کے پڑھنے سے ہی طالب کے وجود میں حضرت سلطانؒ وحید الزمان کی توجہ کا نور برق براق کی طرح بے واسطہ متجلی ہو جاتا ہے اور اہل مطالعہ کو بے ریاضت مقامِ راز پر پہنچا دیتا ہے اور بلا مجاہدہ صاحب مشاہدہ بنا دیتا ہے۔ کیسی خوش نصیب ہے وہ زبان جو اس بیانِ حق ترجمان سے گویا ہے۔ اور کس قدر مبارک ہیں وہ کان جو اس القائے حق سبحان سے شنوا ہیں۔ اور کتنی سعادت مند ہے وہ آنکھ اور دل جو اس سخن کنہ کن اور علم من لدن سے بینا و دانا ہے۔[1]

حضرت سلطان باہوؒ کو بذریعہ کشف غیبی معلوم تھا کہ آخر زمانہ میں قحط الرجال ہوگا اور مرشد کامل دنیا میں عنقا مثال ہوگا۔ اس لیے آپؒ نے اس پچھلی تاریکی اور آخری ظلمت کے زمانے کے لیے اپنے گنجِ معرفت اور کنزِ توحید کو کتابی صورت میں نمودار کر کے رکھ دیا۔ چنانچہ ہر کتاب کے اندر ایک مرشد کامل کا نور مستور ہے اور وہ نور بالکل وسیلۂ مشاہدات ذات اور ذریعۂ حضوری بزم حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم گویا کلید نور و حضور ہے۔ اگر طالب صادق بالیقین صدق اور اخلاص سے دن رات اس کو اپنے مطالعہ میں رکھے گا اور اسے اپنا رہبر، پیشوا اور وسیلہ بنائے گا، تو انشاء اللہ بہت جلدی اپنی دلی مراد پائے گا۔ حضرت فقیر نور محمد کلاچویؒ رقمطراز ہیں:

[1] حق نمائے، ص ۱۲-۱۳

"یہ فقیر متواتر تیس سال تک آپؒ کی فارسی کتابوں کو اپنے ہاتھ سے لکھتا رہا ہے۔ چنانچہ ہر کتاب کو بار بار لکھا ہے اور دن رات مطالعہ کرتا رہا ہے۔ لیکن کتابوں کی نسبت ادب، اخلاص اور صدق یقین کا یہ عالم تھا کہ اس طویل عرصے میں نہ کبھی کتاب کو بے وضو لکھا ہے اور نہ بے وضو ہاتھ لگایا ہے۔ اور کتاب کی تاثیر اور برکت کا یہ حال تھا کہ دن کو جو عبارت لکھی ہے یا پڑھی ہے اور اس میں فقر اور معرفت کا جو مقام بیان ہوا ہے وہی حالت اور وہی کیفیت رات کو قلب اور قالب میں جاری اور طاری ہو گئی ہے اور وہی مقام کھل گیا ہے۔ کبھی کوئی ایسی عبارت نہ لکھی ہے اور نہ پڑھی ہے، جس کا اسی وقت فوری اثر نہ ہوا ہو اور ان کتابوں کے اندر ایک ایسا لازوال ذاتی نور مستور ہے کہ اب بھی جس وقت کتاب کا مطالعہ کیا جاتا ہے، تو بالکل نئے انوار اور اچھوتے اسرار کا انکشاف ہوتا ہے۔ بعض لوگ چند روز بطور تجربہ و آزمائش کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور جب کوئی فوری اثر نہیں دیکھتے تو سمجھتے ہیں کہ کتابوں کے مطالعہ کی تعریف میں مبالغے سے کام لیا گیا ہے۔ اور بد اعتقاد ہو کر کتاب کا مطالعہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے نفسانی وقتی غرض مند طالبوں کے لیے معرفت کا باطنی راستہ ہرگز نہیں کھلتا بلکہ اس راستے میں وہی طالب منزل مقصود کو پہنچ سکتا ہے، جس کی ہمت آسمان کی طرح بلند، جس کا عزم پہاڑ کی طرح راسخ اور جس کا صبر اور تحمل زمین کی طرح پائیدار ہو، جو دریا کی طرح دن رات اس راستے میں رواں اور دواں رہے۔ اور کبھی کسی وقت واپس مڑنے کا نام نہ لے۔ بھوک، فقر و فاقہ، رنج و زحمت اور جو مصیبت اور آفت سامنے آئے وہ اس کے قدم کو متزلزل نہ کر سکے اور نہ اس کی چال کو روک سکے مست اونٹ کی طرح کانٹے اور جھاڑیاں کھائے اور بوجھ اٹھائے۔"[1]

[1] مخزن الاسرار از حضرت فقیر نور محمد سروری قادری، لاہور ۱۹۸۱ء، ص ۱۹۶-۱۹۸

"اے طالب مولیٰ! اگر تو اپنی طلب میں صادق ہے تو حضرت سلطان العارفینؒ کی کوئی صحیح فارسی کتاب یا اس کا صحیح ترجمہ دن رات صدق اور اخلاص سے مطالعہ کیا کر اور اُسے اللہ تعالیٰ کے قرب معرفت اور مشاہدہ دیدار اور حضوری بزم حضرت احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے وسیلہ اور ذریعہ بنا۔ انشاء اللہ تو بہت جلدی اس گوہر مقصود سے اپنا دامن بھر لے گا۔ اور جو کچھ تیرے دل میں ہے وہ ضرور جلدی یا بدیر حاصل کر لے گا۔ آج کل کے رسمی رواجی اور ریاکار دکاندار پیروں کے دروازوں پر عمر گرانمایہ ضائع کرنے اور ناقص مرشدوں کی تمام عمر کی جان توڑ خدمت سے ان کتب کے ایک ہفتے کا صحیح مطالعہ بہتر ہے۔"[1]

کتابوں کے مطالعہ کی تاثیر کے متعلق خود حضور سلطان العارفین قدس سرہٗ کے متعدد ارشادات موجود ہیں۔

آپؒ کی بیعت

آنحضرتؒ کو باطن میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیعت فرمائی ہے۔ اور آپؒ کو اویسی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیض، تلقین اور ارشاد باطنی حاصل ہوا ہے۔

آپؒ اپنی کتاب "امیر الکونین" میں ارشاد فرماتے ہیں کہ عرصہ تیس سال تک مرشد کامل کی طلب میں جا بجا پھرتا رہا ہوں۔ چنانچہ آپؒ نے اس طویل عرصہ میں بے شمار مرشدوں کو دیکھا ہے۔ اور ان میں سے اکثر کاملین عارفین کو ملے اور ان کی دل و جان سے خدمت کی ہے اور ان سے فیوضات اور برکات حاصل کی ہیں، لیکن اس زمانے کے ان فیوضات اسماء و صفات سے آپؒ کی تسکین خاطر نہیں ہو سکی۔

آخر اس ذاتی نور کی طلب صادق اور جذب و عشق حقیقی نے آپؒ کو اس

[1] مخزن الاسرار از حضرت فقیر نور محمد سروری قادری، لاہور ۱۹۸۱ء، ص ۱۹۹

سالارِ سالکان، سرورِ دوجہان اور سیدالانس وجان ختم الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات جمع جمیع صفات تک پہنچا دیا۔ اور اس بحرِ انوارِ ذات میں سے اس قدر حصۂ وافر حاصل کیا اور نورِ مطلق ہو کر فقر کے ایسے بلند ترین مقام پر اپنے آپ کو پہنچا دیا، جہاں سے اوپر اور کوئی مقام باقی نہ رہا۔ اور جہاں پر کوئی بزرگ اور ولی آپؒ کا ہمسر اور برابر نہ رہا چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں ؎

جائیکہ من رسیدم امکان نہ ہیچ کس را
شہبازِ لامکانم آنجا کجا مگس را
عرش و قلم و کرسی کونین رہ نیابد
افرشتہ ہم نگنجد آنجا نہ جاہوس را

چنانچہ آنحضرتؒ کو خود حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے باطن میں دستِ بیعت فرمایا اور سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے آپؒ کو نوری حضوری فرزند بنایا، جیسا کہ آپؒ فرماتے ہیں ؎

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰؐ
فرزند خود خواند است مارا مجتبیٰؐ
شد اجازت باہُو را از مصطفیٰؐ
خلق را تلقین بکن بہر خدا
خاک پایم از حسینؓ و از حسنؓ
معرفت گشت است بر من انجمن

ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں ؎

فرزند خود خواند است مارا فاطمہؓ
معرفت فقر است بر من خاتمہ

ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ ایک دفعہ اس فقیر کو باطن میں ہاتھ سے پکڑ کر حضرت محمد مصطفیٰؐ کے حضور میں لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس فقیر کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور فرمایا اَخُذۡ یَدِیۡ (میرا ہاتھ پکڑ) چنانچہ آپؐ نے مجھے دستِ بیعت کر کے تعلیم و تلقین فرمائی اور حکم فرمایا کہ اے باہُوؒ خلق خدا کی باطن میں امداد کیا کر کہ تو مصطفیٰؐ ثانی اور مجتبیٰؐ آخر زمانی ہے۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے حضرت پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز کے حوالے کر کے فرمایا کہ یہ فقیر باہُوؒ ہمارا نوری اور حضوری فرزند ہے۔ اس کو آپ بھی باطنی تلقین اور ارشاد فرمائیں، چنانچہ حضرت پیر دستگیرؒ نے بھی اپنے باطنی فیض سے مالا مال فرمایا۔ اس کے متعلق آپؒ فرماتے ہیں ؎

شہسواری کرد چون بر من نگاہ
از ازل تا ابد می پویم براہ

غرض حضرت سلطان العارفینؒ کو دستِ بیعت اویسی طور پر باطن میں حضرت سیدالانبیاء محمد مصطفیٰؐ سے حاصل ہوئی اور حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانیؒ نے ہی آپؒ کو تعلیم و تلقین باطنی فرمائی۔[1]

گو مصنف "مناقب سلطانی" نے اُن کے ہمعصر صوفیاء کا ذکر بھی کیا ہے جو اپنے دور میں ممتاز اور سربرآوردہ مشائخ میں شمار ہوتے تھے اور جن سے موصوف نے سلطان باہُوؒ کے اکتساب فیض کی روایت بیان کی ہے، مگر یہ عجیب اور حیران

[1] مناقب سلطانی، ص ۱۹

کُن بات ہے کہ سلطان صاحب نے اپنی تصنیفات میں ان میں سے کسی کا نام نہیں لیا۔ سلطان صاحب کے علوِ مرتبت سے یہ بات بعید معلوم ہوتی ہے کہ وہ کہیں سے استفادہ کریں اور پھر اظہارِ تشکر کے طور پر بھی اس کا ذکر نہ کریں[1]۔ وہ اپنی والدہ ماجدہ کی تربیت کو یاد کرتے ہیں تو وجد کی حالت میں پکار اٹھتے ہیں:۔

سو باران کی والدہ پر آفرین کہ اس کا نام باہوؒ رکھا۔ حضرت محبوب سبحانی سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اپنی وابستگی اور ان سے اخذِ فیض کا ذکر کرتے ہیں تو آنکے مرتبہ کے بارے میں یوں رطب اللسان ہوتے ہیں:۔

"فی الحقیقت دنیا کے تمام پیر اور مرشد حضرت پیر دستگیرؒ کے طالب اور مرید ہیں۔ اور حضرت پیر دستگیرؒ دنیا کے تمام اولیا اور مشائخ میں سب سے افضل، اعلیٰ اور بے مثل فرد فرید ہیں...... طریقہ قادری ہیں وہ برکت ہے کہ جو شخص ایک ہی بار یقین خاص اور صدق دل و اخلاص سے بزبان پاک کہہ دے، یا شیخ حضرت سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ، اس پر ابتداء سے انتہا تک معرفت، فقر اور ولایت کے تمام مقامات واضح اور روشن ہو جاتے ہیں۔"[2]

یہ ناممکن نظر آتا ہے کہ سلطان العارفینؒ کو کوئی قابل قدر فیض اپنے وقت کے کسی شیخ سے حاصل ہو، اور وہ اس کا ذکر بھی نہ کریں۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا وہ فرماتے ہیں کہ تیس سال تک مرشد کامل کی تلاش میں وہ اکثر کاملین عارفین سے ملے، لیکن چونکہ آپؒ کو ازل سے ہی ذاتی انوار کی فطری طلب

---

[1] احوال و مقامات حضرت سلطان باہوؒ از پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی، لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۲۷

[2] نور الہدیٰ (قلمی)، ص ۱۲۰

اور جستجو تھی، اس لیے اس زمانے کے اسمائی، صفاتی اور افعالی انوار اور تجلیات سے آپؒ کا قلب قلزم سیراب نہیں ہو سکا، چنانچہ آخر کار حقیقی باطنی فیض جس سے آپ کا وجود مبارک خود فیض رسان خلق بن گیا، وہ آپؒ کو محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے وسیلہ سے حضرت علیؓ اور رسولِ اکرمؐ سے براہِ راست نصیب ہوا۔ آپؒ جب اس مرتبے پر فائز ہوئے، تو ابتدائی دور کے لطائف و انوار اس کے مقابلے میں ہیچ نظر آئے۔ اپنی تصنیف لطیف "توفیق الہدایت" میں انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ باطنی ذرائع سے انہیں جو فیض ملا، اس نے انہیں "ظاہری مرشدی" کی حاجت سے بے نیاز کر دیا:۔

"جس شخص کا باطن اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہو، اور اُسے مجلس محمدیؐ کی حضوری حاصل ہو، اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلیم، تلقین اور دستِ بیعت حاصل ہوا ہو اور جس نے ظاہر و باطن میں ہدایت نبویؐ کو اپنا رفیق بنایا ہوا ہو، اس کو ظاہری مرشد کی کیا ضرورت ہے۔ یہ میرا کہنا کسی کی حالت کے واسطے نہیں، بلکہ خود میری یہ حالت ہے، یا اس کی حالت کے واسطے جس پر یہ باتیں میں منکشف کروں یا دکھادوں۔"[1]

---

[1] توفیق الہدایت مترجم (ملک چنن الدین)، ص ۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

باب اوّل

امابعد میگوید ضعیف نحیف مصنف تلمیذ الرحمٰن سروری قادری بندہ باھُوؒ ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن قرب جوار قلعہ شورکوٹ این کتاب را کلید جنت نام نہادہ شد۔ در فضیلت خواندن این کتاب وعمل نمودن برآن۔ اگر کسی را نفس سرکش وسرہوا موافق ابلیس ومخالف خدا باشد وہیچ علاج از گناہان بازگشت نہ خورد ہرگز بامراجعت متوجہ خدا نشود ودل مُردہ از غایت غفلت در قید شیطان باشد زندہ نشود۔ وتاثیر اسم اللہ در قلب پیدا نیابد وغریب مظلوم عاجز، پریشان محتاج ہلاک از روزگار دنیا مستحق کثیر العیال سقیم الاحوال طاقت وقوت ندارد ودر فقر وفاقہ میگذارد۔ آنرا ببایدکہ این کتاب گنج دین است۔ ہر یک گنج ظاہری وباطنی میکند معلوم وخلق خادم واو مخدوم۔ ازین ہر یک مطالب کلی دریابد جمیع خزائن اللہ در دست آرد۔ وعلم تصوف دقیق از طریق تحقیق میکشاید۔

ہرکہ این کتاب را در مطالعہ دارد وبرآن عمل کند، عارف باللہ وصاحب توفیق شود وہمیشہ درحضور پرنور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف باشد وارواح جمیع انبیاء واولیاء اللہ با وملاقات کنند وہیچ چیز پیدا وپنہان از و پوشیدہ ومخفی نماند۔ واین طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطاء اللہ فیض فضل اللہ از طریق تحقیق این کتاب صاحب ابتداء در معرفت خدا تمام است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہیں، جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور عاقبت کا نیک انجام متقی لوگوں کے لیے ہے اور درود وسلام ہو اللہ تعالیٰ کے رسول محمدؐ پر اور آپؐ کی تمام آل پر اور تمام اصحاب پر اور تمام اہل بیت پر۔

لیکن اس کے بعد ضعیف ونحیف مصنف تلمیذ الرحمٰن سروری قادری بندہ باھُوؒ ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن قرب وجوار قلعہ شورکوٹ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے پڑھنے کی فضیلت اور اس پر عمل کرنے کی بنا پر اس کتاب کا نام "کلید جنت" رکھا گیا۔

اگر کسی کا نفس سرکش اور ہوا وہوس سے بھرا شیطان کے موافق اور خدا کے مخالف ہو اور گناہوں کا علاج کرنے کے باوجود کسی طرح بھی گناہوں سے باز نہ آتا ہو اور خدا کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہوتا ہو اور اس کا دل غفلت کی کثرت کے سبب مردہ ہو کر شیطان کی قید میں آگیا ہو۔ زندہ نہ ہوتا ہو۔ اور اسم اللہ ذات کی تاثیر دل میں پیدا نہ ہوتی ہو۔ اور غریب مظلوم عاجز، پریشاں اور محتاج ہو۔ دنیا اور زمانے سے تنگ آگیا ہو، کثیر العیال، مفلس احوال ہو۔ طاقت و قوت نہ رکھتا ہو۔ اور فقر وفاقہ میں زندگی کے دن کاٹتا ہو، تو اسے چاہیے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرے، کیونکہ یہ کتاب دین کا خزانہ ہے۔ اس سے ظاہری اور باطنی ہر ایک خزانہ معلوم ہوسکتا ہے۔ خلقت اس کی خادم بن جاتی ہے اور وہ مخدوم بن جاتا ہے۔ اس کے مطالعہ سے ہر قسم کے کلی مطالب حاصل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانے ہاتھ آتے ہیں اور تصوف کا دقیق علم تحقیق کے طریق سے اس پر منکشف ہوتا ہے۔

جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے گا، اور اس پر عمل کرے گا، وہ عارف باللہ اور صاحب توفیق ہو جائے گا اور وہ ہمیشہ پُرنور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوگا اور تمام اولیاء اور انبیاء کی روحیں اس سے ملاقات کریں گی۔ اور ظاہر اور پوشیدہ کوئی چیز اس سے پوشیدہ اور مخفی نہیں رہے گی۔

یہ طریقہ (خاص طریقہ) محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وعطا سے اس کتاب کی ابتدا کرنے والا (اور اس پر عمل کرنے والا) تحقیقی طریق سے معرفت الٰہی میں مکمل ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ہر کہ میخواند عالم فاضل صاحب تفسیر ازین کتاب چہار علم دریابد. علم کیمیا، و علم اکسیر و علم دعوت تکسیر و علم ذکر اللہ روشنضمیر و علم استغراق باتاثیر صاحب نظر بر نفس امیر

این کتاب محک است از برای مریدان صدیق و طالبان تحقیق و عارفان تصدیق و واصلان بحق رفیق و علمایان باتوفیق و فقیران فنافی اللہ غریق بہ وحدانیت دریای عمیق. ہر کہ این کتاب اسم اعظم گنج بی رنج نیافت، سوال برگردن اُو وبال برین و تصرف از علم است کسی را کہ عقل و دانش و شعور تمام است کہ این کتاب بحکم اللہ و بہ نظر رحمت اللہ مرقوم منظور و باجازت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم حضور شدہ۔

سالک را باید کہ اول مرشد کامل بعلم و صاحب شریعت واقف طریقت قادری سروری باشد. از و دست بعیت کردہ در سلوک درآید کہ ہر طریقہ را انتہا با ابتدا، قادری نرسد اگرچہ بریاضت سر بسنگ زند. مرشد قادری جامع است. مجمل ظاہر و باطن باشتغال ذکر فکر است. و در طریقۂ قادری ظاہری و باطنی قرب معرفت اللہ و حضور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوصال است۔

المطلب آنکہ در عین حیات از کفر و شرک نجات عارف باللہ متبرکات قدرت سبحانی محبوب ربانی دستگیر حضرت شاہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز پنج ہزار طالبان و مریدان خود را ہمیشہ و ہر روز فیض میدادند. سہ ہزار در معرفت نور غرق بمشاہدہ وحدانیت اِلَّا اللّٰہ میبردند. و ہر سہ ہزار بمراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ[1] رسانیدند و دو ہزار داخل مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میبردند. این چنین سلک سلوک حضوری توجہ باطنی حاضر است اسم اللہ ذات و کلمہ طیبات ذوق سخاوت تصور تصرف در طریقۂ قادری از یکدیگر تا قیامت باز ماند مثل روشنی آفتاب طلوع تابش ہر دو جہان

[1] نقل از مرغوب القلوب۔

ہر عالم فاضل صاحب تفسیر قاری کو اس کتاب سے چار علم معلوم ہوتے ہیں. علم کیمیا، علم اکسیر، علم دعوت تکسیر، علم ذکر اللہ اور علم استغراق باتاثیر۔ ان سے انسان صاحب نظر ہو جاتا ہے اور نفس پر حاکم ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب سچے مریدوں، حقیقی طالبوں، سچے عارفوں، حق کے رفیق واصلوں، باتوفیق عالموں اور فنافی اللہ اور گہرے سمندر میں غرق فی الواحدانیت فقیروں کے لیے کسوٹی ہے. جس شخص کو اس کتاب سے اسم اعظم کا گنج بے رنج حاصل نہ ہوا، اس کی گردن پر سوال و وبال ہے جس شخص میں عقل، دانش اور پورا پورا شعور ہے، اسے اس کے علم سے تصرف حاصل ہو جاتا ہے. کیوں کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکھی گئی ہے. اور اس کی نظر رحمت کی منظور شدہ ہے. اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے قلمبند کی گئی ہے۔

سالک کو چاہیے کہ پہلے کسی ایسے کامل عالم اور صاحب شریعت کا مرید بنے، جو قادری سروری طریق سے بخوبی واقف ہو. اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلوک میں داخل ہوا ہو، کیونکہ ہر ایک طریقہ کی انتہا، قادری طریق کی ابتدا کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی، خواہ (ساری عمر) ریاضت میں سر پتھر پر مارتا رہے۔ (اس واسطے) کہ قادری مرشد ظاہر و باطن کا مجمل جامع ہوتا ہے، جو ہر وقت (ذکر فکر) میں مشغول رہتا ہے. قادری طریق میں ظاہر و باطن میں معرفت و قرب الٰہی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اور وصال حاصل ہوتا ہے۔

مطلب یہ کہ محبوب ربانی، قطب سبحانی، عارف باللہ حضرت شاہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی دستگیر قدس سرہٗ العزیز اپنی کفر و شرک سے پاک زندگی کے دوران اپنے پانچ ہزار طالبوں اور مریدوں کو ہمیشہ ہر روز فیض پہنچایا کرتے تھے. ان میں سے تین ہزار کو نور معرفت میں مستغرق کر کے اِلَّا اللّٰہ کے مشاہدہ وحدانیت تک پہنچا دیا کرتے تھے۔

اور تین ہزار "جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے، تو وہی اللہ ہوتا ہے"، کے مرتبہ پر پہنچ جایا کرتے تھے. اور باقی دو ہزار کو مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کیا کرتے تھے. قادری طریق میں اس قسم کا حضوری سلک و سلوک باطنی توجہ سے اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ کے تصور و تصرف کے ذوق سخاوت سے سلسلہ بہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا. اور جس طرح سورج کی روشنی سے جہان روشن ہوتا ہے، اسی طرح اس طریق کے فیض سے دونوں جہان واضح اور روشن رہیں گے ۔

واضح و فیض برمیگیرند ؎

ابیات

باہُوؒ این گنج کیمیا مفلس رانمود | ہر کرا عقل است حاصل کرد زود
اسم اعظم انتہا باہُو بود | ورد باہُو روز و شب یاہُو بود
کورِ چشم کی بہ بیند آفتاب | کور را از آفتاب است صد حجاب

بدانکہ قادری را فتح از طریقۂ قادری است۔ اگر قادری بطریقۂ دیگر رجوع آرد و خلاص طلبد، اہل گمراہ بی برکت و مراتب اُو سلب شود۔ اما سالک را مرشد گرفتن ضرورت است۔ شغلی کہ بغیر مرشد کند، طالب اللہ را ہیچ فائدہ و نتیجہ نہ دہد۔ و بمقام و بمنزل نرساند۔

قولہٗ تعالیٰ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ[1]

و در حدیث آمدہ است۔

اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ[2]

اگر مرشد کامل قادری پیدا نشود، لازم است کہ این کتاب را ہر روز در مطالعہ دارد و با اخلاص خواند و یقین صادق آرد کہ آن را مجلس نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دست دہد۔ سرِ اسرار الٰہی بر او کشف گردد، از ہیچ چیز آنچہ فی السمٰوٰت والارض است، مخفی و پوشیدہ نماند۔ خوانندۂ این کتاب عارف الحق راہنمای خلق شود۔ ہر کہ محتاج باشد، این مرقوم را خواند و تکرار نماید اولیاء اللہ لایحتاج گردد۔ اگر مفلس خواند، غنی گردد و اگر پریشان خواند، صاحب جمعیت گردد۔ ہر کہ این کتاب را ابتداء و انتہاء داند، آن را احتیاج

[1] سورۂ مائدہ ۵: ۳۵ [2] الحدیث

ابیات

(حضرت) سلطان باہُوؒ نے کیمیا کا یہ خزانہ مفلس کو دکھا دیا ہے۔ جو شخص کہ عقلمند ہے، وہ اُسے جلد حاصل کر لیتا ہے۔

اسم اعظم کی برکت سے آخر (انسان) واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ (اس لیے) سلطان باہُوؒ دن رات یاہُو کا ورد کرتا ہے۔

آنکھ کا اندھا سورج کو (بھلا) کب دیکھ سکتا ہے؟ سورج دیکھنے کے لیے اندھے کی راہ میں سینکڑوں پردے حائل ہیں۔

(اے طالب صادق!) (اچھی طرح) جان لے کہ قادری کو صرف قادری طریق سے کشائش ہوتی ہے۔ اگر قادری طریق والا کسی اور طریق کی طرف رجوع کرے اور خلاصی چاہے، تو وہ ہمیشہ اہل گمراہ اور بے برکت لوگوں میں شمار ہوگا اور اس کے مراتب سلب ہو جائیں گے۔ لیکن سالک کے لیے مُرشد پکڑنا ضروری ہے۔ اگر طالب اللہ مرشد کے بغیر کوئی عمل کرے گا، تو اُسے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا، اور اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلے گا۔ ایسا شغل اس کو کسی منزل یا مقام پر نہیں پہنچائے گا۔

ارشادِ خداوندی ہے:

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسکی طرف جانے کیلئے وسیلہ ڈھونڈو"۔

اور حدیث میں آیا ہے:

"پہلے رفیق راہ کی تلاش کرو جب وہ مل جائے، تو پھر راستہ چلنا شروع کرو"۔

اگر قادری مُرشد کامل نہ مل سکے، تو لازم ہے کہ ہر روز اس کتاب کا مطالعہ کرے اور نہایت اخلاص سے پڑھے اور اس پر یقین صادق کرے، کیونکہ ایسا کرنے سے اُسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی۔ سرِ اسرار الٰہی اس پر منکشف ہوں گے۔ اور زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے، اس سے مخفی و پوشیدہ نہیں رہے گا۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا خدا شناس ہو جائے گا اور خلقت کی رہنمائی کرے گا۔ جو کوئی محتاج ہو گا وہ اس کے مطالعہ اور بار بار پڑھنے سے لایحتاج ولی اللہ ہو جائے گا۔ اگر کوئی مفلس پڑھتا ہے، تو غنی ہو جائے گا۔ اور اگر پریشان حال پڑھتا ہے، تو صاحب جمعیت ہو جائے گا۔ جو شخص اس کتاب کے شروع سے

دست بیعت مُرشد ظاہر نماند۔ اگر صاحب رجعت خواند، از رجعت خلاص شود۔ اگر مُردہ دل خواند، زندہ دل گردد۔ و اگر جاہل خواند، بعلم علوم کشف احوالات حیّ قیّوم رسد۔ حقیقت ماضی و حال و مستقبل معلوم گردد۔

ابیات

اصل یقین است یقین مصطفیٰؐ　　اصل یقین است یقین مرتضیٰؓ
اصل یقین است یقین گر شود　　کار تو از ہفت فلک بگذرد
اصل یقین است یقین یار کن　　محرم اسرار شو بکن ز کن

المطلب آنکہ مرشد کامل را باید کہ طالب اللہ را اوّل بشروع اسم اللہ ذات بمرتبہ نور فی اللہ مشرّف دیدار حضور رساند کہ طالب اللہ را احتیاج ریاضت خلوت چلّہ نماند۔ اہل حضور لایحتاج را چہ احتیاج است کہ ورد وظائف دعوات خواند۔ آدمی از قید نفس و شیطان ہرگز خلاص نشود و از دنیا دل سرد نگردد تا آنکہ مرشد کامل نگیرد و باسم اللہ ذات متبرکات مشغول نگردد۔ و از تصور اسم اللہ ذات ذکر غرق ربوبیت نور کشاید طالب اللہ را ہر مطلب از نور حضور نماید۔ ظاہر و باطن لوح محفوظ در لوح ضمیر در آید۔ از حاضرات تصور کلمہ طیّب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ذکر پاکی بر عبد کشاید۔ طالب اللہ را در ہر دو جہان بہرہ بخشد بمطلب بہرہ ور نماید۔ مرشد کامل طالب صادق را از این ہفت کلید ہفت قفل حاضرات میکشاید بر یکقدم طالبان را مطلب و مقصود ہر دو جہان نماید۔ آنچہ تصرف ظاہری و باطنی، تصرف ازلی، تصرف ابدی، تصرف دنیا، تصرف عقبیٰ، تصرف غرق فنا فی اللہ مولیٰ و تصرف توحید معرفت از مراتب قرب اعلیٰ و اولیٰ۔ این چنین راز بی ریاضت گنج بیرنج مرشد قادری سروری کامل مکمّل جامع مجموعۃ الفضل میدھاند۔

اخیر تک کے مضامین سے واقف ہو جائے، اسے کسی ظاہری مُرشد کا مرید ہونے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر صاحبِ رجعت پڑھے، تو وہ رجعت سے خلاصی پا جائے۔ اگر مردہ دل پڑھے، تو وہ زندہ دل ہو جائے اور اگر جاہل پڑھے، تو حیّ و قیّوم کے کشف احوال کے علم علوم تک جا پہنچے اور اسے ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم ہو جائے۔

ابیات

یقین مصطفیٰؐ اصل یقین ہے۔ اور یقین مرتضیٰؓ اصل یقین ہے۔
اصل یقین ہے، اگر یقین حاصل ہو جائے۔ تو تیرا کام ساتوں آسمانوں سے بڑھ جائے۔
اصلی چیز یقین ہے، تو یقین کو اپنا یار بنا لے۔ (اس طرح) محرم اسرار ہو کہ کُن سے کُن فیکون ہو جائے۔

مطلب یہ کہ مرشد کامل کو چاہیے کہ طالب اللہ کو اسم اللہ ذات شروع کراتے ہی نور فی اللہ کے مرتبے سے مشرف دیدار کر کے حضوری میں پہنچا دے، تاکہ طالب اللہ کو ریاضت، خلوت اور چلّہ کی ضرورت نہ رہے۔ لایحتاج اہل حضور کو کیا ضرورت ہے کہ ورد وظائف یا دعوت پڑھے۔ انسان اس وقت تک نفس و شیطان کی قید سے رہا نہیں ہو سکتا اور دنیا سے اس کا دل سرد نہیں ہو سکتا، تا وقتیکہ کسی مرد کامل کو اپنا مرشد نہ بنائے اور اسم اللہ ذات میں مشغول نہ ہو جائے۔ اور اسم اللہ ذات کے تصور سے طالب اللہ ذکر نور ربوبیت میں غرق ہو جاتا ہے۔ اس نور حضور سے ہر مطلب اسے دکھائی دیتا ہے۔ ظاہر اور باطن طور پر وہ لوحِ محفوظ کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ کلمہ طیّب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے حاضرات تصور سے انسان پر ذکر پاک کھل جاتا ہے۔ اور اس سے طالب اللہ دونوں جہان میں بہرہ ور ہوتا ہے اور اپنے مطلب سے مستفید ہوتا ہے۔ مرشد کامل طالب صادق کے لیے یک دم سات چابیوں سے ساتوں تالے کھول دیتا ہے اور طالبوں کو ایک ہی قدم پر ہر دو جہاں کے مطلب و مقصود دکھلا دیتا ہے۔ ظاہری، باطنی، ازلی، ابدی، دنیاوی، اور اخروی تصرف، غرق فنا فی اللہ اور توحید معرفت کا تصرف اور تمام اعلیٰ اور ارفع قرب مراتب سے بہرہ ور کر دیتا ہے۔ اس قسم کے رازوں کا خزانہ بلا تکلیف و محنت و مشقت قادری سروری کامل اور مکمل مرشد جو تمام فضائل کا مجموعہ ہو، دلا سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

بدان کہ اللہ تعالیٰ فقیران صاحب حاضرات اسم اللہ ذات راچنان قوت بخشیدہ است۔ اگر خواہند مؤکلان مشروحا علم کیمیا یا آنکہ سنگ پارس کہ با آھن چسپاند، زر سرخ شود مؤکل از غیب الغیب از برکت اسم اعظم بدست آوردہ میدھند۔ لیکن فقیران فنا فی اللہ دوام استغراق مع اللہ اند۔ ظاہر چنان دل غنی و در مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمرتبہ مؤکل و بمراتب دنیا و جانب کیمیا و سنگ پارس بگوشہ چشم نکرد، اگرچہ از فقر و فاقہ خون از جگر نوشد۔

قولہ تعالیٰ :-

وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا لَعۡنَةً ۚ[له]

دانی کہ از حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابان و یاران پرسیدند کہ یا حضرت! کدام چیز بہتر است کہ بقرب اللہ تعالیٰ رساند فی الدنیا والآخرة؟ و یا حضرت! کدام چیز کہتر است کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ شانہ بعد و دوری دہد فی الدُّنیا والآخرة و موجب ذلت۔ از زبان درخشان حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ دوست دارید معرفت اللہ و فقر را کہ ازین ہر دو نعمت سرفرازی و فخر دارین است۔ نہ بینید سوی دنیا مگر بحقارت حقیر ازین کہ دنیا متاع شیطان است۔

ای عزیز! آدمی را باعمال ظاہر دل طاہر نگردد و از نفاق بیرون نہ برآید تا آنکہ آتش مشق اسم اللہ ذات آن را نہ سوزد، دل از سیاہی و زنگار خلاص نگردد و بذکر خاص اخلاص نہ پذیرد۔ و بغیر از ذکر زندگی دل نشود و نفس ہرگز نمیرد، اگرچہ تمام عمر تلاوت قرآن کند و مسئلہ فقہ خواند یا آنکہ بہ بسیار زہد و ریاضت کوزہ پشت شود ہمچون موی باریک شود ہمچنان دل سیاہ ماند۔ بغیر از مشق تصور اسم اللہ ذات ہیچ فائدہ ندارد، اگرچہ بریاضت سر بسنگ زند و مشق اسم اللہ ذات کنندہ معشوق بی مشقت و محبوب بی محنت این مراتب مرغوب است۔ اگرچہ شخصی زمین راطی کند و بزیر اقدام او شود نیم گام و ہمیشہ پنج وقت نماز در خانۂ کعبہ

له سورۃ القصص ۲۸ : ۴۲

(اے طالب صادق) جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے ان فقیروں کو جنہیں اسم اللہ ذات کے حاضرات کا تصور حاصل ہے، ایسی قوت عطا فرما رکھی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو مؤکل فرشتے اعلانیاً انہیں علم کیمیا سکھا دیں یا سنگ پارس جس کے چھونے سے لوہا بھی سونا ہو جاتا ہے، اسم اعظم کی برکت سے غیب الغیب سے لا کر انہیں دے دیتے ہیں۔ لیکن فنا فی اللہ فقیر ہمیشہ اللہ کی یاد میں محو رہتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں رہ کر ان کے دل ایسے غنی ہوتے ہیں کہ دنیاوی اور سماوی مراتب، علم کیمیا اور سنگ پارس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے، خواہ بظاہر وہ فقر و فاقہ کے مارے خون جگر ہی کیوں نہ پیتے ہوں۔

ارشاد خداوندی ہے :-

"اور ہم نے اس دنیا میں لعنت اُن کے پیچھے لگا دی ہے۔"

(اے طالب حقیقی!) کیا تجھے معلوم ہے کہ ایک دفعہ صحابہ کرامؓ اور یاروںؓ نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا حضرتؐ! وہ کونسی اچھی چیز ہے جس سے دنیا و آخرت میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے؟ اور یا حضرتؐ! وہ کونسی گھٹیا چیز ہے جو دنیا و آخرت میں حضرت حق سبحانہ تعالیٰ شانہ سے دور رکھتی ہے اور ذلت کا باعث بنتی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان گوہر بر افشاں سے ارشاد ہوا کہ تم فقر اور معرفت الٰہی کو دوست رکھو، کیونکہ ان دونوں نعمتوں سے دونوں جہان کا فخر اور سرفرازی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کو حقارت و تحقیر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے، کیونکہ یہ شیطانی مال و متاع ہے۔

اے عزیز! انسان کا دل ظاہری اعمال کے سبب پاک نہیں ہوتا۔ اور اس میں نفاق دُور نہیں ہوتا، تاوقتیکہ اسم اللہ ذات کی مشق کی آگ اُسے جلا نہ دے۔ اور دل سے سیاہی اور زنگار دُور نہیں ہوتے، تاوقتیکہ اُسے ذکر خاص سے اخلاص حاصل نہ ہو۔ اور ذکر کے بغیر دل زندہ نہیں ہو سکتا اور نفس ہرگز مر نہیں سکتا، خواہ ساری عمر قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہیں اور فقہ کے مسائل پڑھتے رہیں اور خواہ زہد و ریاضت کی کثرت سے پیٹھ کبڑی اور بال سی باریک ہو جائے۔ دل ویسا ہی سیاہ رہے گا۔ اسم اللہ ذات کی مشق تصور کے بغیر کچھ فائدہ نہیں۔ خواہ ریاضت و عبادت میں سر پتھر پر ماریں۔ اور اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو بلا مشقت معشوق اور بغیر محنت کے محبوب مل جاتا ہے۔ یہ مراتب نہایت پسندیدہ ہیں۔

انسان خواہ ساری زمین ایک آدھ قدم میں طے کرے۔ اور خواہ وہ ہمیشہ پانچوں وقت کی

باسنت جماعت میگذارد وہمیشہ ہم صحبت با مہتر خضر علیہ السلام دارد و مقابلہ عمل کند واز حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین واز خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا بروز قیامت با ہر یک ارواح انبیاء واولیاء اللہ صاحبِ مراتب مومن مسلمان دست مصافحہ وملاقات مجلس کند وہر یک ارواح را نام بداند وبشناسد، آنچہ بروی زمین صاحب ورد وظائف، اہل دعوت وحافظ، تلاوت قرآن کہ شب و روز تصرف کند فی سبیل اللہ وسخاوت کند نافع المسلمین باشد۔ ازین ہمہ چیز بہتر است کہ در تصور اسم اللہ ذات غرق شدن وملازم ومشرف مجلس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودن۔ باید دانست بندہ را کہ از ذکر خدا نباشد یک دم جدا۔

حدیث

اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ کُلُّ نَفْسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ مَیِّتٌ[1]

قطعہ

ہر کہ دیوانہ شود در ذکر حق — زیر پایش عرش وکرسی ہم طبق
ہر کہ غافل می شود از ذکر خدا — نفس او فربہ شود کفر از ریا

[1] الحدیث

نماز خانہ کعبہ میں با جماعت ادا کرے اور ہمیشہ جناب خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہے اور نیک اعمال کرتا رہے۔ خواہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر روز قیامت تک تمام انبیاء، اولیاء اللہ صاحب مراتب، مومنوں، مسلمانوں کی ارواح سے مصافحہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کا ہم نشین رہے اور ہر ایک روح کا نام جانتا ہو اور اسے پہچانتا ہو۔ اور تمام روئے زمین کے ورد وظائف والے، دعوت والے، قرآن مجید کو حفظ کرنے والے اور اس کی تلاوت کرنے والے، شب و روز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور سخاوت کرے جس سے اہل اسلام کو فائدہ پہنچے۔ ان تمام مذکورہ بالا باتوں سے یہ بہتر ہے کہ تصور اسم اللہ ذات میں مستغرق ہو اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کا حضوری ہو۔ انسان کو جاننا چاہیے کہ ایک دم بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔

حدیث

"انسان کو گنتی کے سانس ملے ہیں۔ ان میں سے جو سانس اللہ تعالیٰ کی یاد کے بغیر خارج ہوتا ہے، وہ مُردہ ہے۔"

قطعہ

جو کوئی ذکر الٰہی میں دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اس کے پاؤں تلے عرش و کرسی اور آسمان ہو جاتے ہیں۔

جو شخص ذکر خدا سے غافل ہو جاتا ہے، اس کا نفس کفر و ریا سے موٹا ہو جاتا ہے۔

باب دوم وسوم

در بیان شروع کردن ذکر

بدانکہ اول مرشد کامل را فرض عین است کہ طالب را مقام خوف و مقام رجا، و مقام کشف القبور و مقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور نماید. بعد ازان طالب اللہ را علم معرفت تلقین کند، چنانچہ اول بذکر و فکر و مراقبہ بہ ورد و ظائف ہرگز مشغول نگرداند بجز تصور اسم اللہ ذات حضور با تفکر اسم اللہ ذات باطن معمور. مرشد کامل را باید کہ اول خوش خط اسم اللہ ذات نوشتہ بدست طالب بدہد و بگوید کہ ای طالب! این اسم اللہ ذات را بر دل بنویس۔ چون اسم اللہ بر دل سکونت و قرار گیرد و بگوید طالب را کہ ای طالب! از حروف اسم اللہ مثل آفتاب تجلی نور روشنی طلوع زند و گرد بگرد دل ملک لایزال ولازوال میدان وسیع از چہاردہ طبق کہ کونین در آن میدان مثل دانۂ سپند میگنجد و در آن میدان یک روضۂ گنبد کہ طالب را در نظر می آید و بر دروازۂ آن روضہ قفل کلمۂ طیب است لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلید قفل کلمۂ طیب اسم اللہ ذات است. چون طالب اللہ اسم اللہ بخواند بکشاید و طالب اندرون روضہ در آید و می بیند مجلس عظیم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم صحبت شود و قرب حبیب نصیب از حکم حق تعالیٰ با توفیق مرشد کامل صادق صدیق ہمراہ رفیق خواہد شد۔

واگر کسی را دل از وسوسۂ شیطانی و وہمات نفسانی کہ ہزاران ہزار زنار در وجود آدمی بسبب مذکور موجود مجموعہ یک نیم لکھ و دہ ہزار زنار کہ رشتۂ زنار سخت تر است از رشتہ یہودی و نصاریٰ. ازین سبب سیاہ و مردہ دل افسردہ باشد پس مرشد کامل را باید کہ تصور اسم اللہ ذات فرماید و حروف اسم اللہ ذات و کلمۂ طیبات تبفکر و توجہ

باب دوم وسوم

ذکر کے شروع کرنے کے بیان میں

(اے طالب صادق!) جان لے کہ پہلے مرشد کامل پر عین فرض ہے کہ طالب اللہ کو وہ مقام خوف، مقام رجاء، اور مقام کشف القبور اور مقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھلائے۔ بعد ازاں اُسے علم معرفت کی تلقین کرے، چنانچہ پہلے اُسے ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد وظائف میں ہرگز مشغول نہ کرے۔ صرف اُسے اسم اللہ ذات کا تصور بتلائے، کیونکہ اس تصور اسم اللہ ذات سے باطن آباد ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے مرشد کامل کو چاہیے کہ وہ پہلے اسم اللہ ذات خوش خط لکھ کر طالب کے ہاتھ میں دے اور اُسے کہے کہ اے طالب! اس اسم اللہ ذات کو دل پر لکھ۔ جب اسم اللہ دل پر سکونت و قرار پکڑ جائے، تو پھر طالب کو کہے کہ اے طالب! اسم اللہ کے حروف سے آفتاب کی طرح روشنی اور نور کی تجلی نکل رہی ہے اور دل کے ارد گرد ایک بے مثل اور لازوال ملک ہے، جس کا ایک نہایت وسیع و عریض میدان ہے، جو وسعت کے لحاظ سے چودہ طبق سے بھی بڑھ کر ہے۔ بلکہ دونوں جہان اس میدان میں ایک کالے دانے کی مانند سما جاتے ہیں۔ اس میدان میں طالب مولیٰ کو ایک روضہ کا گنبد دکھائی دیتا ہے۔ اور اس روضہ کے دروازے پر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قفل لگا ہے، جس کی چابی اسم اللہ ذات ہے۔ جب طالب اسم اللہ ذات پڑھتا ہے، تو وہ تالا کھل جاتا ہے اور طالب روضہ کے اندر چلا جاتا ہے۔ وہاں مجلس عظیم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے۔ اور ہم صحبت ہوتا ہے۔ یہ قرب حبیب اس کو حق تعالیٰ کے حکم سے مرشد کامل صادق صدیق کی توفیق سے نصیب ہوتا ہے۔ اور کامل مرشد بھی ساتھ ہی ہوتا ہے۔

اور اگر کسی کے دل میں شیطانی وسوسوں اور نفسانی توہمات کے سبب ہزاروں زنار ہوں، جن کی مجموعی تعداد ساٹھ ہزار ہے اور جو یہود و نصاریٰ کے رشتۂ زنار سے کہیں سخت تر ہیں اور اُن کے سبب سے دل سیاہ اور مردہ و افسردہ ہو، تو مرشد کامل کو چاہیے کہ وہ اسے اسم اللہ ذات کا تصور سکھائے۔ اور اسم اللہ ذات اور کلمۂ طیبہ کے حروف تفکر و توجہ

بگرد دل طالب بنولیسد و بنوشتن ازین حروفها از سرتا قدم چنان پیدا میشود آتش توحید انوار از قرب معرفت دیدار پروردگار کہ یک بارگی سوختہ گردد زنار بدکردار۔ بعد ازان طالب اللہ مسلمان صفات القلب صادق الیقین گردد و غرق فی التوحید دیدار پروردگار۔ از کفر شرک بیزار۔

بشنوای جان من ! مرشدان وطالبان را بس بود این یک سخن کہ بہ پہلوی راست تو مقام شیطان و بہ پہلوی چپ تو مقام نفس است۔ پس درمیان دو دشمنان جنگ واقع شدہ است۔ پس کسی را کہ این چنین دشمنان بر ہر دو پہلو مثل زخم تیر یا در خار است آنرا خواب و خوشوقتی چہ در کار۔[۱] دانا بہردم باخبر باش۔ بدر فرصت موت را چہ اعتبار است۔ پس طالب را باید کہ بہ تصور اسم اللہ ذات مشغول شود۔ و از میان حروف اسم اللہ پیدا شود شعلہ تجلی انوار۔ و در آن انوار غرق شود۔ و مشرّف دیدار پروردگار کہ نا یاد ماند بہشت و نہ نار و نہ یاد ماند لیل و نہار کہ۔

"اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ۔"[۲] واقع است۔

چون فقیر بمشق اسم اللہ ذات مشغول شود، موی از تن او زبان بکشاید و در جوش آید و نام اللہ اللہ اللہ گویان شود و قلب او نعرہ زند ہُو ہُو ہُو و روح فریاد کند ہوالحق ہوالحق ہوالحق و نفس این ورد گیرد:۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ[۳]

نفس مشق وجودیہ اسم اللہ ذات مراتب معشوقی و محبوبی دارد۔

در وجود آدمی دو دم است۔ یکی دم اندرون میرود و دیگر دم بیرون می آید۔ فرشتہ بادم اندرون مؤکل است بحضور حق تعالیٰ عرض کند۔ خداوندا ! دم اندرون قبض کنم یا باز بیرون بیاید و دم کہ بیرون برآید، فرشتہ کہ مؤکل است، او نیز ہمچنان گوید پس بہردم عرض

۱ کلید جنت قلمی مکتوبہ محمد تاج سروری قادری ۱۴۰۴ ہجری، ص ۱۴، کار۔ ۲ الحدیث ۳ سورۃ الاعراف ۷: ۲۳

کے ساتھ طالب کے دل کے گرد لکھے۔ ان حروف کے لکھنے سے سر سے پاؤں تک معرفت دیدار پروردگار کے قرب کی وجہ سے انوار توحید کی ایسی آگ بھڑکتی ہے کہ وہ زنار بدکردار یک بارگی جل کر خاک کا ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد طالب اللہ صاف دل، پاک باطن اور صادق الیقین مسلم ہو جاتا ہے۔ توحید و دیدار الٰہی میں مستغرق ہو جاتا ہے اور کفر و شرک سے بیزار ہو جاتا ہے۔

اے جان من ! سنو ! مرشدوں اور طالبوں کو یہ ایک بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ ان کے دائیں پہلو میں شیطان کا مقام ہے اور بائیں پہلو میں نفس کا مقام ہے۔ پس ان دونوں دشمنوں سے (ہر وقت) لڑائی جاری ہے۔ پس جس کے دونوں پہلوؤں میں اس قسم کے دشمن تیر کے زخم یا کانٹے کے درد کی طرح موجود ہوں، اُسے نیند اور چین کہاں ! عقلمند آدمی ہر گھڑی خبردار رہتا ہے۔ فرصت کے دروازے پر موت کا کوئی اعتبار نہیں۔ پس طالب کو چاہیے کہ وہ اسم اللہ ذات کے تصور میں مشغول رہے۔ اسم اللہ ذات کے حروف کے درمیان سے تجلی انوار کے ایسے شعلے پیدا ہوتے ہیں کہ ان میں غرق ہو کر طالب اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرّف ہو جاتا ہے۔ (اس وقت) نہ اسے بہشت یاد رہتی ہے اور نہ دوزخ اور نہ دن اور نہ رات۔ حدیث میں آتا ہے۔

"کہ ایمان خوف اور امید کے درمیان واقع ہے۔"

جب فقیر اسم اللہ ذات کی مشق میں مشغول ہوتا ہے، تو اس کے بدن کا ہر ایک بال زبان بن کر جوش میں آ کر اللہ اللہ اللہ کا نام پکارنے لگتا ہے اور اس کا دل ہُو ہُو ہُو کے نعرے لگاتا ہے اور روح ہوالحق ہوالحق ہوالحق کا ورد کرتی ہے اور نفس یہ ورد کرتا ہے :۔

"اے ہمارے پروردگار ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا، تو ہم ضرور خسارہ میں رہیں گے۔"

اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ سے نفس کو معشوقی اور محبوبی کے مراتب نصیب ہوتے ہیں۔

انسان کے وجود میں دو سانس ہیں۔ ایک سانس جو اندر جاتا ہے اور دوسرا سانس جو باہر آتا ہے۔ جو فرشتہ اندر جانے والے سانس پر مؤکل ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتا ہے کہ اے مالک ! اس سانس کو اندر ہی قبض کر لوں یا واپس باہر جانے دوں۔ دوسرا فرشتہ جو باہر جانے والے سانس پر مؤکل ہے، وہ بھی بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے کہ

Scanned by CamScanner

حضور رب العالمین می شود خاص نور و میرو د بدرگاہ اللہ تعالیٰ حضور و مثل گوہر می شود۔ اگرچہ کونین ہر دو جہان جمع بکنند آنچہ متاع دنیا و بہشت است تا برابر قیمت آن نشود۔ آن گوہر بی بہا است۔ چنانچہ فقیران را خزانچی گوہر خزائن اللہ گویند۔ اللہ بس ماسوای اللہ ہوس۔

لیکن طالب را می باید کہ اوّل وضو کامل بسازد و جامۂ پاک بپوشد و در جای خالی در آید و مستقل قبلہ شدہ در قعدہ مربعہ بنشیند و چون خواہد کہ متوجہ استغراق اشتغال اللہ شروع کند ہر دو چشم را بپوشد و در مراقبہ در آید و تفکر اسم اللہ ذات بگیرد۔ اما طالب اللہ را میباید کہ بوقت شروع راہ ہای شیطانی ظاہر و باطن بند سازد و نفسانیہ خطرات از خود جدا اندازد و میباید کہ طالب اللہ سہ مرتبہ تسمیہ بخواند و سہ مرتبہ درود شریف بخواند و سہ مرتبہ آیۃ الکرسی بخواند و سہ مرتبہ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ بخواند و سہ مرتبہ چہار قل بخواند و سہ مرتبہ سورہ فاتحہ بخواند و سہ مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ تمام تمامیت کلمہ تمجید بخواند۔ ہزار مرتبہ استغفار بخواند۔ سہ مرتبہ کلمۂ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ خواندہ بر خود دم دہد۔ اوّل طالب اللہ را باید کہ بشروع تصور اسم اللہ ذات بالتفکر بر دل بنویسد و از تاثیر اسم اللہ ذات سینہ صفائی گیرد و خناس و خرطوم بمیرد۔ بعد از ان دو چشم تصور کند و در نظر مراقبہ پرواز کند گرد بگرد دل میدان وسیع و در مجلس حضرت محمد شفیع الامۃ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در آن وقت لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ، سُبۡحَانَ اللّٰہِ و درود بخواند تا از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حکم شود کہ ای صاحب تصور! این خاص مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم است شیطان را قدرت نیست کہ درین مقام برسد۔ بعد از ان طالب اللہ حق و باطل را تحقیق کند۔ باعتبار اوّل معائنہ تحقیق کردن دل گرد بگرد چہار میدان است۔ چنانچہ مشاہدۂ میدان ازل، مشاہدۂ میدان ابد، مشاہدۂ میدان طبقات از عرش تا تحت الثریٰ دنیا و مشاہدۂ میدان عقبیٰ و در دل قلب است۔ و

اس سانس کو باہر ہی قبض کر لوں یا پھر اندر جانے دوں۔ پس ہر دم بارگاہ رب العزت میں عرض و معروض کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جو خاص نور حضور درگاہ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ مثل بے بہا موتی ہوتا ہے۔ دونوں جہان اور بہشت اور دنیا کے تمام مال و اسباب کو بھی جمع کر لیا جائے، تب بھی اس کی برابری نہیں کر سکتے۔ یہ ایک بے بہا موتی ہے، اسی واسطے فقیروں کو اللہ تعالیٰ کے قیمتی موتیوں کے خزانوں کا خزانچی کہتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔

لیکن طالب کے لیے لازم ہے کہ پہلے کامل وضو کرے اور پاک لباس پہنے۔ خالی جگہ (مکان) میں آئے۔ رو بہ قبلہ ہو کر قعدہ میں مربع بیٹھے۔ اور جب ذکر الٰہی میں مستغرق اور مشغول ہونا چاہے، تو دونوں آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرے اور اسم اللہ ذات کا تفکر کرے۔ لیکن شروع کرتے وقت طالب مولیٰ کو چاہیے کہ وہ ظاہری اور باطنی شیطانوں کے راستے بند کرے اور خطرات نفسانی کو اپنے سے جدا کر دے۔ پھر طالب اللہ کو چاہیے کہ وہ تین مرتبہ بسم اللہ پڑھے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر تین مرتبہ آیت الکرسی، اور تین مرتبہ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ، تین مرتبہ چار قل، تین مرتبہ فاتحہ اور پھر تین مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ پڑھے۔ بعد ازاں تین مرتبہ پورا کلمہ تمجید پڑھے۔ اور ہزار مرتبہ استغفار پڑھے۔ پھر تین مرتبہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ طالب کو چاہیے کہ وہ پہلے تصور شروع کرتے وقت اسم اللہ ذات کو تفکر کے ساتھ دل پر لکھے، اسم اللہ ذات کی تاثیر سے سینہ صاف ہو جاتا ہے۔ اور خناس اور خرطوم مر جاتے ہیں۔ بعد ازاں تصور کی دونوں آنکھوں سے مراقبہ میں پرواز کر کے دل کے ارد گرد ایک وسیع میدان میں مجلس حضرت محمد شفیع الامت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں آئے۔ اس وقت لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ، سُبۡحَانَ اللّٰہِ اور درود شریف پڑھے۔ یہاں تک کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حکم ہو: "اے صاحب تصور! یہ خاص مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ شیطان کو یہ قدرت نہیں کہ وہ اس مجلس میں آ سکے"۔ بعد ازاں طالب اللہ حق و باطل میں تحقیق کرے۔ اگر وہ اچھے طریق سے معائنہ کرے گا، تو اُسے دل کے گرد چار میدان معلوم ہوں گے۔ یعنی مشاہدۂ میدان ازل، مشاہدۂ میدان ابد، مشاہدۂ طبقات از عرش تا تحت الثریٰ دنیا اور مشاہدۂ میدان عقبیٰ اور دل میں قلب ہے اور قلب میں ایک منبر ہے اور منبر میں اسرار اور اسرار میں نور حضور اور معرفت الٰہی کا مشاہدہ ہے، جس سے دیدار

فی القلب منبر لیست و در منبر اسرار و در اسرار مشاہدۂ نور حضور معرفت اللہ، قرب دیدار پروردگار۔ مرشد کامل طالب صادق را روز اوّل بمرتبۂ مشاہدۂ دل رساند۔ و مرشد ناقص روز و شب چلہ و ریاضت کشاند۔

صورت تصور دل و یاد کردن دل چہار میدان است۔ مرشد کامل بکشاید و بنماید اینست: کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ۔ بعد ازان اسم اللہ و اسم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در تصور دارد۔ و در اسمین نظر دارد، در دریای توحید الٰہی غوطہ خورد و از غلبات ذکر اللہ غرق شود و از خود بی خود شود موافق آیۃ کریمہ:۔ قولہ تعالیٰ:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ [1]

اسمین شریفین این است: اَللّٰهُ، مُحَمَّدٌ

بدانکہ اساس معرفت، معراج، محبت، ملاقات روحانی و قرب، مشاہدۂ اسرار ربانی، مرتبۂ فقر فنا فی اللہ بقا باللہ، ابتدا، ازانتہا، توحید سبحانی، تصور، تفکر، تصرف، توجہ، توکل، مشق کنندۂ اسم اللہ ذات بہر نوع انواع ذکر حضور و علم کلمات ربانی، الہام، مذکور، تصور از تاثیر اسم اللہ ذات مشق است کہ بتفکر انگشت بر دل اسم اللہ ذات بنویسد۔ ازین اسم اللہ ذات معلوم شود علم، چنانچہ علم عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا [2] چنانچہ علم اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ [3] چنانچہ علم اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ [4] چنانچہ علم وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ ۝ [5]

[1] سورۂ کہف، ۱۸: ۲۴

[2] سورۂ البقرہ، ۲: ۳۱

[3] سورہ العلق، ۹۶: ۱-۵

[4] سورۂ الرحمٰن، ۵۵: ۱-۴

[5] سورۂ بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۰

پروردگار کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ مرشد کامل طالب صادق کو پہلے ہی دن مشاہدۂ دل کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے۔ اور ناقص مرشد بیچارے طالب کو دن رات چلہ کشی اور ریاضت شاقہ میں مبتلا رکھتا ہے۔

دل کے تصور کی صورت اور وہ یادگار چار میدان جو مرشد کامل دکھلاتا اور جن کی نشان دہی کرتا ہے، یہ ہیں: کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ۔ اس کے بعد اسم اللہ اور اسم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تصور کرتا ہے اور ان دونوں اسموں کی طرف نگاہ رکھتا ہے اور توحید الٰہی کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے اور ذکر الٰہی کے غلبہ میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ اور خود سے بیخود ہو جاتا ہے جس کا اشارہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:۔

"اور جب تو اپنے آپ کو بھول جائے، تو اپنے رب کو یاد کر"۔

دونوں اسم مبارک یہ ہیں:۔

اللہ ۔ محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

(اے طالب صادق!) جان لے کہ معرفت، معراج، محبت، ملاقات روحانی، قرب، مشاہدہ، اسرار ربانی، مرتبۂ فقر فنا فی اللہ، بقا باللہ، توحید سبحانی کی ابتدا اور انتہا، تصور، تفکر، تصرف، توجہ، توکل، گوناگوں ذکر حضور، علم کلمات ربانی، الہام، مذکور اور تصور کی بنیاد سب کچھ اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو اسم اللہ ذات کی مشق کی تاثیر سے فراہم ہو جاتی ہے۔ جب تفکر کی انگلی سے دل پر اسم اللہ ذات لکھتا ہے، تو اسم اللہ ذات سے حسب ذیل علوم اس پر منکشف ہوتے ہیں:۔

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (آدم کو ان سب کے نام سکھائے) کا علم، اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ (اپنے رب کے نام سے پڑھ، جو سب کا بنانے والا ہے۔ آدمی کو جمے ہوئے لہو سے بنایا) کا علم۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ (پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم سے علم سکھایا) کا علم۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (آدمی کو سکھلایا جو وہ نہ جانتا تھا) کا علم۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (رحمٰن نے قرآن

چنانچہ علم اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط [1]

وچنانچہ علم وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ط [2]

وچنانچہ علم وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ط [3]

العلم علمان علم المعاملة وعلم المكاشفة۔

چون علم مکاشفہ معرفت الٰہی بکشاید۔ چنانچہ علم معاملات خود بخود در علم مکاشفہ مید رآید۔ ازان کہ از مشق مشقت الکتاب بی حجاب از تصور اسم اللہ ذات میگردد وہر یک علم ظاہری و باطنی وکلمات الحق میداند۔

قولہٗ تعالیٰ :۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ط [4]

وازین علم مشق تصور اسم اللہ ذات تزکیۂ نفس وتصفیۂ قلب وتجلیۂ روح وتجلیہ سر میشود۔ ہر کہ باین مراتب رسد، قالب لباس قلب پوشد، قلب لباس روح پوشد وروح لباس سر پوشد۔ چون جمُلگی یکی گردد، خوف ووہم از وجود او برخیزد وحواس خمسہ ظاہری بستہ گردد وحواس باطنی بکشاید۔ بعد ازان علم وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ [5] برسد۔ چون روح اعظم در وجود معظم حضرت آدم علیہ السلام داخل شد، اول روح کہ در وجود گفت یا اللہ وبگفتن نام اللہ فی مابین العبد والرّب ہیچ پردہ نماند، تا قیامت برخیزد ہنوز بکنہٗ اسم اللہ نرسیدہ باشد۔

[1] سورۃُ البقرہ ، ۲ : ۳۰ — [2] سورۃُ المزمّل ، ۷۳ : ۸

[3] سورۃُ الاعلیٰ ، ۸۷ : ۱۵ — [4] سورۃُ الکہف ، ۱۸ : ۱۰۹

[5] سورۃُ الحجر ، ۱۵ : ۲۹

سکھلایا۔ آدمی بنایا، پھر اس کو بات کرنا سکھلایا)، کا علم۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ ط (اور بیشک ہم نے بنی آدم کو عزت دی) کا علم۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (بے شک میں زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہوں)، کا علم۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ط (اور اپنے رب کا نام پڑھے جا اور سب سے الگ ہو کر اس کی طرف چھوٹ کر چلا آ) کا علم۔

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ط (اور اس نے اپنے رب کا نام لیا، پھر نماز پڑھی) کا علم۔

علم دو طرح کے ہوتے ہیں، علم معاملہ اور علم مکاشفہ۔ جب علم مکاشفہ یعنی معرفت الٰہی حاصل ہو جاتا ہے، تو علم معاملہ خود بخود علم مکاشفہ میں آجاتا ہے۔ اس واسطے کہ کتابوں کی مشقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور مشق تصور اسم اللہ ذات سے ظاہری اور باطنی علم اور کلماتِ حق منکشف ہو جاتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے :۔

"اے پیغمبر! کہہ دے کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں کہ ان سے میرے رب کی باتیں لکھی جائیں، تو بیشتر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں، سمندر خشک ہو جائیں، خواہ ان کی مدد کے لیے ویسے ہی اور سمندر ہی کیوں نہ آجائیں"۔

اور اس علم اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق سے نفس کی پاکیزگی، دل کی صفائی، روح کی روشنی اور سر کی تجلیات نصیب ہوتی ہیں۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے، اس کا بدن قلب کا لباس پہنتا ہے اور قلب روح کا لباس پہنتا ہے۔ اور روح سر کا لباس پہنتی ہے۔ جب یہ تمام ایک ہو جاتے ہیں، تو اس کے وجود سے وہم اور خوف اٹھ جاتے ہیں۔ اس کے ظاہری حواس خمسہ بند ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں اسے "اور اس میں میں نے اپنی روح پھونک دی" کا علم ہو جاتا ہے۔

جب روح اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے وجود اعظم میں داخل ہوئی، تو روح نے بدن میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے یا اللہ کہا۔ اس یا اللہ کہنے سے بندے اور پروردگار میں کوئی پردہ نہ رہا۔ اس کے بغیر بندہ قیامت تک بھی اسم اللہ ذات کی کنہ سے واقف نہ ہو سکے گا۔

Scanned by CamScanner

بیت

ہر چہ خوانی اسم اللہ را بخوان   اسم اللہ باتو ماند جاودان

نقیر یکہ بعلم ظاہری دوستی ندارد۔ در باطن بمجلس انبیا جانباشد، خارج است۔ عالم ظاہر کہ در باطن از فقیر کامل طلب معرفت اللہ و ذکر اللہ نکند عاقبت از معرفت اللہ محروم از بہر آنکہ بغیر از طلب اللہ حُبّ دنیا نرود۔

بیت

از دل بدر کن پیشۂ خطرات را   تا بیابی وحدت حق ذات را

حدیث

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ بَلْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ[1]

مشق تصور اسم اللہ ذات چنان دل را زندہ گرداند، چنانچہ پژمردہ زندہ شود از باران رحمت قطرات مطرات و گیاہ خشک سبزہ از زمین سر برزند و از بسیاری تصور اسم اللہ ذات کنندہ بر تن آنچہ موی است ہمہ موی ہا برتن زبان کشاید بنام یا اللہ یا اللہ و تصور اسم اللہ ذات کنندہ را تمام عمر مشق حصار شود از شر شیطان الانس والجن تصور اسم اللہ ذات مشق کنندہ را قبر او خلوت خانہ و خواب گاہ او نوم العروس و بدیدن منکر نکیر مشق کنندہ اسم اللہ ذات را در آداب در آیند، چون حیران و لب بستہ مانند بگویند۔ آفرین باد خوش آمدی مرحبا۔

از تصور اسم اللہ ذات این طریقہ خاصہ سلک سلوک راراہ از فقراست۔ صاحب

[1] مشکوٰۃ، فتاویٰ عزیزی۔

بیت

جو کچھ تو پڑھے، اسم اللہ سے پڑھ، کیونکہ یہ اسم اللہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

وہ فقیر جو ظاہری علم سے دوستی نہیں رکھتا، باطن میں اسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جگہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ فقر سے خارج ہے۔ جو ظاہری عالم باطن میں فقیر کامل سے معرفت الٰہی اور ذکر الٰہی کی طلب نہیں کرتا، وہ آخر کار معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی طلب کے بغیر حُبّ دنیا (دل سے) جا نہیں سکتی۔

بیت

تو دل سے خطرات کا پیشہ دُور کر دے۔ یعنی تو دل سے خطرات و خدشات دُور کر دے۔ تاکہ تجھے ذات حق کی وحدت حاصل ہو۔

حدیث

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور (ظاہری) اعمال کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔"

تصور اسم اللہ ذات کی مشق دل کو اس طرح زندہ کر دیتی ہے، جس طرح مرجھائی گھاس رحمت کی بارش کے قطروں سے یا جس طرح سوکھی گھاس سے سبز گھاس زمین سے اُگ آتی ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی کثرت سے انسان کے بدن کے تمام بال زبان بن کر یا اللہ یا اللہ پکارنے لگتے ہیں، جو شخص تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرتا ہے، وہ تمام عمر شیطان اور جن سے محفوظ رہتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کے لیے قبر خلوت خانہ اور خوابگاہ ہو جاتی ہے۔ جس میں وہ دُلہن کی طرح آرام سے سوتا ہے۔ اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو دیکھتے ہی منکر نکیر آداب بجا لاتے ہیں۔ حیران اور خاموش رہ کر کہتے ہیں کہ آفرین ہے تم پر۔ یہاں آنا تمہیں مبارک ہو۔

اسم اللہ ذات کے تصور کا یہ سلک سلوک کا خاص طریقہ فقر کی راہ ہے۔ اس کی مشق کرنے والا ہمیشہ اولیا، اللہ اور انبیاء کی مجالس میں ان کی روحوں سے ملاقات کرتا ہے۔

کنندہٗ مشق ہمیشہ بمجلس ملاقات بھار رواح انبیاء و اولیاء اللہ است بعضی میدانند و بعضی نمیدانند۔ آنکہ میدانند ولی اللہ اند۔ و ذکر جلالیت وجد حال شوریدہ جوشیدہ و آنکہ نمیدانند زیر قبای اللہ پوشیدہ۔

حدیث

اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ[1]

و از صاحب تصور اسم اللہ ذات کنندہٗ مشق آتش دوزخ ہفتاد سال راہ میگریزد و بہشت ہفتاد سال راہ پیش استقبال اُو کند۔

و مشق تصور اسم اللہ ذات شش قسم است۔ اسم اللہ، اسم لِلّٰہ، اسم لَہٗ، اسم ہُو و اسم محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم و کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔

چون در ہر یک اسم اللہ ذات و اسم سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم و کلمہ طیبات محو گردد، ہر گناہ زیر لباس نور اسم اللہ ذات باشد نہفتہ۔ این نیز تمامیت است اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ عارف باللہ رساند۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا[2] آنرا گویند کہ آن چہ مراتب ممات باشد در حیات ببیند مراتب ممات چیست آنکہ از وقت جان کندن ہر چہ حساب و عقاب و ثواب از صراط گذشتہ در بہشت در آید۔ و از دست حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم از حوض کوثر ساغر شراباً طہوراً بنوشد و پنج صد سال بسجود بحضور رب العالمین افتادہ ماند۔ بعد از ان بمتابعت صف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کہ در آن صف بر ہر روحانی ذکر کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بدیدار رب العالمین مشرف و معزز گردد نہ بظاہر چشم، بلکہ از چشم دل دوام بدیدار لقای راز این مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرشد جامع از تصور حاضرات اسم اللہ ذات و از کلمہ طیبات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم میکشاید و بنماید مرشد جامع سروری قادری این چنین باید۔

ای عزیز! ہر ذاکر ذکر اثبات نگردد، تا آنکہ کلید ذکر بدست بگیرد و کلید ذکر تصور اسم اللہ

---

[1] کشف المحجوب ہجویری، ص ۷۰، کتاب معرفت بوستان جلد اول، شرح معرفت مثنوی مولانائے روم
[2] انفاس الدارنبین از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [3] کتاب شرح برزخ

بعض کا اُسے علم ہو جاتا ہے اور بعض کا نہیں جنہیں وہ جانتا ہے، وہ ولی اللہ ہیں، جلالیت کے ذکر سے وہ مست حال اور جوش و خروش میں ہیں، جنہیں وہ نہیں جانتا، وہ اللہ تعالیٰ کی قبا تلے پوشیدہ ہیں جن کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہے :-

"میرے دوست میری قبا کے نیچے ہیں جنہیں میرے سوا اور کوئی نہیں پہچانتا"

تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والے سے دوزخ کی آگ ستر سال کی راہ کے برابر دور بھاگتی ہے۔ اور ستر سال ہی کی راہ کے برابر بہشت اس کے استقبال کے لیے آتی ہے۔

اور مشق تصور اسم اللہ ذات کی چھ قسمیں ہیں۔ اسم اللہ، اسم لِلّٰہ، اسم لَہٗ، اسم ہُو، اسم محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔

جب طالب اللہ تعالیٰ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ہر ایک نام اور کلمہ طیبہ میں محو ہو جاتا ہے، تو اس کا ہر گناہ اسم اللہ ذات کے نور کے لباس کے نیچے چھپ جاتا ہے۔ یہ مرتبہ بھی تمامیت کا ہے "جب فقر تمام ہوتا ہے، تو وہی اللہ ہے" عارف باللہ (طالب اللہ کو اس مقام پر) پہنچا دیتا ہے۔

"مرنے سے پہلے مر جاؤ" کا مطلب یہ ہے کہ موت کے بعد جو مراتب اُسے حاصل ہونا ہیں، وہ زندگی ہی میں دیکھ لے۔ موت کے بعد کے کیا مراتب ہیں؟ یعنی جانکنی کے وقت سے حساب کتاب، عذاب و ثواب، پلصراط سے گزر کر بہشت میں آنا جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دست مبارک سے حوض کوثر میں سے شراب طہور کا جام پینا، رب العالمین کے حضور میں پانسو سال سربسجود رہنا اور پھر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی متابعت میں صف میں کھڑے ہو کر ہر روحانی پر کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف اور معزز ہونا ظاہری آنکھ سے نہیں، بلکہ دل کی آنکھ سے ہمیشہ دیدار راز حق میں محو رہنا۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں جسے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ کا درجہ حاصل ہو۔ نیز "وہ مرنے سے پہلے مر گیا ہو" یہ سب کچھ مرشد کامل اسم اللہ ذات اور کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات و تصور سے کھول دیتا ہے اور دکھلا دیتا ہے۔ سروری قادری جامع مرشد ایسا ہی ہونا چاہیے۔

اے عزیز! ذاکر ہر ذکر اثبات نہیں ہوتا (یعنی انسان اس وقت تک ذاکر نہیں کہلا سکتا

ذات است. چندان ذکر کشاید کہ در شمار نیاید، چنانچہ بر تن آنچہ موئی است علیحدہ علیحدہ بذکر
اللہ چنان نعرہ زند کہ از سر تا قدم گوشت پوست رگ مغز استخوان ہمہ در خروش کہ بذکر اللہ
در آید۔ اینست مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات کہ ہمہ از وست در مغز و پوست۔

و نیز ذکر اثبات نگردد۔ بغیر از چہار چیز۔

یکی : مشاہدۂ غرق فنافی اللہ۔

دوم : حضوریت مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سیوم : بر آمدن از ماسوای اللہ۔

چہارم : رسیدن بمراتب بقاباللہ۔

این ہر چہار مراتب با این ذکرہا تعلق دارد۔

چنانچہ ذکر خفیہ عین العیانی و از ذکر حامل نفس فانی۔ و بفرحت روح از ذکر سلطانی۔

و زندگی قلب از ذکر قربانی۔

و ذکر مجموع العلم ذکر حیّ و قیوم کہ از و بکشاید سرّ اسرار سبحانی، مشاہدۂ ربوبیت رحمانی، حساب اُو کی نوشتہ میتوانی۔

شخصی کہ از ذکر دیوانہ و از خود بیخود گردد، بر تن او دست باندازند۔ اگر وجود اُو از آتش گرم تر است، مثل انگر غرق است در مشاہدۂ معرفت اِلَّا اللہ۔ اگر وجود او سرد است از آب سرد تر گوئی کہ مردہ در مجلس انبیاء، اولیاء اللہ مشرف ملاقات۔ پس این مراتب از توحید است۔ وجودی کہ نہ سردی دارد و نہ گرمی گریان در آہ و شور و فغان اُو از اہل تقلید است۔

بدانکہ چون قلب در جنبش در آید، صاحب قلب بہ تصور اسم اللہ بر سر قلب نقش تصور اسم اللہ درست ببیند از میان ہر یک حروف شعلۂ نور مثل آفتاب گرد

جب تک وہ ذکر کی چابی ہاتھ میں نہ پکڑے اور ذکر کی چابی اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔ اس چابی سے اس قدر ذکر کھلتا ہے، جس کا شمار ہی نہیں ہو سکتا، اس کے بدن کے جس قدر بال ہیں وہ الگ الگ ذکر اللہ میں ایسا جوش و خروش دکھلاتے ہیں کہ سر سے قدم تک اُس کا گوشت پوست، رگ مغز اور ہڈیاں سب کچھ اللہ ہو، اللہ ہو کہنے لگتا ہے۔ یہ مراتب اُس شخص کے ہیں، جسے اسم اللہ ذات کا تصور حاصل ہے کہ اس کے مغز اور پوست میں اسم اللہ ذات سرایت کیے ہوئے ہوتا ہے۔

نیز بغیر (حسب ذیل) چار نشانیوں کے ذاکر نہیں کہلا سکتا۔

اوّل : یہ کہ ذاکر فنافی اللہ کے مشاہدہ میں غرق ہو۔

دوم : مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (دائمی) حضوری اُسے حاصل ہو۔

سوم : ماسوائے اللہ سے بالکل قطع تعلق کیے ہوئے ہو۔

چہارم : بقا باللہ کے مرتبے پر پہنچ گیا ہو۔

یہ چاروں مراتب حسب ذیل چار ذکروں سے تعلق رکھتے ہیں :-

اوّل : ذکر خفیہ عین العیانی، اس ذکر سے حامل نفس فانی ہوتا ہے۔

دوم : ذکر سلطانی، اس سے روح کو فرحت ہوتی ہے۔

سوم : ذکر قربانی، اس سے قلب کو زندگی نصیب ہوتی ہے۔

چہارم : ذکر مجموع العلم ذکر حیّ و قیوم، کہ اس سے سرّ اسرار سبحانی منکشف ہوتے ہیں۔ ربوبیت رحمانی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس کا حساب کب لکھا جا سکتا ہے؟

جو شخص کہ ذکر کے سبب دیوانہ اور خود سے بے خود ہو جائے، اس کے بدن کو چھوؤ۔ اگر اس کا بدن آگ سے زیادہ گرم معلوم ہو تو سمجھو کہ وہ معرفت اِلَّا اللہ کے مشاہدہ میں چنگاری کی مانند مستغرق ہے۔ اگر اس کا وجود سرد ہے اور ایسا سرد ہے کہ ٹھنڈے پانی سے بھی سرد ہے جیسا کہ مُردوں کا تو سمجھ لو کہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس سے مشرف ہے۔ پس یہ مراتب توحید کے ہیں۔ جس شخص کا وجود نہ گرم ہے نہ سرد اور آہ و فغاں کرتا اور روتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ اہل تقلید سے ہے۔

اے طالب صادق! جان لے کہ جب قلب جنبش میں آتا ہے، تو صاحب قلب اسم اللہ کے تصور سے قلب کے سر پر اسم اللہ ذات کا نقش اچھی طرح دیکھتا ہے، جس کے

بگرد قلب طلوع تابش روشنی قلب از سر تا قدم در فیض تجلیات نور ذات در آید، و زبان کشاید: یا اللہُ یا اللہ، یا اللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

چون سالک در تصور اسم اللہ ذات در آید، ہفت اندام طالب قالب از توحید در آید، باز در حیات و ممات از توحید بیرون نہ بر آید۔ دوام ہم سخن مع اللہ حضور باشد ہمیشہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف گردد۔ تماشائے کونین یعنی ہر دو جہان در نظر در آید، از ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔ اینست و چون سالک در تصور اسم للہ در آید، آنرا حسن سرود خوش نباید، اگرچہ حسن صورت مثل یوسف علیہ السلام باشد۔ و سرود خوش آواز مثل حنجرۂ داؤد علیہ السلام بود۔ آن آواز شنیدن اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ از آن اَلَسْتُ شوق وحدت حسن دیدار انوار از تجلّی پر تو بحسن مخلوق توحید بماند۔

جلّ جلالہٗ
اللہ
جلّ جلالہٗ

اینست للہ۔ چون سالک در تصور لَہٗ در آید، آن اسم حضور تمام عالم را مشکل کشا، باطن صفا خوانندہ را در معرفت توحید رساند۔ دوام در قید بمد نظر اللہ بماند۔ و ہر دو دست از کونین بیفشاند۔ نفس و شیطان را قتل سازد و نفس لباس قلب پوشد۔ و قلب لباس روح پوشد و روح لباس سرّ پوشد۔ ہر چہار محو گردد۔ مرتبۂ فنا فی اللہ حاصل شود۔ اینست لَہٗ۔ ہر کہ در تصور اسم ہُو در آید، علم دعوت شروع آنرا در حضور رساند۔ در تلاوت قرآن آیات مع اللہ خواندن اینست۔ مراتب عامل دعوت، حافظ ربانی، قلب زندہ و نفس فانی، فرحت روح بعیانی۔ ہر کہ بدین طریق دعوت خواند، عامل قبور و کامل حضور شود۔ اینست ہُو۔ و از م حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشاہدۂ معرفت الٰہی بکشاید و از حرف ح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضوری نماید۔ و از حرف دوم م حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تماشائے کونین در عمل دریابد۔ و از حرف د حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرف سے آفتاب کی طرح نور شعلہ زن ہوتا ہے۔ اس نور میں دل گھرا ہوتا ہے۔ اس دل کے گرداگرد سراپا نور ذات کی تجلیات ہوتی ہیں۔ اس وقت زبان یا اللہ یا اللہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارنے لگتی ہے۔

جب سالک اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو اس کے وجود کے تمام اعضا میں توحید بھر جاتی ہے۔ پھر وہ زندگی اور موت میں توحید سے باہر نکل نہیں سکتا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس سے ہم کلام رہتا ہے اور ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف رہتا ہے۔ دونوں جہان اس کے مدِنظر رہتے ہیں۔ اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ جب سالک اسم للہ ذات کا تصور کرتا ہے، تو اس کو حسن اور راگ رنگ وغیرہ کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ خواہ حسن یوسف علیہ السلام کی طرح ہی کیوں نہ ہو اور لحن حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح کیوں نہ ہو۔ وہ تو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی آواز اور شوق وحدت حسن دیدار اور تجلی انوار الٰہی پر فریفتہ ہوتا ہے۔ یہی للہ ہے۔

جب سالک لَہٗ کا تصور کرتا ہے، تو وہ باطن صفا اسم ذات تمام عالم کے لیے مشکل کشا ہوتا ہے اور قاری کو معرفت توحید میں لے جاتا ہے اور ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ کا منظور نظر بنا دیتا ہے۔ اور وہ دونوں جہان سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے۔ نفس اور شیطان کو قتل کر ڈالتا ہے۔ اور اس وقت، نفس قلب کا لباس پہن لیتا ہے۔ اور قلب روح کا اور روح سرّ کا لباس پہن لیتا ہے۔ یہ چاروں محو ہو جاتے ہیں۔ تب اسے فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ ہے لَہٗ۔ جو شخص اسم ہُو کا تصور کرتا ہے، تو علم دعوت شروع ہی میں اس کو حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ تلاوت قرآن میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآنی آیات پڑھنے کا یہی مطلب ہے۔ عامل دعوت کے یہ مراتب ہوتے ہیں: وہ حافظ ربانی ہوتا ہے۔ اس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہوتا ہے۔ اور اس کی روح کو فرحت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص اس طریق سے دعوت پڑھتا ہے، وہ قبور کا عامل اور حضور میں کامل ہوتا ہے۔ اسی کا نام ہُو ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میم سے معرفت الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور حرف ح سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے حرف میم سے دونوں جہان کا نظارہ

Scanned by CamScanner

شروع و در جملہ مقاصد در آید۔ ہر چہار حروف تیغ برہنہ قاتل الکفار والیہود۔ اینست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کہ در تصور اسم فقر در آید، لایحتاج گردد و تمام تصرف گنج دنیا و عقبیٰ حاصل شود۔ ہر چیز را بگوید با امر اللہ تعالیٰ بشو، بشود و چون در تصور اسم فقر در آید۔ آن را سلطان الفقر رسانند و جمعیت کل و جز حاصل شود۔

اینست دائرہ فقر ....

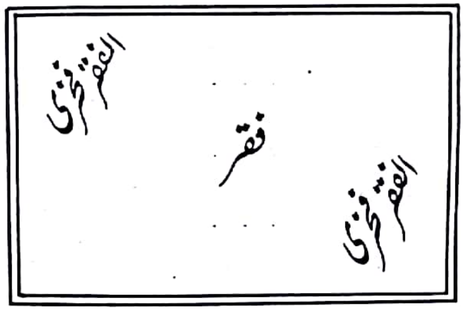

ہر کہ این چنین توجہ از قرب حضور اللہ بداند، توجہ اُو تا روز قیامت باز نماند۔

دائرہ دماغ اینست ....

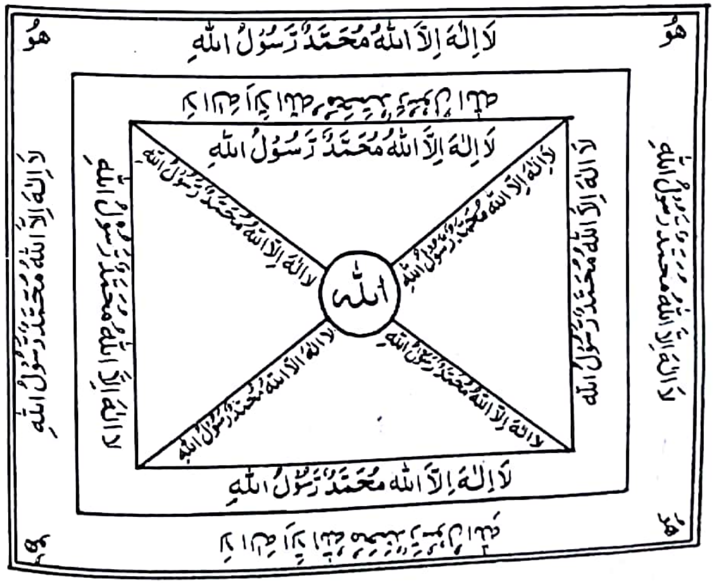

دکھائی دیتا ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرف دال سے شروع ہی ہیں تمام مقاصد رونما ہو جاتے ہیں۔ چاروں حرف کافروں اور یہودیوں کے قتل کیلئے ننگی تلوار ہیں۔ یہی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جو شخص اسم فقر کا تصور کرتا ہے، وہ لایحتاج ہو جاتا ہے اور اسے دنیا اور آخرت کے تمام خزانوں کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ جس چیز کو ہونے کے لیے کہتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ اسم فقر کا تصور کرتا ہے، اسے سلطان الفقر کہتے ہیں۔ اس سے جزو و کل کی جمعیت نصیب ہوتی ہے۔

یہ ہے اسم فقر کا دائرہ ....

جو شخص حضور اللہ کے قرب سے اسطرح کی توجہ جانتا ہے، اسکی توجہ روز قیامت تک باز نہیں رہتی۔ دماغ کا دائرہ یہ ہے ....

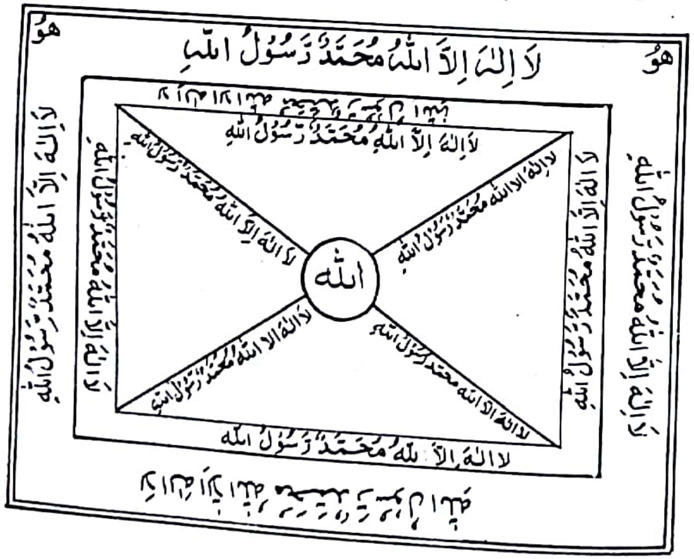

بدانکہ اساس تصور اسم اللہ ذات و اسم محمد رسول اللہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم و تصور کلمہ طیبات صاحب تصور را اوّل دو علم واضح گردد روشن می شود علم ظاہر عبادات و معاملات و علم باطن معرفت توحید، نور ذات مشاہدات العلم علمان علم المعاملۃ و علم المکاشفۃ۔

نقش تصور ہر سہ مذکور اینست ....

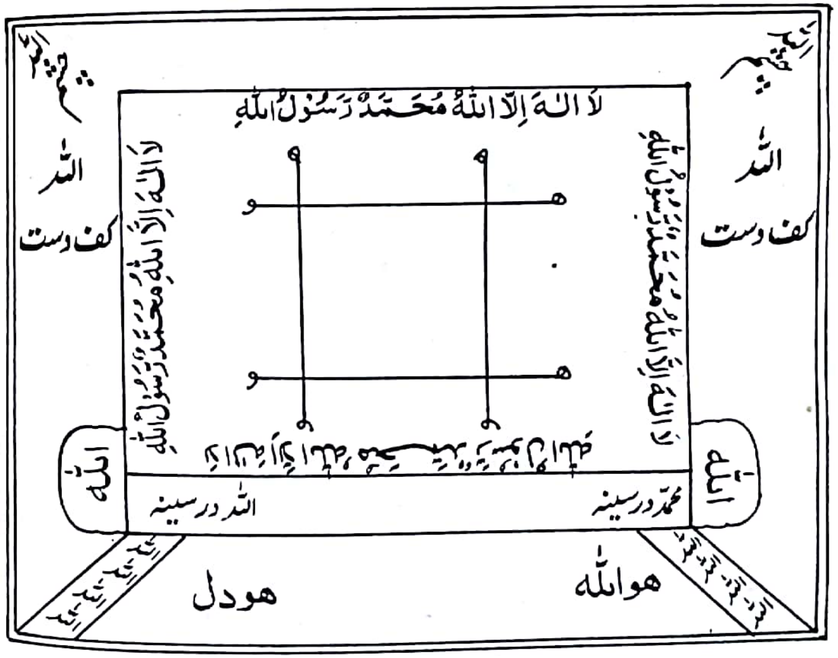

لَا تَقُمْ فِیْ حِرْصِ لَذَّاتِ الْجَسَدِ
اِنَّ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ
اَیُّھَا الْمَذْکُوْرُ فِیْ قَیْدِ الذُّنُوْبِ
اَیُّھَا الْمَحْرُوْمُ مِنْ سِرِّ الْغُیُوْبِ
ثُمَّ تَوَجَّہْ شَطْرَ اِقْلِیْمِ النَّعِیْمِ
وَاذْکُرِ الْاَوْطَانَ وَالْعَھْدَ الْقَدِیْمِ

اے طالب صادق! جان لے کہ اسم اللہ ذات، اسم محمد رسول اللہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور کلمہ طیب کے تصور کی بنیاد سے صاحب تصور کے لیے دو علم واضح اور روشن ہوجاتے ہیں، علم ظاہری یعنی عبادات و معاملات اور علم باطن یعنی معرفت توحید نور ذات کے مشاہدات، کیونکہ دو ہی علم ہیں۔ ایک علم معاملہ، دوسرا علم مکاشفہ۔ ان تینوں مذکور کے تصور کا نقش یہ ہے ....

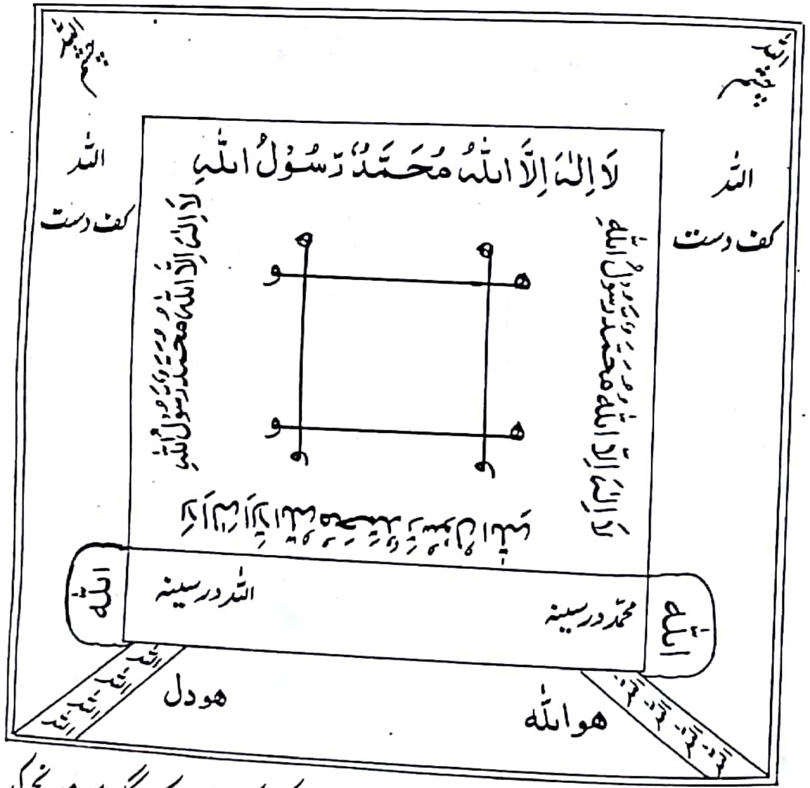

تمام جسمانی لذتوں کے لالچ پر کمر بستہ نہ رہو، کیونکہ ایسے کے گلے میں مونج کی رسی ہوا کرتی ہے۔
اے گناہوں کی قید میں مبتلا! اور اے غیب کے بھیدوں سے محروم!
اٹھ کر بہشتی نعمتوں کی طرف متوجہ ہو،
اور قدیمی اقرار اور اصلی وطن کو یاد کر۔

Scanned by CamScanner

اسم اَللّٰہ اسم اعظم واسم لِلّٰہ اسم معظم است۔ اسم لَہٗ اسم مکرم است۔ اسم ہُو اسم عظمت العظمیٰ یکبارگی میکند بحضور خدا۔ روز اوّل مرتبہ حضور پُرنور خاتم ختم لارجعت ولاغم۔ دریں دائرہ نقش اینست۔ ....

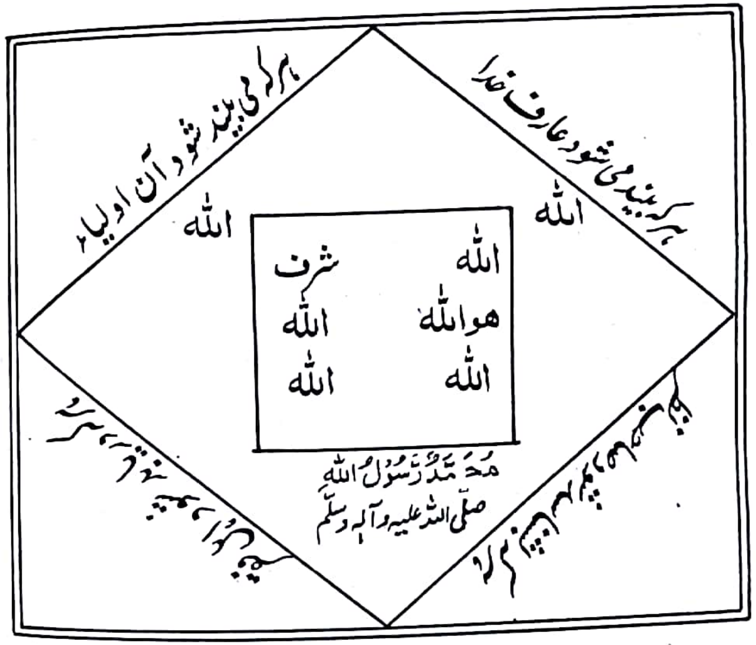

کہ بجز اللہ تعالیٰ با دیگری انس والفت ومحبت نگیرد۔ وقلب اُو بذکر اللہ تصدیق زندہ گردد۔ ودر حیات وممات نمیرد وذاکر روح را دوام مجلس با ارواح انبیاء علیہم السلام واولیاء اللہ میباشد ومجلس نفسانی ذاکر روح را خوش نیاید۔ وصاحب ذاکر سرّ اسرار مشاہدہ تجلیات ظاہر وباطن مثل باران رحمت مجموعہ قطرات مطرات ببارد۔ وچون ہر چہار ذکر مجموعہ یکبارگی بکشاید، عارف باللہ شود۔ وفقر خاکسار گردد۔

بدانکہ چون صاحب تصور اسم اللہ ذات استغراق فی حروف اسم اللہ ذات درآید دہر حرف اسم اللہ وسیع است۔ از ہفت طبق زمین ونہ آسمان وعرش وکرسی ولوح وقلم بلکہ وسیع است از ہر دو جہان۔ پس ہر کہ درآید درین وسیع۔ اینست مقام معرفت مطلق، توحید

اسم اللہ اسم اعظم ہے اور اسم لِلّٰہ اسم معظم ہے۔ اسم لَہٗ اسم مکرم ہے۔ اسم ہُو اسم عظمت العظمیٰ ہے۔ ان سے فوراً اللہ تعالیٰ کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ ان سے پہلے ہی دن حضور پُرنور خاتم النبیین کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ جس میں نہ رجعت ہے اور نہ غم۔ وہ تمام اسماء اس دائرہ نقش میں لکھے گئے ہیں: ......

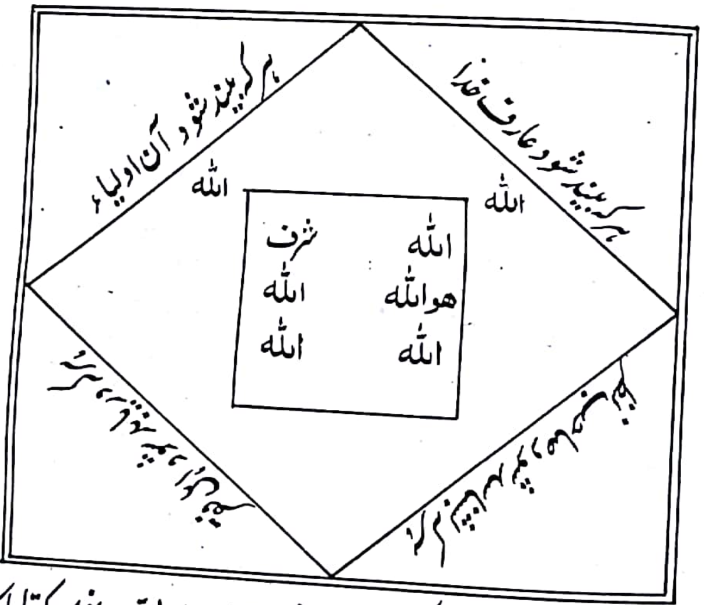

ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے انس، الفت اور محبت نہیں کرتا۔ اس کا دل ذکر تصدیق سے اس طرح زندہ ہو جاتا ہے کہ نہ زندگی میں مرتا ہے اور نہ موت میں۔ اور روح کے ذاکر کو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کی دائمی مجلس حاصل ہوتی ہے۔ ایسے ذاکر روح کو نفسانی مجلس پسند نہیں آتی۔ اور سرّ اسرار کے ذاکر پر ظاہر و باطن میں تجلیات مشاہدہ باران رحمت کے مجموعی قطرات کی طرح برستی ہیں اور جب چاروں سارے ذکر یکبارگی کھل جاتے ہیں، تو عارف باللہ اور خاکسار فقیر ہو جاتا ہے۔

اے طالب حقیقی! جان لے کہ جب اسم اللہ ذات کے تصور والا اسم اللہ ذات کے حروف کے تصور میں مستغرق ہوتا ہے۔ جن میں سے ہر حرف ساتوں طبق زمین اور نو آسمانوں، عرش و کرسی، اور لوح و قلم سے زیادہ وسیع ہے، بلکہ دونوں جہان سے زیادہ وسیع ہے۔ تو جو شخص اس وسیع حرف اسم اللہ میں داخل ہوتا ہے، اس پر معرفت مطلق، توحید، فنا فی اللہ

فنا فی اللہ بقا باللہ تجرید و تفرید۔ ہر کہ درین ہر حرف اسم اللہ ذات محرم شود اہل ذات وچون آنرا مطلق گردد پس ہر کہ محو در ہر حرف اسم اللہ ذات پاک گردد، آنرا روز قیامت از محاسبہ چہ باک۔ قولہٗ تعالیٰ :-

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؕ [1]

ہر کہ محرم معرفت اسم اللہ گردد، آنچہ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ہمہ کشف عارف معروف ظاہر گردد و نزدیک خلق حقیر و زشت نماید۔ در باطن ہشیار و معرفت پروردگار و مشتاق بر و اہل ہمہ ارواح انبیاء و اولیاء اللہ اہل بہشت۔ این چنین عارف را نیز عارف باللہ گویند۔ پس معلوم شد کہ عارف باللہ آنست کہ ہر خواست، ہر گاہی کہ کند از حکم حضوری اللہ تعالیٰ و باجازت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کار دینی و دنیاوی ایشان از حکمت فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ ؕ خالی نیست۔

بہر حال و بہر قال و بہر اعمال و بہر افعال از معرفت الٰہی وصال است کہ وصل ایشان بر تصور اسم اللہ ذات است۔ ہر کار ایشان از اصل مطلق وصال است۔ اگرچہ کار ایشان نزدیک خلق گناہ نزد خالق ثواب و راستی راہ، چنانچہ مجلس مہتر موسیٰ علیہم صلوٰۃ اللہ و خضر نبی اللہ از یک دیگر خلاف کردند، چنانچہ در سورۂ کہف واقع شدہ کہ حضرت خضر علیہ السلام کشتی را شکست و بچہ را کشت و دیوار افتادہ را بنا ساز کرد۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ؕ [2]

---

[1] سورۂ یونس ، ۱۸ : ۶۱

[2] سورۂ الکہف ، ۱۸ : ۷۸

بقا باللہ، تجرید اور تفرید کے مقامات منکشف ہو جاتے ہیں۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے ہر حرف سے واقف ہو جاتا ہے، تو اس کی ذات مطلق ذات میں مل جاتی ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے ہر حرف کی معرفت میں محو ہو جاتا ہے، وہ پاک ہو جاتا ہے۔ اُسے قیامت کے روز حساب کا کھٹکا نہیں رہتا۔

ارشادِ خداوندی ہے :-

"خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ تو کوئی غم ہوگا اور نہ ہی وہ رنجیدہ خاطر ہوں گے"۔

جو شخص کہ اسم اللہ ذات کی معرفت کا محرم ہو جاتا ہے، اس پر دنیا اور آخرت میں جو کچھ ہے، سب کچھ ظاہر اور منکشف ہو جاتا ہے، گو خلقت اُسے حقیر اور برا خیال کرتی ہے۔ وہ باطن میں ہوشیار ہوتا ہے اور اُسے پروردگار کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور تمام اولیاء اللہ اہل بہشت اور انبیاء کرام کی روحیں اس کی مشتاق ہوتی ہیں۔ ایسے عارف کو عارف باللہ بھی کہتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ عارف باللہ وہ شخص ہے کہ جو کام وہ کرتا ہے اور جس وقت کہ وہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اجازت سے کرتا ہے۔ اس کے دینی اور دنیاوی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتے۔ "دانشمند کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا"۔

ہر حال میں، ہر قال میں، ہر عمل میں اور ہر فعل میں اُسے معرفت الٰہی کا وصال ہوتا ہے، کیونکہ اُن کا وصل اسم اللہ ذات کے تصور پر ہے۔ ایسے لوگوں کا ہر فعل، اصل مطلق کا وصال ہے۔ اگرچہ اُن کا فعل خلقت کے نزدیک گناہ ہی کیوں نہ ہو، لیکن خالق کے نزدیک وہ باعث ثواب اور درست ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی سورۂ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں بیان ہوا ہے کہ اگرچہ انہوں نے ایکدوسرے کے خلاف کام کیا یعنی حضرت خضر علیہ السلام کا کشتی توڑنا۔ گری ہوئی دیوار کو تعمیر کرنا اور بچہ کو قتل کرنا بظاہر گناہ تھا، لیکن حقیقت میں سراسر درست تھا۔ اسی واسطے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا :-

"کہ اب میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے"۔

بدانکہ ہیچ چیز مخلوقات و توحید از آیات قرآن بیرون نیست، بر و بحر وخشک و تری۔

بدانکہ بعضی بزرگ بدوازدہ سال یا چہل سال ریاضت کردہ، لوح محفوظ درمطالعہ و بعرش اکبر رسیدہ و از بالای عرش ہزار ہزار مقام بہ ہوا پریدہ، مقام غوثی و قطبی، طالب مرید، عز و جاہ، نعمت دنیا، نام و ناموس، کشف کرامات، جنونیت موکلات در حکم آوردہ، ہمین مراتب را معرفت توحید الہٰی فہمیدہ اند۔ بعضی بزرگ بذکر قلب از غایت ذکر قلب غرق در مطالعۂ لوح ضمیر الہام را معرفت توحید الہٰی میدانند تمام و بعضی بذکر روح در دماغ روح سر بجنبش دماغ از تجلی روح و نور چراغ مشاہدہ را توحید و معرفت الہٰی پندارند۔

این ہر یک مراتب ہم مخلوقات درجات است و مراتب درجات از اہل تقلید است و از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعید و دور تر از معرفت الہٰی توحید۔

المطلب آنکہ ابتداء اللہ ہیچ کس ندیدہ و بانتہاء اللہ ہیچ کس نرسیدہ۔ پس معرفت چہ چیز است؟ و توحید کرا گویند؟ و مشاہدۂ قرب حضوری کرا خوانند؟ بشنو!

سلک سلوک، معرفت الہٰی توحید، قرب توحید، مقرب مشاہدۂ حضور اینست کہ طالب اللہ تصور اسم اللہ ذات پاک و با تصور کلمۂ طیب از ہر یک حروف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در تصور و تصرف آوردہ در اسم اللہ ذات و با کلمۂ طیبات از ہر یک حروف شود تجلی نور آن تجلی نور اہل تصور را بپیچیدہ در مکان مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بردہ حضور کہ لامکان بمد نظر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دریای وحدت گونا گون موج باواز وحدۂ وحدۂ نعرہ می زند کہ بآن کنارہ دریای توحید نور اللہ برسد و بہ بیند، عارف باللہ شود۔ کسانی را کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بدست مبارک خود گردن گرفتہ

اے طالب مولیٰ! جان لے کہ مخلوق کی کوئی چیز اور توحید آیات قرآنی سے باہر نہیں۔ تمام بحر و بر اور خشک و تر اسی میں ہیں۔

اے طالب حقیقی! اچھی طرح جان لے کہ بعض بزرگوں نے بارہ سال یا چالیس سال ریاضت کر کے لوح محفوظ کا مطالعہ کیا اور عرش اکبر تک پہنچے۔ اور اس سے اوپر ہزارہا مقامات طے کر کے ہوا میں اڑتے ہوئے، غوثیت اور قطبیت کے مراتب حاصل کیے، پھر ان کے بیشمار مرید ہوئے۔ عزت و مرتبہ اور مال و دولت اور نام و ناموس مل گئے۔ کشف و کرامات کا ظہور ہونے لگا۔ جن اور مؤکل ان کے تابع ہو گئے، تو وہ انہی مراتب کو پاکر یہ سمجھنے لگے کہ بس اب ہم کو معرفت توحید الہٰی حاصل ہو گئی ہے۔ بعض بزرگ حد درجہ ذکر قلبی کے سبب لوح ضمیر الہام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اسی کو معرفت تمام اور اللہ تعالیٰ کی توحید سمجھنے لگتے ہیں۔ بعض کا دماغ ذکر روحانی کے سبب جنبش میں آتا ہے، تو وہ تجلی روح اور نور چراغ مشاہدہ کو ہی اللہ تعالیٰ کی توحید اور معرفت الہٰی خیال کرنے لگتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک مرتبہ کے مخلوقات میں سے بھی کئی درجے ہیں اور یہ مراتب اور درجات اہل تقلید کے ہیں، مگر فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور معرفت و توحید الہٰی سے بہت دور ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ کسی نے نہ اللہ تعالیٰ کی ابتداء دیکھی ہے اور نہ کوئی شخص اسکی انتہاء کو پہنچا ہے۔ پس اس لحاظ سے معرفت کیا چیز ہوئی اور توحید الہٰی کسے کہتے ہیں؟ اور مشاہدۂ قرب حضوری سے کیا مراد ہے؟ سنو!

سلک سلوک، معرفت الہٰی توحید، قرب توحید اور مقرب مشاہدۂ حضور کا یہ مطلب ہے کہ جب طالب اللہ اسم اللہ ذات پاک اور کلمۂ طیب کا تصور کرتا ہے تو کلمۂ طیب اور اسم اللہ ذات کے ہر ایک حرف سے سورج کی طرح تجلی نور نکل کر اہل تصور کو اپنے آپ میں لپیٹ کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں لے جاتا ہے۔ یہ مقام حضوری ہے، جسے لامکان بھی کہتے ہیں اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدنظر ہے۔ وہاں دریائے وحدت گوناگوں لہریں مارتا ہے، ان لہروں میں سے وحدہٗ وحدہٗ کی بلند آواز نکلتی ہے۔ دریائے توحید کے دوسرے کنارے پر نور الہٰی پہنچتا ہوا دیکھ کر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دست مبارک سے ان کی گردن پکڑ کر اس

در آن دریای وحدت بیندازند در دریا غوطہ خوراند۔ آنہا را غوّاص توحید گویند و بہ مرتبۂ فقر منتہی فنا فی اللہ برسند۔ و بعضی غوطہ خورند سالک مجذوب و بعضی مجذوب سالک صاحب اہل توحید ذات و از مراتب ذات محجوب اہل درجات۔ ہر کہ در لامکان برسد از دریای نور توحید کہ مثال بستن نتواند از لامکان کہ غیر مخلوق است۔ و مکان لامکان را مثل بستن نتواند و آن لامکان را چون نام لامکان است نہ آنجا بوی دنیا گندگی است و نہ آنجا ہوای نفس ناپسندگی است۔ و در آنجا غرق دوام بندگی است شیطان را در لامکان رسیدن امکان نیست۔

قولہٗ تعالیٰ :-

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ[۵]

در لامکان بہر طرف کہ بینی نور توحید است۔

این مراتب از رفاقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و برکت شریعت و از کلمہ طیب حاصل شود۔ این را لامکان تحقیق است۔ ہر کہ شک آرد، اُو زندیق است۔

المطلب آنکہ تا وجود طالب بچہار ذکر و بچہار فکر و بچہار مراقبہ پختہ نہ گردد، آن وجود لائق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمی شود۔

اوّل۔ ذکر زوال کہ بشروع ذکر زوال رجوعات خلق کہتر و مہتر پیدا شود۔ طالب مرید بسیار و بی شمار، چون ذکر زوال بتمامیت رسد، مریدان و طالبان ہمہ باز گشت خورند و میگویند از ذکر و فکر ہزار بار استغفار۔ طالب مرید صادق ہر آن کس ماند بہر حال کہ بانتہا رسیدہ باشد بمعرفت الٰہی وصال۔

دویم۔ ذکر کمال کہ بشروع ذکر کمال رجوعات فرشتہ ہا می شود و لشکر فرشتگان گرد بگرد۔ کراماً کاتبین از نیک و بد الہام می دہند و از گناہ باز میدارند

[۵] سورۃ البقرہ ۲ : ۱۱۵

دریائے وحدت میں پھینک کر غوطہ لگواتے ہیں، ان لوگوں کو توحید کے غوطہ خور کہتے ہیں۔ ایسے لوگ فنا فی اللہ کے انتہائی فقر کے مرتبے پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور بعض غوطہ خور سالک مجذوب ہیں۔ اور بعض مجذوب سالک صاحب اہل توحید ذات، اور ذات کے مراتب سے اہل درجات محجوب رہتے ہیں۔ جو شخص لامکان میں پہنچتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نور توحید کے دریا میں غوطہ لگا آیا ہوں (وہ یہ درست نہیں کہتا) اس لیے کہ اس کی مثال ہی نہیں ملتی، کیونکہ لامکان ایک غیر مخلوق چیز ہے۔ اور مکان کو لامکان کی مثال نہیں دے سکتے، صرف اس واسطے اُسے لامکان کا نام دیتے ہیں، کیونکہ وہاں نہ بُوئے دنیا کی گندگی ہے اور نہ وہاں ناپسندیدہ نفس کی خواہشات۔ وہاں تو ہمیشہ بندگی میں مستغرق رہتے ہیں۔ شیطان کا لامکان میں پہنچنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے :-

"پس جس طرف تم رُخ کرو، ادھر ہی اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہے۔ (یعنی وہ متوجہ ہے)"

لامکان میں جس طرف بھی تو دیکھے گا، نورِ توحید ہی نظر آئے گا۔

یہ مراتب رفاقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور شریعت اور کلمہ طیبہ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ ہے لامکان کی تحقیق۔ جو شخص اس میں شک کرے، وہ کافر اور بے دین ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب تک طالب کا وجود چار ذکر، چار فکر اور چار مراقبہ سے پختہ نہ ہو جائے، اس کا وجود مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائق نہیں ہوتا۔

(وہ چار ذکر حسب ذیل ہیں)۔

اوّل : ذکر زوال جس کو شروع کرتے ہی ہر اعلیٰ و ادنیٰ رجوعات خلق کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔ طالب اور مرید بکثرت و بیشمار ہو جاتے ہیں۔ جب ذکر زوال اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے، تو تمام مرید اور طالب پھر جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ذکر و فکر سے ہزار ہا بار استغفار ہے۔ (صرف) وہی طالب اور مرید صادق ہر حال میں قائم رہتا ہے، جو انتہا کو پہنچ چکا ہو اور جسے معرفت و وصال الٰہی حاصل ہو۔

دوم : ذکر کمال، اس ذکر کو شروع کرتے ہی فرشتے رجوع کرتے ہیں اور فرشتوں کا لشکر گرداگرد رہتا ہے۔ کراماً کاتبین نیک و بد کے متعلق الہامی خبر دیتے ہیں۔ اور گناہ سے باز

چون ذکر کمال بتمامیت رسد۔

سیوم۔ ذکر وصال بشروع ذکر وصال مجلس انبیاء و اولیاء اللہ در باطن حاصل شود۔ واصل را چون ذکر وصال مجلس انبیاء و اولیاء اللہ ختم شود بعد ازان۔

چہارم۔ ذکر احوال و ذکر احوال نور تجلیات بمراتب فنا فی اللہ بقا باللہ حاصل شود۔

بعد ازان چہار، ہر چہار ذکر بفکر بگذارد، وجود لایق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بدان کہ ہر کرا تاثیر تلقین و تعلیم ارشاد نیست۔ تلقین مرشد اثر نکند و دل بذکر اللہ مشغول نہ شود۔ و اسم اللہ ذات بر دل سکونت نگیرد، آن را این علاج است: باید کہ تصور اسم اللہ ذات مشق وجود بہ لازم گیرد۔ و بہ تصور با تفکر چشم بہ نظر اسم اللہ ذات نکرہ بہ پیشانی مشق کند و بر زبان اسم اللہ ذات مشق کند و بر ہر دو گوش اسم اللہ ذات مشق کند و بر ہر دو چشم اسم اللہ مشق کند و بر قالب اسم اللہ ذات مشق کند و بر سینہ اسم اللہ ذات و اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشق کند۔ و بر ہر دو کف دست اسم اللہ ذات مشق کند و بر ناف، چپ راست و پیش و پس اسم اللہ ذات مشق کند و در سر بر دماغ اسم ہُو مشق کند۔ این جملہ مجموعہ مشق و تصور در عمل آرد۔ صاحب تصور اسم اللہ ذات تمام وجود طالب یعنی ہفت اندام او پُر نور گردد و بر وجود طالب اسم اللہ ذات غالب آید۔ در وجود او تاثیر کلیہ اسم اللہ ذات پیدا در آید۔

اگر کسی خواہد کہ در ہیچ حال ایمان از من جدا نشود و روشن و تابان تر می باشد و ہرگز سلب نشود، دوام مشاہدہ معرفت الٰہی حاصل گردد، باید کہ ہمیشہ بہ تصور اسم اللہ ذات۔ بہ بیند حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدام در تصور اسم اللہ ذات غرق بود۔ و اگر کسی در وجود او اسم اللہ ذات سکونت و قرار نگیرد، باید کہ شب و روز با تفکر بر دل و بر سینہ و در دماغ و بر چشم اسم اللہ ذات بنویسد تا بعد چند روز اسم اللہ ذات تمام ہفت اندام را در قید و قبض خود آرد و از سر تا قدم تجلیات ذات موج زند و اسم اللہ ذات سکونت

رکھتے ہیں جب ذکر کمال اپنی انتہا کو پہنچتا ہے، تو تیسرا ذکر شروع ہو جاتا ہے۔ جسے ذکرِ وصال کہتے ہیں۔ اس ذکر کو شروع کرتے ہی انبیاء اور اولیاء اللہ کی باطنی مجلس حاصل ہوتی ہے۔ واصل کا جب ذکر وصال مجلس انبیاء اور اولیاء اللہ ختم ہوتا ہے، تو اس کے بعد چوتھا ذکر احوال شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے نور تجلیات اور فنا فی اللہ و بقا باللہ کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔

ان چار ذکروں کے بعد چار فکر ہوتے ہیں۔ ان کے بعد وجود مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائق ہوتا ہے۔

اے مخاطب! جان لے کہ جس شخص پر تلقین، تعلیم و ارشاد کا اثر نہ ہوتا ہو اور مرشد کی ہدایت اثر نہ کرتی ہو اور اس کا دل ذکر الٰہی میں مشغول نہ ہوتا ہو۔ اور اسم اللہ ذات اُس کے دل پر نہ ٹھہرتا ہو، تو اس کا علاج یہ ہے: اس کو چاہیے کہ اپنے وجود پر اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق کرے۔ اور تصور اور تفکر کے ساتھ آنکھوں، پیشانی، زبان، دونوں کانوں، قالب اور سینہ، دونوں ہتھیلیوں، ناف، اور دائیں بائیں، آگے پیچھے اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشق کرے۔ سر اور دماغ میں اسم ہُو کی مشق کرے۔ اگر اس طرح تمام وجود میں وہ اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور کی مشق کرے گا، تو صاحب تصور اسم اللہ ذات یعنی طالب کے سارے اعضا نور سے پُر ہو جائیں گے۔ اور اُس کے وجود پر اسم اللہ ذات غالب آجائے گا۔ اور اس کے وجود پر پورا پورا اثر کرنے لگے گا۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ مجھ سے کسی حالت میں بھی ایمان جدا نہ ہو اور روشن اور منور تر ہو اور ہرگز زائل نہ ہو اور دائمی طور پر معرفت الٰہی کا مشاہدہ حاصل ہو، تو اُسے چاہیے کہ ہمیشہ اسم اللہ ذات کا تصور کرے، کیونکہ خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اسم اللہ ذات کے تصور میں مستغرق رہتے تھے۔ اور اگر کسی شخص کے وجود میں اسم اللہ ذات سکونت اور قرار نہ پکڑے، تو اُسے چاہیے کہ وہ دن رات تفکر سے اپنے دل، سینہ و دماغ اور آنکھوں پر اسم اللہ ذات لکھے، چند روز بعد اسم اللہ ذات اُس کے ساتوں اعضا پر غالب آجائے گا اور سر سے پاؤں تک تجلیات ذات لہریں ماریں گی اور اسم اللہ ذات اس کے وجود میں اس طرح سکونت اختیار کرے گا کہ پھر اُس سے

گیرد، باز از وجد اُنشود۔ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف شود۔ وجملہ مطالب بکشاید وبیقین صادق آرد، تا مقصود کلی یابد۔ ہر کہ این تصور مشق مرقوم بسرو دماغ کند، از سر تا قدم قلب قالب ہفت اندام جسم جسد ہمہ نور گردد و در باطن معمور بمدنظر اسم اللہ ذات ہر چہ می بیند، از کلمۂ طیب می بیند قدرت الٰہی، نور مشاہدہ، دوام آگاہی حضور اینست علم عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا[1] بکشاید۔ ہر کہ این چنین توجہ از قرب حضور اللہ بداند، توجہ او تا روز قیامت باز نماند۔ دائرۂ دماغ اینست۔ ......

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کسی را کہ نفس سرکش و سر ہوا موافق ابلیس باشد۔ کسیکہ مفلس ظاہر و نہ دل غنی ونہ در باطن حاضر در مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از ہلاکت فقر و فاقہ، بگدائی درویشی در پیش اضطراری وفقیری اختیاری را کہ مطلق فقر نکبت است۔ وکسیکہ در پیش فقیر کامل مرشد مکمل میرود و او را گوید کہ ترا حاصل نیست وبحق واصل نیستی و آن شکستہ دل طالب راو کسیکہ دوام بیماری است واز سختی بیماری بیقرار است، ہرگز او را خواب نیاید۔ چشم بیدار است۔ وہر طبیب وحکیم نبض او را می بیند ومیگوید کہ این

[1] سورۃ البقرہ ۲: ۳۱

کبھی جدا نہ ہوگا۔ وہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مشرف ہو جائے گا۔ اس کے تمام مقاصد حل ہو جائیں گے اور اُسے یقین صادق آجائے گا، یہاں تک کہ وہ مقصود کلی پا جائے گا۔ جو شخص سر اور دماغ میں یہ مشق تصور کرے گا، سر سے پاؤں تک اس کا تمام وجود نور ہو جائے گا۔ اس کا باطن آباد ہو جائے گا۔ وہ جو کچھ دیکھے گا، اسم اللہ ذات کو مدنظر رکھ کر دیکھے گا۔ کلمۂ طیب سے وہ قدرت الٰہی کو دیکھے گا۔ نور کا مشاہدہ کر سکے گا۔ اس کو ہی دائمی حضوری اور آگاہی کہتے ہیں۔ اس مقام پر پہنچ کر "اور اللہ نے آدم کو ان سب اشیاء کے نام سکھائے"، کا علم معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص اس قسم کی قرب حضور اللہ کی توجہ جانتا ہے، اس کی توجہ روز قیامت تک باز نہیں رہتی۔

دائرۂ دماغ یہ ہے ....

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جس شخص کا نفس سرکش ہو اور اس کی خواہشات شیطان (کی مرضی) کے مطابق ہوں، یا جو شخص ظاہر میں مفلس ہو اور دل غنی نہ ہو اور جسے باطن میں مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل نہ ہو، فقر و فاقہ اور گدائی و درویشی میں گرفتار ہو، فقر اضطراری میں مبتلا ہو اور فقر اختیاری کو فقر نگوں ساری میں تبدیل کر لیا ہو۔ یا جو کوئی کسی فقیر کامل اور مرشد مکمل کے پاس جائے اور وہ اسے کہہ دیں کہ تو اس کے اہل نہیں، اور تو واصل حق نہیں ہو سکتا۔ اور وہ شکستہ دل ہو جائے اور وہ شخص جو دائمی بیمار ہو اور بیماری کی سختی کی وجہ سے بے قرار ہو، اس کو ہرگز نیند نہ آتی ہو اور آنکھیں کھلی رہیں۔ اور ہر طبیب اور حکیم اس کی نبض کو دیکھے اور کہے کہ یہ لا علاج

لا دو است و ہرگز بہ نگردد۔ وکسیکہ از خواندن دعوت رجعت خوردہ دیوانہ شد گوئی کہ مُردہ افسردہ وفقیریکہ از مراتب علیین سبیل سجین در آید و در سلک سلوک بند شدہ بروی نکشاید وکسی کہ بکسی عداوت دارد و دوستی پذیر نشود و اخلاص نہ پذیرد وکسی طالب کہ مرشد بردستیزہ گیرد و روشنضمیر دل اُو بمیرد و نقد وقت حال او بیحال وبرگشتہ ازمعرفت وصال در مراتب زوال با دیوانگی خیال است وکسی راکہ دعوت روان نگردد و ذاکر از ذکر قبض وبسط بیرون نیاید و از سکر وسہو خلاص نشود وکسی راکہ در خواب ویا در مراقبہ نگار بیند و در مجلس اہل بدعت نشیند۔ کسی راکہ در چشم خواب غالب آید وبیداری زندگی دل دست ندہد وکسی راکہ از فسق وفجور وظلم وستم وشرب شراب بیرون نہ برآید۔ ہمہ چیزہا راچہ علاج است؟ جواب: ہریک را مجموعہ علاج آنست کہ از حاضرات اسم اللّٰہ ذات واز تصور کلمۂ طیّب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔ ہریک را احوالات از طریقت تحقیقات میکشاید و علاج بنماید از برکت تصور اسم اللّٰہ ذات حضوری۔

واز دعوت اہل قبور ہرکہ این طریق داند، ہریکی را بمطالب مطلب بمراتب خود رساند واز مردم عوام وگنج حکیم خاص دین ودنیا تصرف تمام است۔ راہ تصور حاضرات اسم اللّٰہ وحدانیت است۔ این راہ عطاء اللّٰہ، بریاضت نیست راز است۔ این فیض فضل اللّٰہ، بی مجاہدہ بامشاہدہ است۔ این بخشش الٰہی است ومحنت نیست، معرفت ومحبت است۔ این راہ رحمت اللّٰہ بذکر مذکور نیست، بقرب حضور است۔ این راہ لطف اللّٰہ بفکر نیست۔ فنای نفس است۔ واین راہ شرف اولیا اللّٰہ، بطلب دنیا مراد نیست باستغراق فی اللّٰہ توحید دیدار است۔ این راہ دعوت نیست جمعیت است۔ این جملہ مقامات ذات و صفات میکشاید، از تصور ہفتاد مشق از ناف نفس خلاف از قلب تا بسر دماغ بانفکر انگشت بنولیسد، مردم کل وجز واضح گردد از مشق مرقوم وجود روشن شود، از نور محمدی

ہے اور ہرگز تندرست نہ ہو۔ یا کوئی شخص دعوت پڑھنے سے رجعت میں مبتلا ہو کر دیوانہ ہو گیا ہو گویا کہ وہ مُردہ اور افسردہ ہے۔ یا کوئی فقیر اعلیٰ مرتبہ سے ادنیٰ مرتبے پر گر گیا ہو، اور سلک سلوک کا دروازہ بند ہو گیا ہو اور اس پر کھلتا نہ ہو۔ یا کوئی شخص اس کا ایسا دشمن ہو کہ وہ دوست نہ ہوتا ہو اور مخلص نہ بنتا ہو۔ یا جس طالب پر مرشد ناراض ہو کر سب کچھ اس سے سلب کرلے اور اس کا روشن ضمیر مُردہ ہو جائے اور وہ خوش حالی سے بیحالی کی طرف لوٹ جائے، معرفت وصال سے دیوانگی خیال کے ساتھ مراتب سے گر جائے۔ یا کسی سے دعوت رواں نہ ہوتی ہو اور ذاکر ذکر کی قبض، بسط اور سکر وسہو سے خلاصی نہ پاتا ہو یا جو خواب اور مراقبہ میں محبوب مجازی کو دیکھتا ہو، اور اہل بدعت کی محفل میں بیٹھتا ہو۔ یا جس پر نیند کا غلبہ ہو اور اس کا دل بیدار نہ ہوتا ہو یا جو فسق وفجور، ظلم وستم اور شراب نوشی نہ چھوڑ سکتا ہو۔ ان تمام چیزوں کا کیا علاج ہے؟ ان تمام باتوں کا صرف یہ ایک علاج ہے کہ اسم اللّٰہ ذات اور کلمۂ طیبہ کے حاضرات وتصور سے ہر ایک کا دفعیہ کرے۔ طریقۂ تحقیقات سے اور تصور اسم اللّٰہ ذات حضوری کی برکت سے ہر ایک کے احوال کا تدارک اور علاج کرے۔

جو شخص دعوت اہل قبور کے طریق کو جانتا ہے، وہ ہر ایک کو اپنے مراتب پر پہنچا کر اس کی مطلب براری کر سکتا ہے۔ اسے عام آدمیوں، حکیم مطلق کے خاص خزانوں اور دین ودنیا کا مکمل تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اسم اللّٰہ ذات کے حاضرات کے تصور کی راہ وحدانیت ہے۔ یہ راہ عطائے الٰہی ہے، ریاضت سے ہاتھ نہیں آتی، یہ ایک راز ہے۔ یہ اللّٰہ تعالیٰ کا فیض اور فضل ہے، بغیر مجاہدہ اور بامشاہدہ ہے۔ یہ اللّٰہ تعالیٰ کی بخشش ہے۔ اور محنت نہیں ہے۔ یہ سراسر معرفت اور محبت ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت کی یہ راہ ذکر ومذکور سے نہیں، بلکہ قرب حضور ہے۔ یہ راہ اللّٰہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہے، فکر سے نہیں۔ فنائے نفس ہے۔ اور یہ راہ اولیاء اللّٰہ کا شرف ہے۔ اس سے دنیا کا طلب کرنا مراد نہیں ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کی توحید میں مستغرق ہونا اور اس کا دیدار ہے۔ یہ راہ دعوت نہیں بلکہ جمعیت ہے۔ اس سے ذات و صفات کے تمام مقامات منکشف ہوتے ہیں۔ جب نفس کے خلاف ناف سے قلب اور دماغ تک تفکر کی انگلی سے ستر مشقیں تصور کی کرے، تو اس سے لوگوں کو تمام کل وجز واضح ہو جاتا ہے اور وجود نور محمدی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو کہ نور محمود ہے، مشق سے روشن ہو جاتا ہے۔ یہی کلی نور جمعیت کا اصلی مقصد، معرفت، اور توحید معبود ہے۔ جب

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از نور محمود کہ کلیۂ جمعیت و مقصود و معرفت توحید معبود۔ چون در تصور اسم اللہ ذات در آید۔ اسم اللہ ذات چہار حروف دارد۔ در وجود چہار دریا پیدا و ہویدا گردد۔

یکی دریای توکل، دوم دریای ترک دنیا، سیوم دریای معرفت، چہارم دریای توحید۔

ہر کہ درین چہار دریا غوطہ خورد، فقیر عارف باللہ شود۔ این چنین مراتب ذاکر قرب قدرت قوت نور الہدیٰ عارف قادری است۔

رباعی

کسی را تصور بتاثیر شد
کہ غالب بکونین او میر شد
کہ روشن تصور بہ از آفتاب
جمالش نماید شود بی حجاب

از غلبات تصور نفس غلام و مغلوب و تابع و فرمان بردار در وجود ہمسخن گردد و متکلم میشود۔ و با توجہ تصور از شناسی نفس از بُود نابود گردد۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:۔
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ[1] وَمَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ[2]

از غلبات تصور قلب قوت، قدرت، قرب الہدیٰ یابد و از غلبات تصور روح لذت نور اللہ ذات یابد و از قید نفس روح خلاص یابد و از غلبات تصور تمامی ستر اسرار گوناگون مشاہدہ پروردگار نماید و از غلبات تصور فقر لایحتاج صاحب راز بی نیاز گردد۔

[1] کیمیائے سعادت از امام غزالیؒ و تفسیر عرائس البیان، فصوص الحکم از محی الدین ابن عربیؒ۔
[2] نقل از شرح عین العلم از ملا علی قاریؒ

اسم اللہ ذات تصور میں آتا ہے، (تو معلوم ہوگا) کہ اسم اللہ ذات چار حروف رکھتا ہے۔ (اس) اسم اللہ ذات کے تصور سے وجود میں چار دریا پیدا اور ظاہر ہوتے ہیں۔

اوّل دریائے توکل، دوسرا دریائے ترک دنیا، تیسرا دریائے معرفت اور چوتھا دریائے توحید۔

جو شخص ان چاروں دریاؤں میں غوطہ لگاتا ہے، وہ فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے مراتب قادری عارف کے ہیں، جو ذاکر ہوتا ہے، قرب الٰہی رکھتا ہے اور اس میں نور الہدیٰ کی قوت و قدرت ہوتی ہے۔

رباعی

جو شخص تاثیر کے ساتھ تصور کرتا ہے، وہ دونوں جہان کا غالب اور سردار ہو جاتا ہے۔
کیونکہ روشن تصور آفتاب سے بہتر ہوتا ہے۔ اور اس سے بے حجاب جمال نصیب ہوتا ہے۔

تصور کے غلبہ سے نفس غلام، مغلوب اور تابع و فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ اور وجود میں ہم سخن و متکلم ہو جاتا ہے۔ تصور اور توجہ سے نفس اپنے آپ کو پہچان کر بُود سے نابود ہو جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:۔
"جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا، پس اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا، اور جس نے اپنے رب کو فنا کے ساتھ پہچانا، یقیناً اس نے اپنے پروردگار کو بقا کے ساتھ جانا۔"

تصور کے غلبہ سے قلب کو قوت، قدرت، قرب اور ہدایت حاصل ہوتے ہیں۔ اور روح کو ذات الٰہی کے نور کی لذت نصیب ہوتی ہے۔ اور نفس کی قید سے روح کو رہائی حاصل ہوتی ہے۔ اور تصور کے غلبہ سے تمام گوناگوں ستر اسرار الٰہی کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔ اور تصور کے غلبہ سے لایحتاج اور صاحب راز بے نیاز فقیر بن جاتا ہے۔

بدانکہ اساس تصوّرات تصوّر اسم اللہ ذات در اسم محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سرورِ کائنات و تصوّر کلمۂ طیّبات ۔افضل تصوّر را اوّل دو علم واضح گردد و روشن میشود و علم ظاہر عبادات و معاملات و علم باطن معرفت نور ذات مشاہدات العلم علمان علم المعاملہ و علم المکاشفہ ۔

نقش تصوّر اسم دو سہ مذکور اینست : . . . .

اَللّٰه لِلّٰه لَهٗ هُو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کف دست

بمشکل کشائندہ از وہر مشکل اسم اللہ ہر کہ این چنین توجہ داند از عرش تا تحت الثریٰ دست کف زیر و زبر گرداند ۔این راہ بخواندن نیست ۔مرتبۂ فقیر اہل تصور کہ غالب شدن بہر ملک و ولایت امیر باشد ۔صاحب بسط و کشاد فقیر مالک الملکی صاحب اختیار ۔ہر کہ را خواہد ملک و ولایت بدہد و بنوازد ۔ہر کہ را خواہد از ملک بدر کند و معزول سازد ۔این خدمات بر اہل ذات چنانچہ فقیر باہُوؒ فنا فی ذات ھُو ۔از

(اے طالب حقیقی!) (اچھی طرح) جان لے کہ تصوّرات کی بنیاد تین تصوّرات پر ہے ۔اوّل تصوّر اسم اللہ ذات ، دوم تصوّر اسم محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سرورِ کائنات اور سوم تصوّر کلمۂ طیّب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ۔تصوّر سے پہلے دو افضل علم واضح اور روشن ہوتے ہیں ۔ایک علم ظاہر یعنی عبادات و معاملات کا علم ۔دوسرا علم باطن یعنی معرفت نور ذات و مشاہدات ، کیونکہ دو ہی علم ہیں ۔ایک علم معاملہ ، دوسرا علم مکاشفہ ۔ان دو مذکور تصوّروں کے اسم کا نقش یہ ہے :-

اَللّٰه ، لِلّٰه ، لَهٗ ، هُو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کف دست

اس اسم اللہ ذات کے تصوّر سے ہر مشکل حل ہو جاتی ہے ۔جو شخص اس قسم کی توجہ جانتا ہے ۔وہ عرش سے تحت الثریٰ تک ہاتھ کی ہتھیلی سے (ہر چیز کو) زیر و زبر کر سکتا ہے ۔اس راستے کا تعلق مطالعہ کرنے سے نہیں ۔اہل تصوّر فقیر ہر ملک و ولایت کا سردار ہوتا ہے ۔اور تمام بند و بست اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے ۔وہ مالک الملک اور صاحب اختیار ہوتا ہے ۔جسے چاہے ملک اور ولایت دے اور نوازش کرے اور جسے چاہے ملک سے نکال دے ۔اور معزول کر دے ۔یہ خدمات اہل ذات کے سپرد ہوتی ہیں ۔جیسا کہ فقیر باہُوؒ فنا فی ذات ھُو ۔یہ لوگ نفر کے بہترین درجہ پر ہوتے ہیں کیونکہ فقر کا ہر خزانہ اور دولت

فقر بہترین کہ ہر گنج و دولت الیشان است ۔ باین نقش کامل میکشاید و مینماید یقین داند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تاج الانبیا اینست ۔

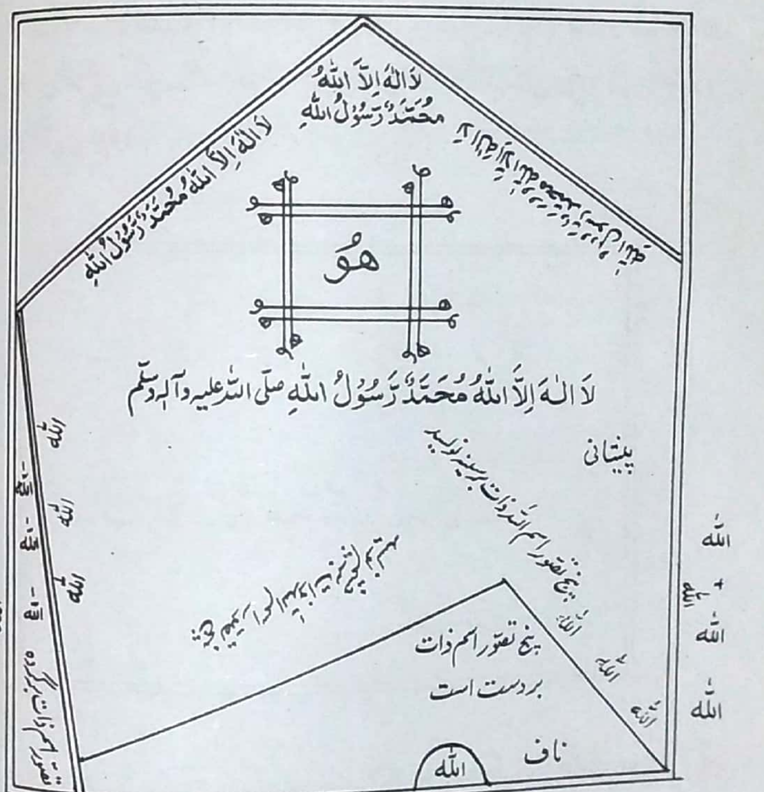

ہر کہ تمام عمر و یا آنکہ یکبار این نقش اسم اللہ ذات را در وجود تبفکر تصور مرقوم مشق کند تا روز قیامت اسم اللہ از ہفت اندام او جدا نشود و چنان عمل دہد کہ حیات و ممات او یکی گردد ۔ ہر کہ این نقش را داغ منصب بر دماغ دہد از سر اسرار محبت مشاہدہ حضوری و مراقبہ معراج ملاقات بکشاید ۔ این علم است در سینہ ۔ این نقش اسم اللہ ذات تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب و تجلیۂ روح و تجلیۂ

ان کی ہوتی ہے ۔ اس نقش کامل سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے ۔ یقین مانو یہی نقش تاج الانبیاء ہے ۔

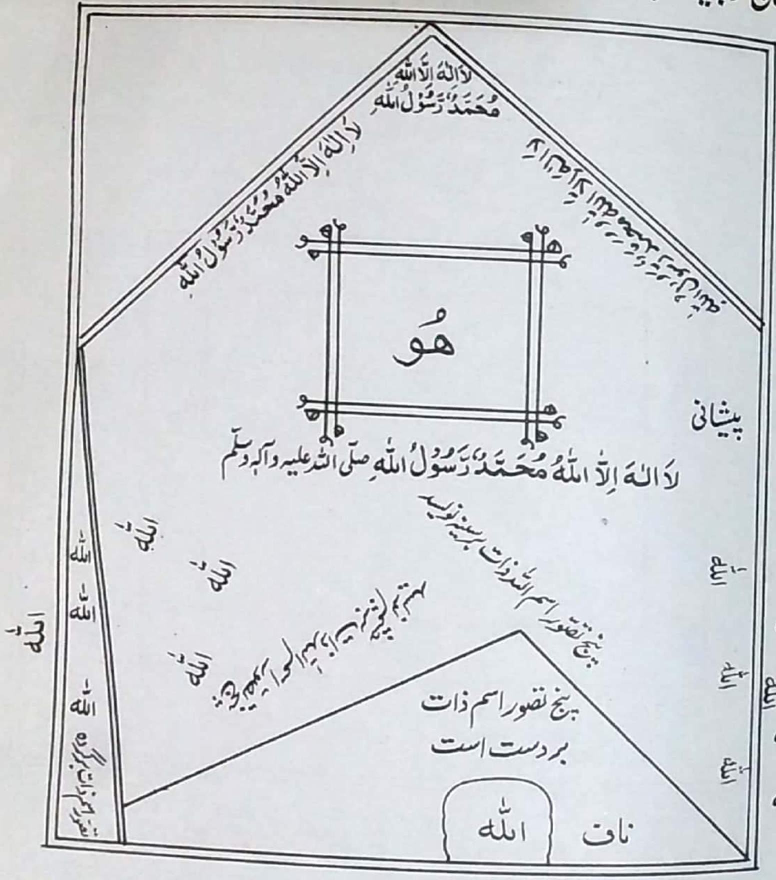

جو شخص تمام عمر یا کم از کم ایک دفعہ اس نقش اسم اللہ ذات کو تفکر اور تصور سے اپنے وجود میں لکھنے کی مشق کرتا ہے، تو اسم ذات اس کے تمام وجود سے روز قیامت تک جدا نہیں ہوتا ۔ اور ایسا اثر کرتا ہے کہ اس کی زندگی اور موت ایک ہوجاتی ہے ۔ جو شخص اس نقش کو داغ منصب کے طور پر دماغ پر لکھتا ہے، اس پر سر اسرار محبت اور مشاہدۂ حضوری منکشف ہوتے ہیں ۔ اور اسے مراقبہ میں معراج اور ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے ۔ یہ علم سینہ بہ سینہ ہیں ۔ اسم اللہ ذات کے اس نقش سے نفس کو پاکیزگی، دل کو صفائی، روح کو روشنی

سر شناسد۔ عارفان بالیقین انیست :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ؕ

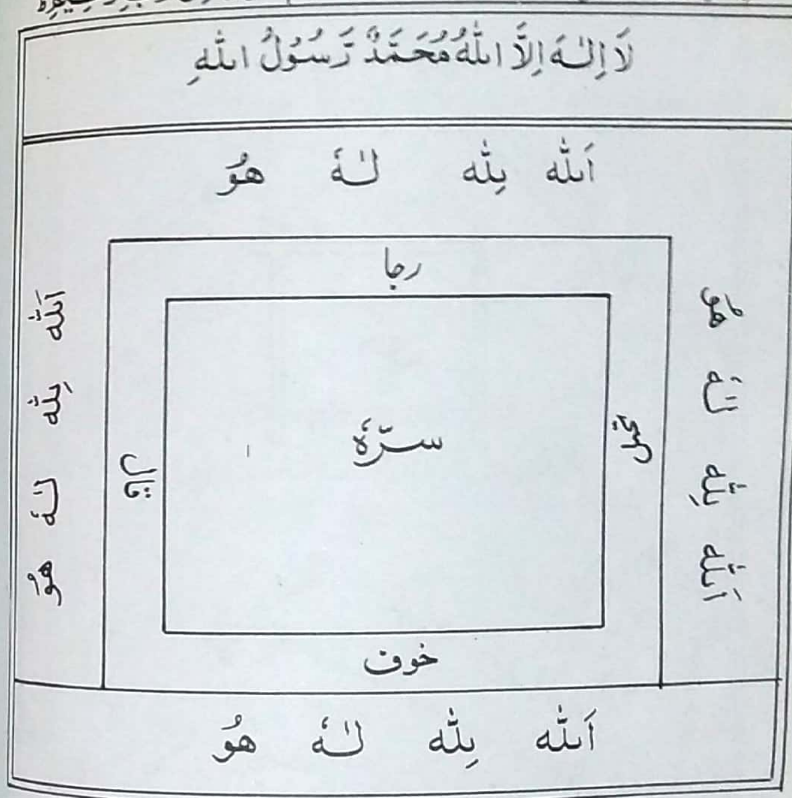

تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

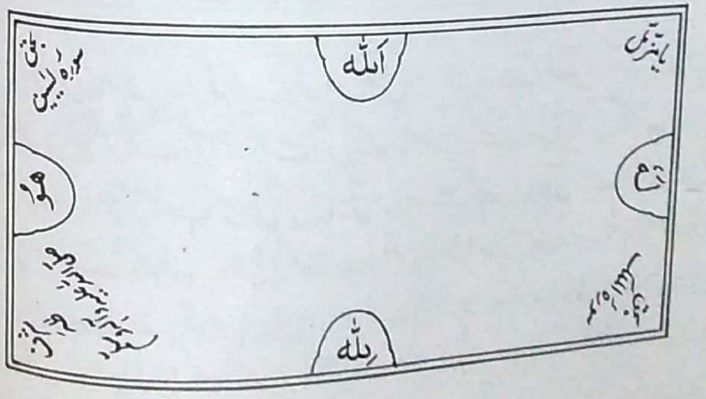

اور سِرّ کو تجلی ہوتی ہے۔ عارفان بالیقین کے لیے وہ نقش یہ ہے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ؕ

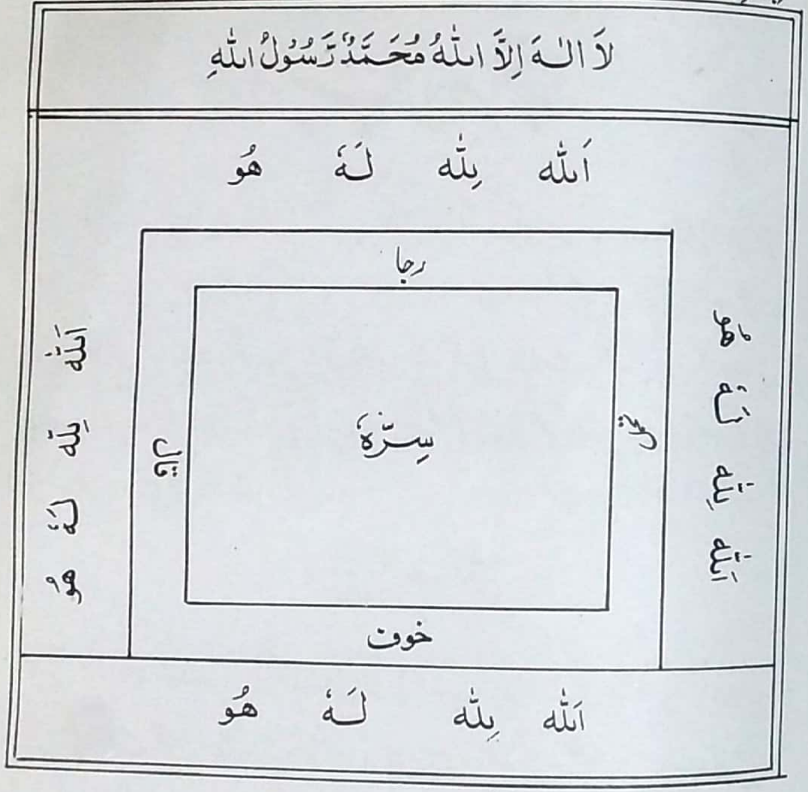

تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

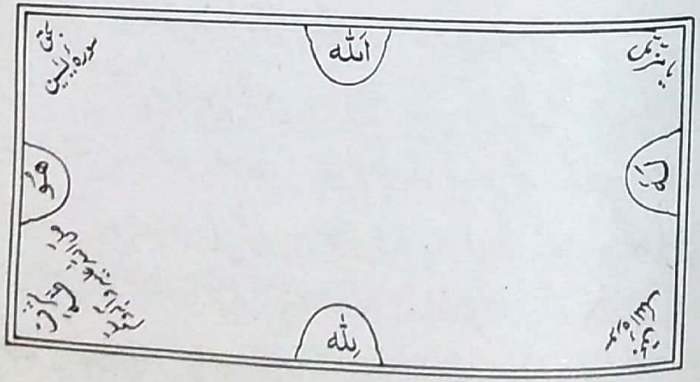

باب چہارم

در بیان مراقبہ

مراقبہ نگہبانی دل است کہ رقیب غیر حق در اندرون دل جا ندھد چنانچہ خطرات نفسانی وشیطانی حرص پریشانی آنچہ لا سوای اللہ است و مراقبہ بحق رسانندہ ایست و مشاہدۂ خاص نمائندہ راگویند یعنی محو راگویند چنانچہ نفی خطرات راگویند و مراقبہ محبت محبوب راگویند و محرم الٰہ را نیز گویند و مراقبہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راگویند و مراقبہ نور الہدیٰ تجلی ذات راگویند۔

شرح مراقبہ

ہر کہ اوّل در مطالعہ علم مراقبہ درآید، دل او را محبت زاید ہفت مجالس بکشاید آنچہ ارواح از حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین است می بیند۔ اینست ابتدای سبق از علم مراقبہ بالیقین و مراقبہ محرم اسرار۔ مراقبہ اسم اللہ ذات رفیق را مشاہدات حضور بنماید و در لامکان رساند۔ قدر مراقبہ نداند، ہنوز در ذکر و فکر حبس دم بستن حیران پریشان و نادان است۔ و نیز شرح مراقبہ و مراقبہ مطلق موت است۔ ہر کہ در تصور اسم اللہ ذات بتوجہ و مراقبہ درآید، مشاہدۂ احوالات مرتبۂ موت بکشاید، معائنۂ جان کندن در حقیقت قبر و سوال منکر و نکیر و حسابگاہ روز قیامت بنماید و از پلصراط گذشتہ بسلامتی در بہشت درآید۔ و تماشای حور و قصور و انوار مشرف دیدار پروردگاری شود۔ حاصل اینست و فعل مراقبہ حق اہل یقین واصل۔

باب چہارم

مراقبہ کے بیان کے بارے میں

مراقبہ دل کی نگہبانی کو کہتے ہیں، کہ دل کے اندر رقیب غیر حق جانے نہ پائے، چنانچہ خطرات نفسانی اور حرص شیطانی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں، غرضیکہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے سوا ہے، اس سے پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ مراقبہ سے انسان خدا رسیدہ ہوتا ہے۔ اور اسے مشاہدۂ خاص ہوتا ہے۔ مراقب اس شخص کو کہتے ہیں، جو غیر حق کو محو کر کے یعنی خطرات کی نفی کر کے حق تعالیٰ کے اسم ذاتی کا تصور کرے۔ مراقبہ محبوب کی محبت کا نام ہے اور محرم راز الٰہی کو بھی کہتے ہیں۔ اور مراقبہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہیں۔ اور مراقبہ نور الہدیٰ اور تجلیات ذات کو بھی کہتے ہیں۔

شرح مراقبہ

جو کوئی شخص کہ پہلے علم مراقبہ کا مطالعہ کرتا ہے، اس میں محبت بڑھتی ہے۔ اس پر سات مجلسیں منکشف ہوتی ہیں، حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت رسالت پناہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کی تمام روحیں اس کو دکھائی دیتی ہیں۔ یہ علم بالیقین مراقبہ کا ابتدائی سبق ہے۔ مراقبہ سے انسان محرم راز ہو جاتا ہے۔ اسم اللہ ذات کا مراقبہ انسان کو حضور کے مشاہدات دکھاتا ہے اور لامکان میں پہنچاتا ہے۔ جو شخص ذکر و فکر میں دم کو روکے، وہ حیران پریشان اور نادان ہے۔ وہ مراقبہ کی قدر ہی نہیں جانتا۔ نیز مراقبہ اور شرح مراقبہ مطلق موت ہے۔ جو شخص اسم اللہ کا تصور، توجہ اور مراقبہ کرتا ہے۔ مرتبۂ موت کے احوال کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی جانکنی کا معائنہ، قبر کی حقیقت، منکر نکیر کے سوال و جواب، روز قیامت کا حساب کتاب، اور پلصراط پر سے سلامتی سے گزرنا، بہشت میں داخل ہونا، حور و قصور کا دیکھنا اور انوار دیدار پروردگار سے مشرف ہونا، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مراقبہ کرنے والے کو حق الیقین، اور واصل ہونے کا درجہ عطا ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

بیت

گر بگویم شرح این احوال را   ہر یکی عبرت خورد مرد خدا

مراقبہ جوہر ایمان است کہ بتعلق جوہر مقرب سبحان است۔

بدانکہ مراقبہ بچہار چیز تعلق دارد کہ محض چہار میم است۔

اوّل میم مراقبہ از محبت مشاہدۂ اسرار پروردگار بنماید۔ این از تصور اسم اللہ ذات۔

دوم میم مراقبہ از معرفت و توحید نور الٰہی نمودار شود و این مراقبہ از تصور اسم اللہ ذات است۔

سیوم میم مراقبہ معراج است، صلوٰۃ از دل بکشاید، مشاہدۂ ذکر جاری گردد، ذوق بخش فرحت انگیز۔ تمام وجود میزید و ہر موی زبان کشاید بنام یا اللہ و بجز داین مراقبہ از تصور اسم لٗہ ذات است۔

چہارم میم مراقبہ مجموعۃ الوجود است کہ ہفت اندام از سر تا قدم تمام در مشاہدۂ نور نوادر بر نفس و شیطان غالب و قادر تا آنکہ بہر یک مجلس انبیا و اولیا، صاحب مراقبہ ملاقات نکند از مراقبہ بیرون نہ بر آید، اگرچہ در باطن مراقبہ نگذرد ہفتاد سال و در نظر مردم چشم پوشیدہ طرفہ زد، بلکہ مقدار سخن قال این مراقبہ صاحب ہفت اندام و انتہا، مراقبہ ختم تمام است۔ بلکہ ہر یک از ہفت اندام وقت مراقبہ ہفتاد ہزار صورت از ہفت ہر اندام صورت نور بذکر اللہ مذکور می بر آید و چون صاحب مراقبہ باخبر شود، ہر یک صورت نور باز در جہ در آید۔ بعضی این مراقبہ را صاحب مراقبہ میداند، بعضی نمی دانند۔ این مراقبہ از تصور اسم ہُو است۔

و از اسم ہُو چہار ذکر مستی کشاید کہ آن را محض غرق حضور نور گویند۔

اوّل ذکر حامل، حاصل شود از مرشد کامل۔

بیت

اگر میں ان احوال کی تشریح کروں، تو ہر ایک مرد خدا کو عبرت ہو جائے۔

مراقبہ ایمان کا جوہر ہے۔ اس سے مراقب اللہ تعالیٰ کا مقرب ہو جاتا ہے۔

اے طالب صادق! جان لے کہ مراقبہ چار چیزوں سے تعلق رکھتا ہے، جو محض چار میم ہیں۔

اوّل مراقبۂ محبت، اس سے اسرار الٰہی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ چیز اسم اللہ ذات کے تصور سے ہاتھ آتی ہے۔

دوّم مراقبۂ معرفت، اس سے توحید الٰہی کا نور نمودار ہوتا ہے۔ یہ چیز بھی اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

سوم مراقبۂ معراج، اس سے دلی نماز منکشف ہوتی ہے، مشاہدۂ ذکر جاری ہو جاتا ہے، ذوق و فرحت ہوتی ہے۔ تمام وجود زندہ ہو جاتا ہے۔ اور ہر بال یا اللہ یا اللہ پکارنے لگتا ہے۔ یہ چیز بھی اسم لٗہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

چہارم مراقبۂ مجموعۃ الوجود، اس سے تمام وجود سر سے پاؤں تک مشاہدۂ نور میں گھر جاتا ہے اور مراقب نفس اور شیطان پر غالب آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تک مراقبہ کرنے والا ہر ایک مجلس میں ہر ایک نبی اور ولی سے ملاقات نہیں کر لیتا، تب تک مراقبہ نہیں چھوڑتا، خواہ لوگوں کی نگاہوں میں وہ وقت ایک لحظہ ہوتا ہے، لیکن باطن میں وہ ستر سال کے برابر ہوتا ہے، بلکہ اس مراقبہ کے سخن کی مقدار صاحب ہفت اندام کے برابر اور انتہائے مراقبہ ختم تمام ہے۔ بلکہ اس قسم کا مراقبہ کرنے والے کے سارے وجود کے ہر عضو سے ستر ہزار نورانی صورتیں ذکر الٰہی کرتی ہوئیں نمودار ہوتی ہیں۔ اور جب صاحب مراقبہ مراقبہ چھوڑتا ہے، تو وہ نورانی شکلیں پھر اپنے اصلی مقام پر چلی جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مراقبہ کر رہا ہے۔ اور بعض لوگ نہیں جانتے کہ یہ شخص مراقبہ کر رہا ہے۔ یہ مراقبہ اسم ہُو کے تصور سے ہوتا ہے۔ اور اسم ہُو سے چار جذب و مستی والے ذکر کھلتے ہیں جنہیں غرق حضور نور کہتے ہیں۔

اوّل ذکر۔ ذکر حامل، یہ مرشد کامل سے حاصل ہوتا ہے۔

دوم ذکر سلطانی بر آید از ہوای نفسانی و برسد در لاہوت لامکانی۔

سیوم ذکر قربانی، خلاص شود از خطرات شیطانی۔

چہارم ذکر خفی، کہ دوام حاظر در مجلس نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

ہر کہ این ذکر ندارد، مراقبہ او مردود و طالب مردار است۔ با دنیا خطرات دل سیاہ۔ ہرگز نیابد، اہل دنیا قرب الٰہ اگرچہ باشد در دنیا صاحب مراتب عزّ و جاہ و صاحب روضہ و خانقاہ۔

کسی را کہ نظر او بر ملک آخرت کہ ملک عظیم است، آنکس فارغ از نفس دنیا و شیطان الرّجیم است کہ صاحب وصف کریم است۔ اللہ بس ماسوای اللہ ہوس۔

مراتب مراقبہ صاحب مراقبہ داند کہ مراتب مراقبہ عظیم است۔ ہدایت اللہ صراط المستقیم است۔ راہ محمّدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم باطن قدیم است۔ مراقبہ بر صاحب مراقبہ ہرگز اثبات نگردد بجز اوّل برزخ تصور اسم اللہ ذات مراقبہ خاص الخاص و اصلاً اساس۔ مراقبہ اسم اللہ ذات۔ صحیح با ذکر فکر تسبیح صاحب مراقبہ آنچہ در باطن خواب مشاہدہ بیند۔ معرفت اللہ و مجلس محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم و بہ مجالس انبیاء و اولیاء اللہ ملاقات کند۔ ہر کہ از مراقبہ این دو گواہ ندارد، مراقبہ آنرا غلط است۔ واز مراقبہ راہ آنرا ندارد۔ و مراقبہ نگہبان و محافظ از نفس و شیطان و خطرات دنیا پریشان رسانندہ منزل مقام بمقام میرساند بغرق اِلَّا اللّٰہُ و بہ مجلس محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔ این چنین صاحب مراقبہ از طریق تحقیق ہر وقت کہ خواہند ملازم حضور مراقبہ عارف باللہ ختم تمام است۔ خاتمہ بالخیر د مبارک و باطن معمور باد۔

دوّم۔ ذکر سلطانی، اس سے انسان نفسانی خواہشات سے نکل کر لاہوت لامکانی میں داخل ہو جاتا ہے۔

سوّم۔ ذکر قربانی، اس کے سبب انسان خطرات شیطانی سے خلاصی پاتا ہے۔

چہارم۔ ذکر خفی، اس کے سبب ذاکر مجلس نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں ہمیشہ حاضر رہتا ہے۔

جو شخص ان اذکار سے واقف نہیں، اس کا مراقبہ مردُود ہے اور اس کا طالب مُردار ہے۔ دنیاوی خطرات کے سبب اس کا دل سیاہ ہوتا ہے۔ دنیادار کو قربِ الٰہی ہرگز حاصل نہیں ہوتا، خواہ دنیا میں وہ کتنا ہی صاحبِ مرتبہ اور عزّ و جاہ ہو، اور صاحبِ روضۂ خانقاہ ہو۔

جس شخص کی نگاہ آخرت کے ملک پر جو ملک عظیم ہے، ہوتی ہے، وہ شخص نفس دنیا اور شیطان لعین سے فارغ ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ صاحب وصف کریم ہے۔ اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس۔

مراقبہ کے مراتب صاحب مراقبہ ہی جانتا ہے، کیونکہ اس کے مراتب بہت بڑے ہیں، چنانچہ یہی سیدھی راہ اور راہِ ہدایت ہے۔ یہی راہِ محمّدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور راہِ باطن قدیم ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر کے بغیر صاحب مراقبہ کے لیے مراقبہ ہرگز درست نہیں۔ یہی مراقبہ خاص الخاص اور اصلی بنیاد ہے۔ یعنی اسم اللہ ذات کا مراقبہ۔ اگر یہ مراقبہ ذکر فکر اور تسبیح سے صحیح طور پر کیا جائے، تو اس سے صاحب مراقبہ کو معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا باطن اور خواب میں مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجالس میں اُن سے ملاقات کرتا ہے۔ جس شخص کے مراقبہ میں یہ دو وصف نہ پائے جائیں، سمجھو کہ اس کا مراقبہ غلط ہے۔ اسے مراقبہ کرنے کا طریق ہی معلوم نہیں۔ مراقبہ نفس اور شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور دنیاوی پریشان خیالات کو دُور کرتا ہے اور منزل بمنزل لے جا کر مقام غرق اِلَّا اللّٰہ اور مجلس حضرت محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں پہنچا دیتا ہے۔ اگر درست طریقہ سے مراقبہ کیا جائے، تو ایسا مراقبہ کرنے والے جس وقت بھی چاہیں مجلس نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں پہنچ سکتے ہیں۔ عارف باللہ کا مراقبہ حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا خاتمہ بالخیر اور مبارک ہوتا ہے اور اس کا باطن معمور ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

بدانکہ سہ چیز پوشیدہ نماند۔ اگر کسی در ہزاران ہزار پردہ پیچد۔ یکی آفتاب،
دوم مشک معطر دین محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ سیوم معرفت اِلَّا اللہُ عارف باللہ۔

بدانکہ شخصی در مراقبہ و یا در خواب در بہشت در آید و طعام بہشتی خورد و آب از جوی بہشت نوشد و تماشہ از حور و قصور کند۔ چون از خواب یا از مراقبہ او بر آید، تمام عمر احتیاج اُو را اکل و شرب نماند۔ گرسنگی و تشنگی از وجود اُو برخیزد و در چشم ہم عمر خواب نیاید، اگرچہ از برای چشم خواب مردم و نماز خواب نماید۔ و بایک وضو تمام عمر بگذارد و قوت و توفیق طاعت چنان در وجود پیدا گردد کہ شب و روز بروز فربہ گردد۔ آنچہ اکل و شرب ظاہر از برای ملامت و پوشیدگی خلق میکند۔ تابستان و زمستان یکی گردد۔ از گرمی و سردی آنرا لذت آید۔ این مراتب کمینہ کمتر درویش است۔ فقیر آنرا ازین مراتب شرم و حیا آید بعید است از فقر محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ این نیز از نفس و ہوا است۔ و انتہای فقر آنست کہ در مراقبہ و یا در خواب بلقای رب العالمین مشرف شدن و ظاہر بمثل بستہ تواند۔ و در وجود اُو از توحید و معرفت ذکر تصور اسم اللہ ذات محبت و طلب از ہر یکی چنان آتش پیدا گردد، جلالیت و جذب شب و روز در عقاب بر نفس قہر و غضب بر تن لباس شریعت بپوشد و در شریعت بکوشد و میخواند۔

حدیث

تَفَکَّرُوْا فِیْ لِقَائِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ[1]

نعمت عظمیٰ معرفت و توحید اللہ است کہ بی مثل و بی مثال و ہمیشہ اعضای ہیزم بوجود مثل تنور و دوام ذکر آتش ہمیشہ چنان سوزد، چنانچہ آتش سوزد ہیزم خشک۔ اُو اگر

[1] تَفَکَّرُوْا فِیْ خَلْقِ اللہِ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ اللہِ: (اللہ کی مخلوقات میں غور و فکر کرو لیکن اللہ کی ذات میں تفکر نہ کرو) جامع صغیر ج ۱، ص ۱۳۱، کنوز الحقائق، ص ۵۲

اے طالب حقیقی! جان لے کہ تین چیزیں کبھی پوشیدہ نہیں رہتیں۔ خواہ کوئی شخص انہیں ہزار ہا پردوں میں چھپائے۔ اوّل آفتاب، دوم دین محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی معطر خوشبو، سوم عارف باللہ کی معرفت الٰہی۔

اے طالب صادق! جان لے کہ جو شخص مراقبہ یا خواب میں بہشت میں جا کر بہشتی کھانا کھائے اور بہشتی نہر سے پانی پیئے اور حور و قصور کو دیکھے، تو جب وہ خواب یا مراقبہ سے فارغ ہو گا، تو عمر بھر اس کو کھانے پینے کی حاجت نہیں رہے گی۔ بھوک پیاس کا اس کے وجود میں نام نشان تک نہ رہے گا۔ تمام عمر اس کی آنکھوں میں نیند نہ آئے گی۔ خواہ لوگوں کو دکھانے کے لیے اور نماز کے لیے آنکھیں خواب نما بنالے۔ اور تمام عمر ایک ہی وضو سے گذار دے گا۔ اس کے وجود میں بندگی کی ایسی قوت اور طاقت پیدا ہو جائے گی کہ رات دن لگاتار وہ موٹا ہوتا جائے گا۔ لوگوں کی ملامت اور پوشیدگی سے بچنے کے لیے وہ ظاہراً کھائے پیئے گا۔ اس کے لیے گرمی اور جاڑا برابر ہوں گے۔ گرمی اور سردی سے اسے لذت حاصل ہوگی، یہ درویش کے نہایت ادنیٰ اور کمتر مراتب ہیں۔ فقیر کو ایسے مراتب (واصاف) سے شرم و حیا آتی ہے۔ یہ باتیں فقر محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے بعید ہیں۔ یہ بھی نفسانی خواہشات کا نتیجہ ہے۔ فقر کا انتہائی مرتبہ یہ ہے کہ مراقبہ یا خواب میں وہ لقائے رب العالمین سے مشرف ہوتا ہے۔ اگرچہ ظاہراً وہ تنہائی میں رہتا ہے۔ اسکے وجود میں توحید و معرفت اور اسم اللہ ذات کے ذکر و تصور کے سبب محبت اور طلب کی ایسی آگ پیدا ہوگی کہ شب و روز جلالیت و جذبہ کی کیفیت رہے گی۔ ایسا شخص نفس پر قہر و غضب کریگا۔ بدن پر شریعت کا لباس پہننے کی کوشش کرے گا اور یہ حدیث پڑھے گا۔

حدیث

"اس کے دیدار کے متعلق غور و خوض کرو۔ اس کی ذات کے متعلق کچھ نہ سوچو۔"

اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید بڑی نعمت ہے، جو بے مثل اور بے مثال ہے۔ ذکر دوام کی آگ سے وجود ہمیشہ تنور کی مانند ہو جاتا ہے، جو اعضا کو اس طرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ خشک ایندھن کو۔ اگر اس کی جلالیت حضوری کی ایک ذرہ بھر آگ زمین و آسمان پر نگاہ کرے، تو سب کچھ جل جائے۔ آفرین ہے ایسے شخص پر جو جلتا ہے اور دم نہیں مارتا۔ اور اس آگ سے ہرگز رہائی نہیں پاتا۔ اور وہ قیامت تک اس ریاضت سے بڑھ کر کوئی ریاضت

بدانکہ احوالات خواب دارند از خواب مراقبہ غالب تر است۔ بآوازِ غوغا بلند صاحبِ خواب از خواب بیدار گردد۔ کسی را کہ مراقبہ غالب اند و در مقام مشاہدۂ وحدانیت ذات نور حضور غرق کند۔ پس درین حال صاحب مراقبہ را اگر از تن جدا کند، ہرگز خبر ندارد۔ پس معلوم شد کہ مثل ممات است کہ ممات مراقبہ حضور با جواب صواب شعور است۔ مراقبہ و معرفت اللہ از مراتب عارفان را بود۔ این سرفرازی است۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ[1] از ہر بازی بخدا راضی است۔

قولہٗ تعالیٰ:

یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ[2]

صاحب مراقبہ محرم اسرار مولیٰ است۔ و صاحب مراقبہ را بیداری و خواب ہمچون ہشیاری است بجز مشاہدۂ اللہ غیر را دیدن ہزار بار استغفار است کہ خدا پروردگار صاحب عزت بسیار مراقبہ محبت، معرفت، ملاقات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب محبان محققان است۔ از مراتب مراقبہ مردہ دل مردود و محروم زندہ دل بالغیب گردد۔ مراقبہ مومنان را دوام حضوری محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج است۔

قطعہ

امید ہست پرستندگان مخلص را | کہ نا امید نگردند ز آستان الٰہ
دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاہ | سوم ہر آئینہ دروی کند بلطف نگاہ
مَنۡ قَرَعَ وَلَجَ وَلَجَ[3]

[1] سورہ البینۃ، ۹۸ : ۸
[2] سورہ الفجر، ۸۹ : ۲۷ - ۳۰
[3] المنہج القوی، مثنوی مولانائے روم، دفتر سوم

ایسا مستغرق ہوتا ہے کہ اگر اس حال میں اس کا سر تن سے جدا کر دیا جائے، تو اسے ہرگز خبر نہیں ہوتی۔ پس معلوم ہوا کہ مراقبہ بمنزلہ موت ہے، کہ جس میں حضور میں جواب باصواب ملتا ہے۔ مراقبہ اور معرفت الٰہی ان عارفوں کے مراتب ہیں اور ان عارفوں کو سرفرازی حاصل ہوتی ہے، جن کے ہر فعل سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی برضا رہتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:-

"اے نفس مطمئنہ! تو اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔ پھر میرے بندوں میں شامل ہوا اور میری بہشت میں داخل ہو۔"

صاحب مراقبہ اسرار الٰہی کا محرم ہوتا ہے۔ صاحب مراقبہ کے لیے سونا جاگنا برابر ہے۔ وہ غیر حق کو دیکھنے سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ سچے محبوں کو مراقبہ سے صاحب عزت پروردگار کی معرفت، محبت اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ مراقبہ کے سبب مُردہ دل مردود اور محروم شخص بھی زندہ دل اور محرم اسرار ہو جاتا ہے۔ مراقبہ سے مومنوں کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ جو اُن کے لیے معراج ہے۔

قطعہ

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخلصانہ بندگی کرنے والے اس کی بارگاہ سے نا امید نہیں لوٹیں گے۔

اگر کوئی شخص دو صبح یعنی دو دن بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے، تو تیسرے دن بادشاہ بلا شک و شبہ اس پر لطف و مہربانی کی نگاہ کرے گا۔

جس شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اصرار کیا تو وہ داخل ہو گیا۔

بعض حضرات یہ جن میں خود مولانائے روم شامل ہیں، اسے حدیث تصور کرتے ہیں، مگر مؤلف اللؤلؤ المصنوع کا کہنا ہے کہ یہ حدیث نہیں۔

Scanned by CamScanner

حدیث

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ[1] ـــــ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ[2]

مراقبہ ومعرفت عارف باللہ راہر دو بال و پر است کہ دوام بر معرفت مولیٰ نظر است۔

واقسام مراقبہ بسیار است۔ الغرض آنکہ چون صاحب اشتغال اللہ با استغراق متوجہ تصور اسم اللہ ذات چشم پوشیدہ در باطن چنان پرواز چشم دار الفناء باچشم دار البقاء۔ گوئی کہ مردہ از جان بی جان و در مراتب در آید عین العیان سواد سویدا ازلی روحانیت ہویدا گشت واحوالات از اسم اللہ ذات پیدا شد۔ صاحب استغراق مرتبہ جان کندن تلخی دید گوئی کہ مردہ در آن وقت غسال پیدا شد در غسل داد۔ مردم جمع شدند ونماز جنازہ خواندند۔ بعد ازان در سر دماغ یک استخوان است کہ نام ولیت الدین و استخوان الابیض نیز گویند۔ این وسیع از زمین و آسمان است۔ وسعت روحانی زاد در آن آوردہ ہفتاد ہزار جواب سوال فرشتگان پرسیدہ ادا ساختہ بطرفہ زد۔ بعد ازان جنازہ برداشتند تا برسیدن مقام قبر بی کام و بی زبان ہفتاد ہزار جواب سوال فرشتگان ادا نمودہ۔ بعد ازان بقبر آوردند در لحد داخل نمودند۔ لحد فراخ از زمین و آسمان شد۔ در آن فرشتہ منکر باز بنشاندند آنچہ جواب سوال منکر نکیر پرسید ادا کردہ از آنہا خلاص شد۔ بعد منکر نکیر گفت: روح راغم نی النوم کنوم العروس یک فرشتہ رومان نام پیدا شد وبیدار ساختہ۔ او انگشت را قلم ساخت وکف را سیاہی و دھن را دوات واز کفن کاغذ دستخط نویسایندہ، اعمال کفن کاغذ را مثل تعویذ در گلو انداخت وغائب شد۔ ودر افتادگی قبر ہزاران سال سالہا وقرن بیشمار

[1] انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویۃ از فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی، الاہور ۱۹۷۶ء ص ۳۴۶ [2] کیمیائے سعادت از امام غزالیؒ۔

حدیث

"نماز مومنوں کے لیے معراج ہے" ـــــ "دل کی حضوری کے بغیر نماز (درست) نہیں ہے"

عارف باللہ کے لیے مراقبہ اور معرفت الٰہی دو پر اور بازو ہیں۔ اس کی نگاہ ہمیشہ معرفت مولیٰ پر رہتی ہے۔

اور مراقبہ کی کئی قسمیں ہیں۔ ان سب کی غرض وغایت وطریق یہ ہے کہ جب اللہ کی یاد کے ساتھ مشغول رہنے والا انسان آنکھ بند کرکے اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے، تو باطن میں دار الفناء سے پرواز کرکے دار البقاء میں اس طرح پہنچتا ہے کہ گویا جانکنی اور بے جان ہونے کی کیفیت اس پر طاری ہوتی ہے اور وہ عین العیان کے مراتب میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کے چہرے پر ازلی روحانیت کی تحریر ظاہر ہونے لگتی ہے اور اسم اللہ ذات کے احوال پیدا ہونے لگتے ہیں۔ صاحب استغراق جب جان جان آفرین کے سپرد کرتا ہے، تو اس وقت نہلانے والا آکر اسے نہلاتا ہے۔ لوگ جمع ہو کر اس کی نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔ بعد ازاں دماغ سر میں ایک استخوان ابیض (سفید ہڈی) نام کی ایک ہڈی ہے، جسے ولیت الدین اور استخوان الابیض بھی کہتے ہیں، یہ زمین و آسمان سے وسیع ہے۔ اس ہڈی میں وسعت روحانی لاکر فرشتوں کے ستر ہزار سوالوں کے جواب پلک جھپکنے کی دیر میں دیے جاتے ہیں۔ بعد ازاں جنازہ اٹھا کر مقام قبر تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس دوران بے دہن و بے زبان فرشتوں کے ستر ہزار سوالوں کے جواب دے دیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد قبر میں اتار کر لحد میں رکھا جاتا ہے۔ اور لحد زمین و آسمان سے زیادہ فراخ ہو جاتی ہے۔ منکر نکیر فرشتے آکر بٹھاتے ہیں۔ اس سے سوال و جواب پوچھتے ہیں۔ ان کے جواب دیکر ان سے رہائی پاتا ہے۔ تو منکر نکیر کہتے ہیں، آرام کر اور دلہن کی طرح چین سے سو جا۔ پھر رومان نام ایک فرشتہ ظاہر ہوتا ہے، جو آکر اسے بیدار کرتا ہے۔ انگلی کو قلم، کف کو سیاہی اور منہ کو دوات بنا کر کفن کے کاغذ پر اپنے ہاتھ سے اس کے اعمال لکھ کر تعویذ بنا، اس کے گلے میں ڈال کر غائب ہو جاتا ہے۔ قبر میں وہ ہزارہا سال اور بے شمار صدیاں بیچارگی کی کیفیت میں رہ کر جب اس کے کان میں صور اسرافیل کی آواز آتی ہے، تو تمام مخلوقات گھاس اور نباتات کی طرح زمین سے اگ کر میدان قیامت

گذشتہ، بعد از ان آواز صور اسرافیل بگوش زدہ شد مثل نبات وگیاہ مردم از زمین بیرون برآمدہ ہژدہ ہزار عالم بی حساب عرصہ گاہ قیامت حاضر شد و اعمال نامہ بدست دادہ وزن اعمال ترازو نہادہ از پلصراط گذشتہ داخل شد از بہشت و ساغر شرابًا طہورًا از دست محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نوشیدہ کلمہ طیّب متوجہ حق پانصد سال در رکوع و پانصد سال در سجود برآمدہ وہم صحبت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بصف عقب نبی اللہ مشرف معزز بدیدار ربّ العالمین گشت، چون باین مراتب اشرف المشرفین لقای ربّ العالمین رسید، از طریق تحقیق از دیدبہ بیہوشی بہوش آید بصورت "لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ"[1] بی مثل بی مثال غیر مخلوق را مثال بستہ نمیتوانند۔

پس ہر وقت کہ غرق و متوجہ باطن شود، مشرف دیدار لذت ذات ہیچ حال از دیدار و مشاہدہ تجلیات چشم در یک لحظہ و لمحہ باز نہ استد، اگرچہ ظاہر ہم سخن با مردم عوام در باطن حضور مدام۔ آنست مراتب "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا"[2] واصل، عارف باللہ خاتم "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہُ"[3] تمام این چنین مراتب از برکت آیاۃ کلام اللہ و شریعت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم است۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ[4]

قولہ تعالیٰ: وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی[5]

این مراتب اہل علما است۔ آن علما کہ دست بیعت کردہ طالب فقرا است ؎

خندہ ہا بر سینہ صافان مکن ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد ریش خندی خود کند

له سورہ شوریٰ ۴۲: ۱۱؛ ۲ه نقل از عین العلم و شرح برزخ ۳ه از مرغوب القلوب، ص ۱۸ و انیس الطالبین از حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبندی، ص ۶۳ ۴ه نقل از شرح شیخ فریدالدین عطار ۵ه سورہ بنی اسرائیل ۱۷: ۷۲

میں جمع ہوتی ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں اعمال نامہ دے دیا جاتا ہے، اعمال کا وزن ہو جانے کے بعد پلصراط پر سے گزر کر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ہمراہ بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ وہاں حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دست مبارک سے شرابًا طہورًا کا پیالہ پی کر متوجہ حق ہو کر کلمہ طیب پڑھتا ہے۔ پھر پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجود میں رہ کر جناب سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ربّ العالمین کے دیدار سے مشرف و معزز ہوتا ہے۔ جب ان مراتب کے ساتھ لقائے ربّ العالمین سے مشرف ہو چکتا ہے، تو طریق تحقیق سے بے ہوشی سے ہوش میں آجاتا ہے۔ "وہ بے مثل و بے مثال غیر مخلوق کی مثال نہیں ہو سکتی"۔

• پس جس وقت باطن میں مستغرق و متوجہ ہوتا ہے، تو دیدار ذات کی لذت سے مشرف ہوتا ہے اور دیدار و مشاہدہ تجلیات سے کسی حال میں بھی ایک لحظہ کے لیے بھی آنکھیں نہیں روکتا۔ اگرچہ ظاہر میں عام آدمیوں سے باتیں کرتا ہے۔ مگر باطن میں اُسے ہمیشہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں، جو مرنے سے پہلے مر گیا ہو۔ اور واصل اور عارف باللہ ہو۔ اور فقر کے انتہائی مراتب پر پہنچ گیا ہو۔ اور فقر جب انتہائی مرتبے پر پہنچ جاتا ہے، تو وہی اللہ ہوتا ہے (تو ذات میں ذات مل جاتی ہے)، اس قسم کے تمام مراتب کلام الٰہی اور شریعت محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

حدیث

"جس شخص نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا، پس اس کی زبان گونگی ہو گئی"۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا ہے، پس وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا"۔

یہ مراتب ان عالموں کے ہیں، جو فقراء کے طالب و مرید ہیں ؎

تو صاف دل لوگوں کا مذاق نہ اڑا، بلکہ ہشیار رہ۔
کیونکہ جو آئینہ پر ہنستا ہے، وہ گویا خود اپنے آپ پر ہنستا ہے۔

حدیث

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ [1]

پس دیگری چہ باشد کہ بایشان دم زند۔ در ہر دو جہان خراب شود۔ درمیان بندہ وخدا پردۂ پیاز است۔ اگر بیائی در باز است۔ واگر نیائی، حق بی نیاز است۔ بدانکہ بندہ بخواست خود پیدا نشد۔ ہر کار خواہش بموافق خواست بندہ نشود۔

حدیث

فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ [2]

پس بہتر آنست کہ کار خود را باو باز سپارد و خود را درمیان نیارد۔

قولہٗ تعالیٰ:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ [3]

بدانکہ خدای تعالیٰ عزّ واسمہٗ بی مثل، بی مثال است۔ اللہ حیّ وقیوم واحد ہستی خود را بر صورت خود پرستی کہ صورت خدای تعالیٰ غیر مخلوق است۔ ہر کہ در خواب یا از خواب غالب و یا در مراقبہ بہ بیند، بمجرد بدیدن اُو مجذوب شود۔ واگر بیدار و ہشیار گردد، از نور توحید ربوبیت رویت و در وجود چنان آتش گرمی پیدا شود کہ سوختہ بمیرد و یا آنکہ بر زبان مہر سکوت شود۔

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ [4]

[1] الحدیث [2] الحدیث [3] سورہ المؤمن، ۴۰ : ۴۴

[4] نقل از شرح شیخ فرید الدین عطار۔

حدیث

"قوم کا سردار فقراء کا خادم ہوا کرتا ہے۔"

پس دوسرا کون ہوتا ہے، جو فقیروں اور درویشوں کے سامنے دم مار سکے۔ اگر ایسا کرے گا تو دونوں جہان میں خراب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اور بندہ کے درمیان صرف پیاز کے چھلکے کے برابر پردہ ہے۔ اگر تو آئے، تو دروازہ کھلا ہے، اور اگر تو نہ آئے، تو حق تعالیٰ کی ذات تجھ سے بے پرواہ ہے۔

اے طالب صادق! جان لے کہ انسان اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا، اس لیے کوئی کام اس کی مرضی اور خواہش کے موافق نہیں ہوتا۔

حدیث

"حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔"

اس لیے بہتر یہی ہے کہ اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو، اور خود کو اپنے درمیان سے ہٹا دو۔

ارشادِ خداوندی ہے:

"اور میں اپنا کام اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں ہیں سب بندے۔"

اے طالب حقیقی! جان لے کہ خدائے عزّوجلّ اور اس کا اسم مبارک بے مثل اور بے مثال ہے۔ وہ واحد مطلق حیّ اور قیّوم ہے۔ اس لیے انسان خدا کو اپنی صورت کا سمجھ کر اس کی پرستش کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ غیر مخلوق ہے۔ جو شخص خواب میں یا خواب سے مغلوب ہو کر اور یا مراقبہ میں رویت دیکھ کر مجذوب ہو جائے، تو جب بیدار اور ہشیار ہوگا، تو رویت الٰہی کے نور توحید ربوبیت سے ایسی گرمی آتش پیدا ہوگی کہ یا جل کر مر جائے گا یا اس کی زبان پر مہر سکوت لگ جائے گی، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

حدیث

"جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا، پس اس کی زبان گونگی ہوگئی۔"

دیا آنکہ شب و روز سر از سجدہ نہ بردارد، و بر تن لباس شریعت پوشد و صورت بی مثل بمثال بستن نتواند، و در آن وقت مشرف رویت مشاہدۂ حضوری چندان نعمت اللہ جلّ شانہٗ حاصل شود، عارف باللہ واصل را در شرح و وہم و فہم نگنجد۔ این مراتب نیز از حاضرات اسم اللہ ذات از کلمۂ طیب میکشاید۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم طریق کلمۂ طیب تحقیق است۔ پس معلوم شد کہ آواز نفس و مقام نفس و سوال نفس و احوال نفس دیگر است۔ کہ آواز قلب و راز قلب و مقام قلب و سوال قلب و احوال قلب دیگر است۔ و آواز روح و مقام روح و احوال روح دیگر است۔ نفس را آواز علم دنیا است۔ و مقام او ہوا و قلب را آواز ذکر است و علم او محبت الٰہی شوق و مقام او باطن صفا است۔ و آواز روح کلام اللہ، نص و حدیث و مقام روح جمعیت۔ علم علوم ہر یک طائفہ را در ہر یک مقام معلوم باید کرد کہ این اہل نفس است و این اہل قلب و این اہل روح است۔ اللہ بس ماسوای اللہ ہوس۔

اور یا یہ کہ وہ دن رات سجدہ سے سر نہیں اٹھائے گا۔ اور بدن پر شریعت کا لباس پہنے گا، بے مثل کی صورت مثال سے نہیں دی جا سکتی۔ رویت مشاہدۂ حضوری سے مشرف ہونے کے وقت عارف باللہ اور واصل کو اللہ جلّ شانہٗ کی اس قدر نعمتیں حاصل ہوتی ہیں جن کی تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی اور جو وہم اور فہم میں سما نہیں سکتی۔ یہ مراتب بھی اسم اللہ ذات اور کلمۂ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حاضرات سے حاصل ہوتے ہیں۔ کلمۂ طیب کا طریقہ ایک مسلمہ بات ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آوازِ نفس، مقامِ نفس، سوالِ نفس اور احوالِ نفس اور ہے۔ اور آوازِ قلب، رازِ قلب، مقامِ قلب، سوالِ قلب اور احوالِ قلب اور ہے۔ اور آوازِ روح، مقامِ روح اور احوالِ روح اور ہے۔ نفس کی آواز دنیا کا علم ہے۔ اس کا مقام ہوا و ہوس ہے۔ قلب کی آواز ذکر، اور اس کا علم شوق و محبتِ الٰہی ہے۔ اور اس کا مقام باطن صفا ہے۔ اور روح کی آواز کلام الٰہی اور نص و حدیث ہے۔ اور روح کا مقام جمعیت ہے۔ اب علم، مقام اور آواز سے معلوم کرنا چاہیئے کہ یہ اہلِ نفس ہے، اہلِ قلب ہے یا اہلِ روح ہے۔

اللہ بس باقی ہوس

باب پنجم

دربیان فنافی الشیخ وفنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وفنافی اللہ جل شانہٗ

مرید راسہ مراتب است :-

اوّل مرتبہ : فنافی الشیخ - چون صورت شیخ در تصور در آید، ہر طرف کہ نظر کند، مراتب تصور شیخ بنماید -

دوم مراتب : فنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، چون صورت تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در تصور در آید، آنچہ ماسوای اللہ است، از جملگی بر آید - ہر طرف کہ نظر کند، مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رونماید -

سیوم مراتب : فنافی اللہ، چون تصور اسم اللہ بگیرد، نفس مطلق بمیرد - بر ہر طرف کہ نظر کند، انوار تجلّی بیشمار اسم اللہ باللہ مشرف کند - این رالامکان گویند - اللہ تعالیٰ رابمقام ومکان تشبیہ دادن موجب کفر وشرک است -

بدانکہ مراتب قرب سہ قسم است، بسہ تصور حاصل شود - فنافی الشیخ، تصور فنافی اسم اللہ ذات وتصور فنافی محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم -

بدانکہ کُل مخلوقات از نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است ونور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ____________ از نور اللہ است - مرشد یکہ روز اول صورت نور طالب تصور است، از حضور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صورت نور طالب رابہ غرق نور وحدانیت در دریای ربوبیت نرساند، آنرا مرشد نتوان گفت - روز اول طالب را از تصور اسم اللہ ذات نفس تزکیۂ نور وقلب تصفیۂ نور وروح تجلیۂ نور ودر سر تجلیۂ نور - ہر چہار مجموعہ نوریکی شود و رجوع باصل خود کند - کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ [1]

[1] الحدیث

باب پنجم

فنافی الشیخ وفنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فنافی اللہ جل شانہٗ کے بیان میں

مرید کے تین مراتب ہیں :-

پہلا :- فنافی الشیخ - جب شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے، توجس طرف نگاہ کرتا ہے، شیخ ہی شیخ نظر آتا ہے -

دوسرا :- فنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - جب اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت کا تصور کرتا ہے، توتمام ماسوائے اللہ کو ترک کر دیتا ہے - جس طرف بھی نگاہ کرتا ہے، اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نظر آتی ہے -

تیسرا : فنافی اللہ - جب اسم اللہ کا تصور کرتا ہے تو نفس بالکل مرجاتا ہے - جس طرف نگاہ کرتا ہے، اسم اللہ باللہ کی بے شمار انوارِ تجلیات سے مشرف ہوتا ہے - اسی کو لامکان کہتے ہیں - اللہ تعالےٰ کو مقام یا مکان سے تشبیہ دینا شرک اور کفر کا موجب ہے -

(اے طالب صادق!) جان لے کہ قرب کے تین قسم کے مراتب ہیں، جو تین تصورں سے حاصل ہوتے ہیں - فنافی الشیخ، فنافی اسم اللہ ذات اور فنافی اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم -

(اے طالب حقیقی!) جان لے کہ تمام مخلوقات نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیدا ہوئی ہے - اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور الٰہی سے پیدا ہوا ہے - جو مرشد پہلے دن طالب کو حضور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور وحدانیت اور دریائے ربوبیت میں مستغرق نہیں کرتا، وہ مرشد کہلانے کا مستحق نہیں - اسم اللہ ذات کے تصور سے پہلے ہی دن طالب کا نفس پاک، دل صاف اور روح اور سِر مجلّٰہ نور ہوتا ہے، چاروں مجموعہ نور ایک اور متفق ہوکر اصل کی طرف لوٹ آتے ہیں، کیونکہ :-

"ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے"

بدانکہ ابتدای راہ فنا فی الشیخ است۔ ومتوسط راہ حضوری فنا فی اللہ است۔ و انتہای راہ حضوری فنا فی محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وہر کہ از حضوری محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقدم از امر ومعروف ونص وحدیث بیرون کشد، آن مردود خبیث است۔

دانا وآگاہ باش۔ چون طالب مبتدی را اسم اللہ ذات در تصور وتصرف آورد ونقش اسم اللہ ذات بر دل ساکن ونقش گشت وطالب متوجہ بدل شد وگرد دل یک شعلۂ نار پیدا می شود مثل نور۔ طالب میداند آنرا تجلیۂ حضور وازان نار شیطانی آواز میدہد کہ من با تو وتو با من یار۔ از ظاہر وباطن بندگی کن استغفار۔ درین تجلیۂ ببین مرا دیدار۔ بعد ازان تجلی شیطانی مثل صورت طفل شود۔ بعد ازان صورت جوان شود۔ بعد ازان صورت پیر شود۔ بعد ازان صورت شیطانی میگوید۔ این است سرِ اسرار مراتب فقیر وبعد ازان صورت شیطانی ہر چیزی را اندرون جواب صواب۔ حقیقت ماضی وحال ومستقبل مشروحاً میدہد۔ مردم دانند کہ فلان فقیر صاحب کشف است واین مراتب استدراج اندرون شیطانی است۔ باخبر باش! این چنین صورت پیر شیطانی با تو ہم سخن شود، کلمۂ طیب بتوجہ باطنی بگوید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبخواند لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ صورت شیطانی دفع گردد۔

بعد ازان تجلی صورت نور کہ از میان حروف اسم اللہ میبرآید۔ وآنچہ ترا ازان صورت نور تجلی بیاید، ہدایت بموافق نص وحدیث برحق است۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ باطن کہ بموافق ظاہر شریعت، قرآن، اسم اللہ ذات نباشد، آن بر باطل است۔

حدیث

کُلُّ بَاطِنٍ یُخَالِفُ الظَّاہِرَ فَہُوَ بَاطِلٌ ط

کہ مراتب فنا فی الشیخ تعلق دارد، باسم اللہ ذات، بحضور نور، مشاہدۂ تجلیات و

(اے طالب صادق!) (اچھی طرح) جان لے کہ راہ سلوک کی ابتدا فنا فی الشیخ ہے اور متوسط راہ حضوری فنا فی اللہ اور انتہائے راہِ سلوک فنا فی محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور جسے حضوری محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوئی ہے، وہ امر ومعروف بجا لاتا ہے اور نص و حدیث سے باہر قدم نہیں رکھتا، اور جو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے، وہ مردود اور خبیث ہے۔

(اے مخاطب!) تو دانا وآگاہ ہو کہ جب مبتدی طالب اسم اللہ ذات کو تصور وتصرف میں لاتا ہے اور اسم اللہ ذات کا نقش دل پر جما کر دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو دل کے گرد نور کی شکل کا آگ کا ایک شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ طالب اس شعلۂ آگ کو تجلی حضور خیال کرتا ہے۔ اس آگ کے شعلہ سے شیطان آواز دیتا ہے۔ کہ میں تیرا ساتھی اور تو میرا ساتھی ہے۔ ظاہر باطن میں اب بندگی کرنا ترک کر دے۔ مجھے اسی تجلی میں دیکھ۔ بعد ازاں وہی شیطانی تجلی ایک بچے کی شکل اختیار کرتی ہے۔ اس کے بعد جوان کی اور بعد ازاں بوڑھے کی شکل اختیار کر لیتی ہے پھر وہ شیطانی صورت کہتی ہے: کہ یہی سرِ اسرار اور فقیر کے مراتب ہیں۔ پھر وہ شیطانی صورت ہر سوال کا موزوں جواب دیتی ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل کے متعلق مفصل حالات بتلاتی ہے۔ لوگ خیال کرنے لگتے ہیں کہ فلاں فقیر صاحب کشف ہے۔ اور یہ مراتب شیطان کے اندرونی استدراج کی وجہ سے ہیں۔ خبردار ہو! جب اس قسم کی شیطانی پیر کی صورت تمہارے ساتھ ہمکلام ہو، تو توجہ باطنی کے ساتھ کلمۂ طیب کا ذکر کرنا اور لاحول پڑھنا چاہیئے۔ اس طرح سے وہ شیطانی صورت دفع ہو جائے گی۔

اس کے بعد تجلی صورت نور پیدا ہو گی اور اس کے درمیان سے حروف اسم اللہ ظاہر ہوں گے۔ اور جو کچھ تجھے اس وقت صورت نور تجلی نظر آئے گی، وہ نص وحدیث کے موافق ہو گی۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ لیکن جس کا ظاہر شریعت، قرآن شریف اور اسم اللہ ذات کے مطابق نہ ہو گا، وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔

حدیث

"جو باطن ظاہر کے مخالف ہو، وہ تمام کا تمام باطل ہے۔"

فنا فی الشیخ کا تعلق اسم اللہ ذات، نور حضور، تجلیات کے مشاہدے اور مجلس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ فنا فی الشیطان کے مراتب سراسر وسوسہ، وہم اور خطرہ

مجلس سرور کائنات و مراتب فنا فی الشیطان جملگی وسوسہ وہمات، خطرات، اما فنا فی الشیطان طالبان شیخ ناقص نفس پرست و با انا مغرور مست بسیار و بی شمار است. و طالب فنا فی الشیخ روشن ضمیر لائق معرفت الا اللہ مخلص حضوری حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در شریعت ہوشیار است۔

شرح تصور فنا فی الشیخ کامل عارف

بدانکہ از غایت تصور شیخ در وجود غیب الغیب یکی صورت نور ظہور گردد و گاہی آنصورت تلاوت بشب و روز آیات بحفظ حافظ و گاہی آنصورت مشغول بذکر اللہ تعالیٰ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و گاہی آنصورت علم فضیلت بیان کند۔ از ہر علم نص و حدیث و تفسیر و مسائل فقہ و فرض و واجب و سنت و مستحب بجا آوردن سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرض آداب و گاہی آنصورت غرق بذکر اللہ از وجود صورت آواز بلند باستماع گوش رسد کہ سرہُو، سرہُو، ھُوَ الْحَقُّ، لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ و گاہی آنصورت حقیقت ماضی و حال و مستقبل را یک بیک معلوم نماید۔ و اکثر آن صورت شب و روز با نماز و طاعت و بندگی خود را فارغ ندارد و آن صورت در قید شریعت نگاہ دارد۔ و اگر سہو و خطا و یا چیزی نامشروع واقع شود، کلمہ کفر و شرک و یا بدعت موافق گناہ تقریر کند و گاہی آنصورت در معاملات با نفس محاسبہ نفس راہ بستہ میزند و نفس را میگوید بگو لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ[1] مَنْ عَرَفَ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ[2] و نفس خود را می شناسد از مراتب فنا فی الشیخ آنصورت در وجود غائب وجود ——— از گناہ کند تائب۔ این چنین صورت صرف از صفائی تصویر است۔ ابتدا آواز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔ این صورت از برای سرزنش نفس زیان کار است کہ از کجی و سرکشی برآید و سیدھا راست گردد۔

این مراتب طفلان شناسی است و آوردن اعتبار بر شیخ کامل از الہام پیغام۔ سند درین

---

[1] کیمیائے سعادت از امام غزالیؒ، تفسیر عرائس البیان، فصوص الحکم از محی الدین ابن عربیؒ۔

[2] نقل از شرح عین العلم از ملا علی قاریؒ۔

ہیں۔ لیکن فنا فی الشیطان بہت ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ایک ناقص، نفس پرست اور مغرور شیخ کے مرید ہوتے ہیں۔ اور فنا فی الشیخ مرید (بہت کم ہوتے ہیں۔ یہ لوگ) روشن ضمیر، مخلص، لائق معرفت الٰہی، صاحب حضوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریعت میں ہوشیار ہوتے ہیں۔

فنا فی الشیخ کامل عارف کے تصور کی شرح

اے طالب صادق! جان لے کہ شیخ کے تصور کی کثرت سے وجود میں ایک غیب الغیب نورانی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ صورت کبھی تو دن رات آیات قرآنی کو تلاوت کرتی ہے۔ کبھی انہیں حفظ کرتی ہے۔ اور کبھی وہ صورت ذکر الٰہی اور کلمۂ طیب میں مشغول رہتی ہے۔ اور کبھی وہ صورت علم کی فضیلت بیان کرتی ہے۔ چنانچہ ہر قسم کے علوم مثلاً نص، حدیث، تفسیر، فقہ، فرض، واجب، سنت، مستحب اور فرض و آداب بجا لانے میں مصروف رہتی ہے۔ اور کبھی وہ صورت ذکر الٰہی میں مستغرق رہتی ہے۔ اور ذکر کی آواز وجود سے بلند اور صاف صاف سنائی دیتی ہے۔ سِرّ ھُوْ، سِرّ ھُوْ، ھُوَ الْحَقُّ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ۔ اور کبھی وہ صورت ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت ایک ایک کر کے ظاہر کرتی ہے۔ اور اکثر وہ صورت دن رات نماز اور طاعت و بندگی میں اپنے آپ کو مشغول رکھتی ہے۔ اور ہمیشہ شرع کی پابندی کرتی ہے۔ اور اگر خطا اور غلطی سے کوئی غیر شرعی بات ظاہر ہو جائے۔ یا شرک، کفر یا بدعت و گناہ کا کوئی کلمہ کہہ بیٹھے (تو فی الفور اس سے استغفار کرتی ہے) کبھی وہ صورت معاملات میں نفس کا راستہ روک کر نفس کا محاسبہ کرتی ہے۔ اسے کہتی ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو۔ "جس نے اپنے نفس کو پہچانا، پس اس نے اپنے پروردگار کو پہچانا؛ جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا، اس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا"۔ نفس اپنے مراتب کو پہچاننے لگتا ہے۔ فنا فی الشیخ میں وہ صورت وجود میں غائب ہو جاتی ہے۔ اور گناہ سے توبہ کرتی ہے۔ ایسی صورت صرف تصویر کی صفائی ہے۔ ابتدائی آواز یہ ہوتی ہے: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں؟ (مخلوق) کہتی ہے: کیوں نہیں؟ یہ صورت نفس زیاں کار کو سرزنش کرتی ہے، جس سے نفس سرکشی اور ٹیڑھا پن چھوڑ دیتا ہے۔ اور بعد درست ہو جاتا ہے۔

یہ مراتب (بھی) طفل شناسی کے ہیں۔ شیخ کامل پر اعتبار کرنے سے الہام و پیغام

پیغام معرفت وفقر تمام۔ بریں مشو مغرور۔ راہ پیشتر است۔ وقرب مع اللہ نور حضور منظور، باطن معمور بشوق سرو مرشد کامل۔ مرشد ناقص زن سیرت ومخنث صورت و بی اثر و اہل بدعت، ہیچ کار نیاید نفس پرست، تابع ہوا۔ مرشد وبرا نشاید۔ اگر صاحب صورت فنا فی الشیخ رجوع بگناہ کند، صورت مرشد کامل مانع شود۔ واز گناہ باز دارد۔ وبقوت غلبات ہوا وشہوت را باز ماند واگر صاحب صورت فنا فی الشیخ در خواب رود آنصورت باتوفیق بحق رفیق دست وہد توحید ومعرفت الا اللہ غرق کند۔ اگر صاحب آن صورت فنا فی الشیخ در مراقبہ در آید، آن درصورت دست گرفتہ بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برساند ومنصب مراتب بدھاند۔ این است مراتب فنا فی الشیخ باطن صفا۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔[1]

آن صورت ہمیشہ باتسبیح؛

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَرِضْوَانَكَ ط

آن صورت در سخاوت بہ از حاتم اینست مراتب فنا فی الشیخ باطن صفا و مقام فنا فی الشیخ آنست۔

مقام فنا فی الشیخ

چون طالب اللہ صورت شیخ را تصور کند۔ ہمادم حاضر شدہ دست طالب

ہوتا ہے۔ ان پیغام والہام سے معرفت الٰہی حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ فقر مکمل ہوتا ہے۔ تو ان پر مغرور نہ ہو۔ اصل راہ اور آگے ہے۔ جسے قرب الٰہی حاصل ہو، اسے حضوری نور حاصل ہوتا ہے۔ اس کا باطن آباد ہوتا ہے۔ مرشد کامل سے اُسے سرور اور شوق نصیب ہوتا ہے۔ ناقص مرشد عورت کی خصلت کا ہوتا ہے۔ اس کی شکل ہیجڑوں کی سی ہوتی ہے۔ بے اثر اور اہل بدعت ہوتا ہے۔ کسی کام نہیں آتا۔ نفس پرست ہوتا ہے۔ حرص و ہوا کے تابع ہوتا ہے۔ ایسا شخص مرشد ہونے کے لائق نہیں۔ صاحب صورت فنا فی الشیخ اگر وہ گناہ کی طرف رجوع کرتا ہے، تو مرشد کامل کی صورت اُسے اس گناہ سے باز رکھتی ہے۔ اور قوت کے سبب وہ نفسانی خواہشات کے غلبہ سے باز رہتا ہے۔ اور اگر فنا فی الشیخ کے مرتبے والا سو جائے، تو وہ صورت اُسے باتوفیق الٰہی رفیق کا ہاتھ پکڑ کر بحالت خواب الا اللہ کی توحید ومعرفت میں غرق کرتی ہے۔ اگر وہ صاحب صورت فنا فی الشیخ مراقبہ کرے، تو وہ صورت اس کا ہاتھ پکڑ کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے جا کر مناصب و مراتب دلاتی ہے۔ یہ ہیں فنا فی الشیخ باطن صفا شخص کے مراتب۔

"اور سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی"۔

وہ صورت ہمیشہ یہ تسبیح پڑھتی ہے:

"اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے"۔ "پاک ذات ہے اللہ کی جو ملک اور بادشاہت والا ہے۔ پاک ذات ہے اللہ کی جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور دبدبہ والا ہے۔ پاک ذات ہے اللہ کی جو بادشاہ ہے، زندہ رہنے والا ہے، نہ اس کو نیند آتی ہے اور نہ موت، وہ بے انتہا پاک، بے انتہا مقدس ہے، ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا۔ اے اللہ! ہم تیری جنت کا سوال کرتے ہیں اور تیری رضا مندی کا"۔

وہ صورت سخاوت میں حاتم سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔ یہ مراتب صاف باطن فنا فی الشیخ کے ہیں۔

راگرفتہ بمعرفت الٰہی و یا مجلس محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میبرد۔ این چنین شیخ را یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ گویند و مقام فنافی اسم محمدؐ در تصور آرد، بی شک ارواح مبارک محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مع اصحاب کبارؓ از روی کرم ولطف حاضر شوند و صاحب تصور را پیغمبر صاحب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خُذْ بِیَدِیْ بمجرد بگرفتن دست مبارک دل بمعرفت الٰہی روشن ضمیر و واضح گردد۔ لائق ارشاد شود۔ ازبرای آنکہ پیغمبر صاحب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم صاحب تصور را از زبان مبارک می فرمایند کہ باخلق خدا امداد کن۔ پس بحکم حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تلقین و تعلیم کند وطالبان را دست بیعت دھد۔

قولہٗ تعالیٰ:

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ[1]

عجب دارم ازان قوم کہ لذت باطن از نور معرفت الٰہی نہ چشیدہ اند وَفَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ[2] را مگر نَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ فہمیدہ اند۔ وہ مقام فنافی اسم اللہ ذات اینست ہر کہ اسم اللہ در تصور آرد و تاثیر اسم اللہ معرفت اِلَّا اللّٰہ بخشیدہ و از غیر لاسوای از دل اُو کلیہ بردود ہر کہ بدین مقام رسد، ساغر از دریای توحید و معرفت الٰہی بنوشد ولباس شریعت از سر تا قدم بپوشد و دوام در شریعت وامر معروف بکوشد۔ آنچہ سرّ از شریعت معرفت الٰہی ببیند، پیش جاہلان نگوید و بی خبر نہ شود۔ وخود را در ہوا نہ فروشد ؎

بیت

تا توانی خویش را از خلق پوش
عارفان را این کی پسند ند خود فروش

[1] سورۂ فتح ۴۸ : ۱۰
[2] سورۂ الذّٰریٰت ۵۱ : ۵۰

مقام فنافی الشیخ

اور مقام فنافی الشیخ وہ ہے کہ جب طالب اللہ شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے، تو اسی وقت حاضر ہو کر طالب کا ہاتھ پکڑ کر معرفت الٰہی یا مجلس محمدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں لے جاتی ہے۔ ایسے شیخ کو یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے، کہتے ہیں۔ اور جب مقام فنافی اسم محمد پر پہنچتا ہے، تو بیشک جناب سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی روح مبارک مع ارواح صحابہ کرامؓ نہایت لطف وکرم سے تشریف فرما ہوتی ہیں۔ صاحب تصور کو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں "میرا ہاتھ پکڑ!" آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دست مبارک پکڑتے ہی دل معرفت الٰہی سے روشن اور منور ہو جاتا ہے جس سے انسان ارشاد کے لائق ہو جاتا ہے، اس لیے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم صاحب تصور کو اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہیں: کہ خلق خدا کی امداد کر۔ پس حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حکم سے صاحب تصور خلق خدا کو تلقین و تعلیم دیتا ہے۔ اور طالبوں کو مرید بناتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

"ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔"

مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے، جنہوں نے معرفت الٰہی کے نور کی باطنی لذت بالکل چکھی تک نہیں ہے۔ اور "اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو" کو شاید اللہ تعالیٰ سے بھاگو سمجھ رکھا ہے۔ اور فنافی اسم اللہ ذات کا مقام یہ ہے کہ جو شخص اسم اللہ کا تصور کرتا ہے، تو اس سے اسے اِلَّا اللّٰہ کی معرفت اور اسم اللہ کی تاثیر نصیب ہوتی ہے۔ اور اس کے دل سے غیر اللہ کا خیال کلی طور پر دُور ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے، وہ توحید و معرفت الٰہی کے دریا سے پیالہ پیتا ہے اور سر سے پاؤں تک شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور ہمیشہ شریعت اور امر معروف میں کوشش کرتا ہے۔ راہ معرفت الٰہی کے جو بھید اُسے نظر آتے ہیں، وہ جاہلوں کے سامنے بیان نہیں کرتا۔ وہ نہ بے خبر ہوتا ہے اور نہ تکبر و غرور کرتا ہے۔

بیت

"جہاں تک تجھ سے ہو سکے، تو اپنے آپ کو خلقت سے چھپائے رکھ۔ عارف لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ وہ خود فروش اور خود نما ہوں۔"

Scanned by CamScanner

باب ششم

دربیان مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدانکہ سلک سلوک مدخل شدن مجلس مشرف حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینست۔ چون طالب اللہ بردل تصور اسم اللہ مشق بنقش ومنقش گردد، قرار وسکونت درست گردد و درباطن اسم اللہ درست بہ بیند۔ چون اسم اللہ مثل آفتاب روشنی صبح صادق وتابش طلوع شعلۂ تجلیات نور اللہ معرفت زند، تاریکی وسیاہی وظلمت شب کاذب نفسانی وشیطانی از دل برخیزد۔ بعدازان مرشد را میباید کہ طالب اللہ را بگوید کہ بالتفکر وبالتصور باطنی بگرد دل و اسم اللہ بہ بین کہ ترا درنظر چہ می آید۔ بدیدن طالب اللہ گرد اسم اللہ اگر غرق شد، درباطن باشعور ماند وگفت کہ گرد دل اسم اللہ میدان وسیع وعظیم است لاحد ولاعد وطالب اللہ باز متوجہ شد وبا اسم اللہ واز مراقبہ بیرون برآید ومیگوید کہ درآن میدان یک گنبدیست مثل روضہ وبردر او نوشتہ است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چون طالب اللہ اسم اللہ کہ کلید کلمۂ طیب است، بخواند قفل دروازہ خلاص شود۔ چون طالب اندرون روضہ درآید، مجلس خاص الخاص رخ نماید۔ درآن مجلس ذکر مذکور، قرآن ونص وحدیث معلوم شد کہ این مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درہفت مقام میسر گردد۔

اول مقام ازل، دوم مقام ابد، سیوم مقام دنیا۔ نیز چہار مقام میسر گردد، چنانچہ یک مقام درحرم مدینہ مجلس روضہ مبارک۔ دویم مقام مجلس درحرم کعبۃ اللہ وباز سیوم مقام بالائی فلک شود ومجلس حضوری برعرش اکبر ودیگر مجلس بدریای ژرف کہ آن دریا مطلق توحید است موج از نور معرفت الٰہی بی مثل زند ودیگر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم درلامکان مثل او بستہ

باب ششم

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں

(اے طالب حقیقی!) جان لے کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ جب طالب اللہ اپنے دل پر تصور اسم اللہ کا نقش مشق کرکے لکھتا ہے اور نقش ٹھیک ٹھیک دل پر قائم ہوجاتا ہے۔ اور باطن میں دل پر اسم اللہ صاف صاف دکھائی دینے لگتا ہے۔ تو اس سے صبح صادق کے طلوع ہونے کے وقت آفتاب کی روشنی کی طرح انوار الٰہی کی تجلیات کے شعلے نکلنے شروع ہوجاتے ہیں۔ اس روشنی سے نفسانی اور شیطانی جھوٹی رات کی تاریکی، اندھیرا اور سیاہی دل سے دور ہوجاتی ہے۔ اس وقت مرشد کو چاہیئے، کہ طالب اللہ کو کہے کہ باطنی تفکر اور تصور سے دل کے گرد اسم اللہ کو دیکھے اور بتائے کہ اس میں تجھے کیا نظر آتا ہے؟ اگر طالب دیکھتے ہی باطن میں اسم اللہ میں مستغرق ہوجائے اور باطن میں باشعور رہے اور کہے کہ دل کے گرد اسم اللہ ذات کا ایک نہایت عظیم اور وسیع میدان ہے، جس کی کوئی حد نہیں۔ اس میدان میں ایک روضہ نما گنبد ہے جس کے دروازے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہے، جب طالب اللہ اسم اللہ پڑھتا ہے، تو اسم اللہ کلمہ طیب کی چابی بن کر اس تالے کو کھول دیتا ہے، جب طالب اس روضہ نما گنبد کے اندر داخل ہوتا ہے، تو اسے ایک خاص الخاص مجلس دکھائی دیتی ہے۔ اس مجلس میں قرآن شریف، نص اور حدیث کا ذکر اذکار ہوتا ہے۔ پس یہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات مقامات پر میسر ہوتی ہے۔

اول مقام ازل، دوم مقام ابد، سوم مقام دنیا، نیز دنیا میں بھی مجلس چار مقاموں چنانچہ ایک مقام حرم مدینہ، دوسرا مقام حرم کعبۃ اللہ، سوم مقام آسمان کے اوپر اور مجلس حضوری عرش اکبر پر دکھائی دیتی ہے۔ اور چہارم مجلس گہرے سمندر میں، جسے توحید مطلق کا دریا کہتے ہیں۔ اس میں معرفت الٰہی کا بے مثل نور موجزن ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لامکان میں بھی ہوتی ہے، جس کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ اور اس کی مثال کسی مقام پر

Scanned by CamScanner

نشود و مثل در مقام مذکور نیست۔

این ذکر است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ این طالب صاحب تصور سیر بہر مجلس کہ حاضر شود آن را مراقبہ و ذکر اللہ در باطن چنان برد، ظاہر از جان بی جان۔ گوئیکہ مردہ بدین مرتبہ مدخل مجلس مبتدی طالب عام است۔ چون ظاہر و باطن یک شود، منتہی عارف باللہ تمام است۔ بدانکہ کاملان را ہمہ جا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل آفتاب۔

المطلب آنکہ طالب اللہ ظاہر بہ ورد وظائف و باعمل ظاہر طاہر ہرگز نگردد و در باطن بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمی رسد۔ اگرچہ تمام عمر ریاضت کشد کہ راہ باطن از مرشد کامل صاحب باطن می شود حاصل کہ در یک لحظہ حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میگردد واصل۔

بدانکہ امت پیروی را گویند و پیروی آنست کہ بپائی قدم بر قدم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود را بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رساند۔ عجب دارم ازان قوم کہ راہ حضوری رانمی دانند و از کبر ہوا خود نما، نفس پرست از عارفان باللہ طلب نمی کنند، ہر کہ بہ نظر ہو، حضور منظور نگردد، ہر آنکس مومن و مسلمان فقیر درویش و علماء فقہا پیروی امت او چگونہ باشد۔

بدانکہ حضوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر ہدایت است۔ و این ہدایت در بدایت است۔

حدیث

اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ[1]

حدیث

مَنْ رَاٰنِىْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِىْ[2]

---

[1] الحدیث

[2] بخاری، ج ۴، ص ۱۳۵، مسلم، ج ۲، ص ۲۴۵، کنوز الحقائق، ص ۱۲۵

مذکور نہیں ہے۔

یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر۔ اس قسم کا صاحب تصور طالب جس مجلس میں بھی حاضر ہو، اس کے باطن پر مراقبہ اور ذکر الٰہی ایسا غالب آتا ہے کہ بظاہر وہ جان سے بے جان ہو گیا ہے۔ گویا کہ وہ شخص اس مرتبہ پر پہنچ کر مردہ ہو گیا ہے۔ مجلس میں داخل ہو کر مبتدی طالب کی عام طور پر یہی کیفیت ہوتی ہے جب ظاہر و باطن دونوں مل جائیں، تو وہ عارف باللہ منتہی ہو جاتا ہے۔

(اے طالب صادق!) جان لے کہ کاملوں کے لیے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ آفتاب کی طرح روشن ہے۔

الغرض یہ کہ طالب اللہ ظاہری ورد و وظائف اور ظاہری عمل کے ساتھ ہرگز پاکیزہ نہیں ہو سکتا۔ اور باطن میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہیں پہنچ سکتا، خواہ وہ ساری عمر ریاضت میں مشغول رہے۔ جب تک کوئی صاحب باطن کامل مرشد رہنمائی نہ کرے۔ کامل مرشد ایک لحظہ کے اندر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے۔

(اے طالب حقیقی!) جان لے کہ امت وہ ہے جو پیروی کرے۔ اور پیروی کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چل کر خود کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیں۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جو راہ حضوری کو نہیں جانتے۔ نفس پرست اور خود نمائی، غرور اور گھمنڈ میں رہ کر کسی عارف باللہ سے یہ راہ معلوم نہیں کرتے۔ جو کوئی ہُو کا منظور نظر نہ ہو، وہ مومن اور مسلمان فقیر، درویش، عالم فقیہ اور پیر کیسے ہو سکتا ہے؟

(اے طالب صادق!) جان لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سر ہدایت ہے اور یہ ہدایت بدایت (شروع) میں ہے۔

حدیث

"شروع کی طرف لوٹ آنے کو انجام یا انتہا کہتے ہیں۔"

حدیث

"جس نے مجھے دیکھا۔ پس اس نے حق کو دیکھا، بے شک شیطان میری

Scanned by CamScanner

بدانکہ در باطن شخص بملازمت حضور پُر نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازبرای کار دینی و دنیوی التماس میکند واز حضور حکم عالی میشود و در وقت اعلیٰ بمع اصحاب کبار فاتحہ خیر میخوانند وآن کاریکہ ظاہر بصلاح نہ پذیرد، این چہ حکمت است۔ آن طالب اللہ را باید دانست کہ آن طالب اللہ کہ بہ تمامیت نرسیدہ۔ مراتبہ ہنوز در ترقی است وآن طالب اللہ را در طلب مشکل است۔ بموافق عرض حال باطن نعم البدل خوش وقت گردد۔ این چنین مرتبہ در ترقی قرب بروی مبارک باد وگر طالب جاہل است۔ یا آنکہ طالب دنیا جیفہ طالب دنیا از مجلس خاص محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن نالائق راکتے بدر کند ویا آنکہ از مراتب اعلیٰ میگردد سلب، کسی راکہ ظاہر و باطن یکی شود، قدم اُو مقام ہمون است۔ مرتبہ در ترقی نشود۔ ہر کہ در توحید در آید، اہل توحید را توحید الٰہی کشاید۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنان است۔

بدانکہ دیگر مجلس خاص بہ نہ مقام است کہ مراتب بمراتب مقام بمقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راختم است۔

اوّل : مقام ازل۔

دوم : مقام ابد۔

سیوم : مقام در حرم روضہ مبارک مدینہ منورہ۔

چہارم : مقام داخل و در صف جبل عرفات کہ قبولیت لبیک دعای حج است۔

پنجم : بالای عرش۔

ششم : در مقام قاب قوسین۔

ہفتم : مقام بہشت، آنچہ در آن مقام بنوشد وبخورد نمام گرسنگی تشنگی نشود و در چشم خواب نیاید۔

ہشتم : در مقام حوض کوثر از دست مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شراباً طہوراً خورد، وجود پاک شود۔ مقام ترک وتوکل وتوحید وتجرید وتفرید وتوفیق بحق رفیق شود۔

صورت اختیار نہیں کر سکتا۔"

اے طالب حقیقی! جان لے کہ جو شخص باطن میں سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پُر نور میں کسی دینی یا دنیوی کام کے لیے عرض کرے اور حضور سے حکم عالی ہو جائے اور اُس اعلیٰ وقت میں صحابہ کرامؓ بھی دعائے خیر پڑھیں اور پھر بھی وہ کام بظاہر صلاح پذیر نہ ہو، تو جانتے ہو، اس میں کیا حکمت ہے؟ وجہ یہ ہے کہ وہ طالب اللہ ابھی خود بھی انتہائی مرتبہ پر نہیں پہنچا۔ ابھی مرتبہ میں ترقی کر رہا ہے۔ ابھی طلب میں اُسے کچھ مشکلات پیش ہیں۔ عرض حال کے مطابق وہ (بالآخر) باطنی نعمت سے خوش حال ہوگا۔ اس کے لیے قرب کے ایسے درجات کی ترقی مبارک ہو۔ اور اگر طالب جاہل ہے یا یہ کہ طالب دنیا دنیائے مُردار کی طلب کرتا ہے، تو اس نالائق کو مجلس خاص نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھینچ کر نکال دیا جاتا ہے۔ یا یہ کہ اُسے مرتبۂ اعلیٰ سے گرا دیا جاتا ہے لیکن جس کا ظاہر و باطن ایک ہو، وہی اس کا مقام ہے، وہ مرتبہ میں ترقی نہیں کرتا۔ جو شخص توحید میں آتا ہے، اس پر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منکشف ہوتی ہے۔

اے طالب صادق! جان لے کہ دوسری خاص مجلس نو مقامات پر قائم ہوتی ہے، جو مراتب کے لحاظ سے مقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوتی ہے۔

اوّل : مقام ازل

دوم : مقام ابد

سوم : حرم روضہ مبارک مدینہ منورہ

چہارم : جبل عرفات کی صف یا اس میں داخل ہونا، جہاں حاجیوں کے حج قبول ہوتے ہیں۔

پنجم : عرش پر

ششم : مقام قاب قوسین پر

ہفتم : مقام بہشت، جو شخص اس مقام پر کچھ کھا پی لیتا ہے، پھر عمر بھر اسے بھوک پیاس نہیں ستاتی اور نہ اس پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔

ہشتم : مقام حوض کوثر، جو شخص اس مقام پر آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے شراب طہورا پی لیتا ہے، اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے اور اُسے ترک و توکل، توحید و تجرید، تفرید اور توفیق الٰہی کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔

نہم : مقام مشرّف دیدار غرق فی الانوار رویت ربوبیت ہر کہ از خود فنا شود، بمعرفت و فقر انتہا، و بقا رسد۔ ہر کہ درین مقام نہ مقام مجلس خاص از پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب دنیا و عرض اہل دنیا کند از مرتبہ مجلس محمود برگشتہ بمرتبہ مردود دنیا رسد چون عارف باللہ باین مراتب رسد، روح فرحت گیرد و نفس از ہستی نیست و نابود شود۔

کسی کہ مدخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود، اوّل در وجود طالب اللہ چہار نظر تاثیر کند:

از نظر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ تاثیر صدق پیدا شود، کذب و نفاق از وجود طالب برخیزد۔

و از نظر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ خطرات و ہوای نفسانی کلّی برخیزد۔

و از نظر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ تاثیر کند و ادب و حیا پیدا شود۔ و از وجود طالب اللہ بی ادبی و بی حیائی برخیزد۔

و از نظر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ علم ہدایت و فقر پیدا شود و از وجود طالب جہل و حبّ دنیا برخیزد۔ بعد از ان طالب اللہ لائق تلقین میشود۔ و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او را دست بیعت کند۔ مراتب مرشدی لازوال وَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ حاصل شود۔

بدانکہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل محک است بعضی طالبان مشرّف دیدار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق دل و اہل صفا شوند۔ بجمیع مطالب کلّی و جزوی با ترک و توکل غرق فی التوحید نور دوام مجالس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور با ادب بالیقین بعضی کاذب آن از مجلس مشرّف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در آن مجلس ذکر ورد وظائف نص و حدیث از نفاق دل باور نیارند از محمود برگشتہ

نہم :مقام مشرّف دیدار غرق فی الانوار رویت ربوبیت: جو شخص اپنے آپ سے فانی ہوتا ہے، اسے معرفت الٰہی، اور فقر کا انتہائی اور دائمی مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔ جو شخص ان مذکورہ بالا نو مقامات پر مجلس خاص نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دنیا یا اہل دنیا کی غرض کو عرض کرے، وہ اس مجلس کے قابل تعریف مرتبہ سے گرا دیا جاتا ہے اور دنیا کے مردود مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ جب عارف باللہ ان مراتب (مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری) پر پہنچ جاتا ہے، تو اس کی روح خوش ہوتی ہے۔ اور اس کا نفس ہستی سے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

جب کوئی شخص مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہو جاتا ہے، تو سب سے پہلے اس کے وجود پر چار نگاہوں کی مندرجہ ذیل تاثیریں ہوتی ہیں۔

چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طالب اللہ کے وجود میں صدق کی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ جھوٹ اور نفاق طالب کے وجود سے دُور ہو جاتے ہیں۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے طالب اللہ کے وجود میں نفسانی خطرات اور خواہشات بالکل دُور ہو جاتی ہیں۔

اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر کی تاثیر سے طالب اللہ کے وجود میں ادب اور حیا پیدا ہوتے ہیں اور طالب اللہ کے وجود سے بے ادبی اور بے حیائی دور ہو جاتی ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالب اللہ کے وجود میں علم ہدایت اور فقر پیدا ہوتے ہیں اور اس کے وجود سے جہالت اور دنیا وی محبت دُور ہو جاتی ہیں۔ بعد ازاں طالب اللہ تلقین کے لائق ہو جاتا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے بیعت فرماتے ہیں۔ تب اسے "خوف نہ کھاؤ اور حزن نہ کرو" کے لازوال مرشدی مراتب نصیب ہوتے ہیں۔

اے طالب صادق! جان لے کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قسم کی کسوٹی ہے۔ بعض طالب جب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرّف ہوتے ہیں، تو وہ صادق دل اور اہل صفا ہو جاتے ہیں: ترک و توکل کے ساتھ اور نور توحید میں مستغرق ہونے کی وجہ سے اُنکے چھوٹے بڑے تمام مطالب پورے ہو جاتے ہیں۔ وہ مجالس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ ادب اور یقین سے حاضر رہتے ہیں۔ بعض جھوٹے اور کذاب جب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرّف ہوتے ہیں، تو جب اس میں ورد وظائف، نص اور حدیث کا ذکر ہوتا ہے، تو دل میں منافقت ہونے کی وجہ سے اس پر یقین نہیں کرتے۔ اور وہ مقام محمود سے برگشتہ ہو کر مردود او

مردود و مرتد در انکار در آیند۔

این احوالات نیک خصال در وجود تاثیر کند کہ مس وجود اکسیر گردد بہ برکت مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چنانچہ ذوق وشوق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام وجود را در قبض و تصرف خود آورد و در رضای پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آید، کار از ہر نوعی ناشائستہ صبر آید۔ ہر مراتب پنہان و پیدا کشف و آگاہ می شود و میکشاید چون عارف باللہ باین مقام رسد، از برای دعا و بد دعا لب نہ کشاید و شرم آید از برای آنکہ اہل حضور را با التماس چہ کار از دعا یا بد دعا لب از برای اظہار کردن کشف کرامات ہزار بار استغفار کہ اہل حضور را کشاف و آگاہ است کہ بر اسم اللہ ذات نظر و نگاہ است۔ آنکہ اہل حضور را وہم از مقام توحید وحدانیت است۔ چنانچہ در وہم در آید ہمون دم کار مشکل بستہ از وہم بکشاید، مشرو حاً بروی می نماید۔ ہر چہ پیدا و پنہان باشد۔ اہل حضور را چنان خیال ختم است از معرفت الٰہی قرب وصال ہر کاری کہ در آید بخیال بطالب رسد، بلا فرصت فی الحال و اہل حضور را دلیل از دل غرق ذکر نور است۔ دل دلیل از حضور رب جلیل ہر کاری کہ در دلیل در آید، در آندم بکشاید و صاحب باطن عارف باللہ در حضور ہر لحظہ و ساعت بساعت، با استغراق ہم سخن در ذکر مع اللہ مذکور دوام بذوق شوق مسرور۔ در ابتدا، مراتب او مؤمن است "اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ"[1] واقع۔

باید دانست علماء عامل و یا شاگرد علماء عامل ہر شب و یا شب جمعہ و یا در ماہ و یا در سال دیدار پُر انوار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان را می شود۔ بعضی میدانند و بعضی نمی دانند ادب علماء و حافظ قرآن نگہدار و نیز طریق اہل ایمان ہمین است۔ اہل معرفت صاحب قرب استغراق بمشاہدہ نور حضور۔ اولیاء اللہ فقیر کہ کاتب مشق اسم اللہ ذات است، ہمیشہ در

[1] جامع الصغیر سیوطی، ج ۲، ص ۱۸۳

مرتد ہو جاتے ہیں۔ اور انکاری ہو جاتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔

جب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے طالب کے وجود میں یہ نیک خصال احوال تاثیر پیدا کرتے ہیں، تو وجود کا تانبا اکسیر بن جاتا ہے، چنانچہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذوق وشوق طالب کے تمام وجود کو اپنے قبضہ اور تصرف میں لے آتا ہے۔ اس کے تمام کام رضائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہوتے ہیں، ہر قسم کے ناشائستہ کام اس سے چھوٹ جاتے ہیں۔ تمام ظاہری اور پوشیدہ مراتب سے وہ آگاہ ہو جاتا ہے اور اس پر تمام ظاہری و پوشیدہ مراتب منکشف ہوتے ہیں، جب عارف باللہ اس مرتبہ پر پہنچتا ہے، تو پھر اچھی اور بُری دعا کے لیے لب کشائی نہیں کرتا، کیونکہ ایسا کرنے سے اسے شرم آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل حضور کو اس قسم کی دعا اور بد دعا کے لیے التماس کرنے سے کیا واسطہ؟ اس لیے کہ یہ لوگ تو کشف و کرامات کے اظہار سے ہزار ہا بار توبہ استغفار کرتے ہیں۔ ان کی نگاہ ہمیشہ اسم اللہ ذات پر ہوتی ہے۔ اہل حضور کو (ہر وقت) مقام توحید و وحدانیت کا خیال رہتا ہے، چنانچہ صرف خیال کرتے ہیں اور اسی وقت مشکل کام حل ہو جاتا ہے اور صاف صاف دکھلائی دیتا ہے۔ خواہ وہ ظاہر ہوا اور خواہ چھپا ہوا۔ اہل حضور کو اللہ تعالیٰ کی معرفت، قرب اور وصال کے سبب یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ جو کام بھی طالب کے خیال میں آجائے، وہ اسی وقت پورا ہو جاتا ہے۔ اہل حضور کی علامت یہ ہے کہ ان کا دل نور ذکر میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ اور دل رب جلیل کے حضور میں رہتا ہے۔ جس کام کی دلیل کرتے ہیں، وہ فی الفور ہو جاتا ہے۔ اور صاحب باطن عارف باللہ ہر لحظہ، ہر گھڑی حضور میں مستغرق رہتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ڈوبا رہتا ہے اور اسی سے ہر وقت ذکر میں ہمکلام رہتا ہے۔ ہمیشہ ذوق شوق میں خوش و خرم رہتا ہے۔ اس کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے کہ وہ مؤمن ہوتا ہے اور "مؤمن مؤمن کا آئینہ ہوتا ہے"۔

(اے طالب حقیقی!) جاننا چاہیے کہ علماء باعمل یا ان کے شاگرد ہر رات یا جمعہ کی رات یا مہینہ میں کسی رات اور یا سال میں ایک مرتبہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پُر انوار سے مشرف ہوتے ہیں، بعض اس بات کو جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ علماء اور حافظ قرآن کا ادب کیا کرو۔ نیز اہل ایمان کا طریقہ یہی ہے کہ وہ علماء اور حفاظ قرآن کا احترام کرتے ہیں، صاحب قرب، اہل معرفت مشاہدۂ نورِ حضور میں مستغرق رہتے ہیں۔ جو اولیاء اللہ

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف۔

شرح مجلس خاص الخاص

مجلس خاص الخاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہفت نشان است۔

اول: خوشبو معطر بہ از مشک وجود مبارک علیہ السلام لبتر اسرار خدا کہ پیغمبر صاحب در وجود نفس امارہ نداشت و در وجود مبارک طمع و حرص و ہوا و دوام غرق فنا فی اللہ باخدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از آب منی پیدا نشد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی آمنہؓ را وحی جبرائیل علیہ السلام میوہ از شجرۃ النور است از سر تا قدم وجود مبارک را خوشبوی ظہور است۔

دوم: در ظاہر و باطن دل غنی گردد۔

سیوم: ہر سخن کہ گوید بموافق نص و حدیث گوید۔

چہارم: لباس شریعت بپوشد۔

پنجم: سنت والجماعت لازم داند۔

ششم: نافع المسلمین باشد و در سخاوت بی نظیر باشد۔

ہفتم: ظاہر ہم سخن با مردم باشد و در باطن غرق فنا فی اللہ۔

نظم

باھوؒ! ہر کرا از دل کشاید چشم نور
شد حضوری مصطفیٰؐ دور از غرور
شد حضوری دید روی مصطفیٰؐ
شد حضوری غرق فی اللہ باخدا

فقیر اسم اللہ ذات کی مشق کرتے ہیں، وہ ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف رہتے ہیں۔

خاص الخاص مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرح

خاص الخاص مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سات علامات ہیں۔

اول: یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ستر اسرار خدا ہیں، کے وجود مبارک سے کستوری سے بھی بہتر معطر خوشبو آتی ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک میں نفس امارہ بالکل نہیں تھا۔ اس واسطے طمع، لالچ اور حرص و ہوا مطلق نہ تھے اور ہمیشہ فنا فی اللہ میں مستغرق تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منی کے قطرے سے پیدا نہیں ہوئے (بلکہ آپ کی پیدائش بے مثل اور بے مثال ہے) وحی جبرائیل علیہ السلام نے درخت نور کا ایک پھل حضرت بی بی آمنہؓ کو لاکر دیا تھا۔ اس کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام وجود میں خوشبو ظاہر ہوئی۔

دوم: ظاہر و باطن میں دل غنی ہو جاتا ہے۔

سیوم: ہر ایک بات جو کہی جاتی ہے، نص و حدیث کے مطابق کرتا ہے۔

چہارم: شریعت کا لباس پہنتا ہے۔

پنجم: سنت وجماعت کو لازم گردانتا ہے۔

ششم: مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور سخاوت میں بے نظیر ہوتا ہے۔

ہفتم: بظاہر لوگوں سے ہمکلام ہوتا ہے، لیکن باطن میں فنا فی اللہ میں مستغرق رہتا ہے۔

نظم

اے باھوؒ! جسکی دلی آنکھ نور حضور سے منور ہو جاتی ہے، اُسے حضوری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے۔ اور اس میں غرور نہیں رہتا۔

وہ حضوری ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روئے مبارک دیکھتا ہے۔ اور حضوری ہو کر فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

عرش و کرسی در دل لوح و قلم
ہر کہ دل را یافت آن را نیست غم
فکر را تو اندرون دل گمار
ہر مطالب دین و دنیا بدست آر
ذکر دل را نیک تمکین میکند
انتشار قلب را تسکین دھد
شو مراتب با تفکر جانِ من
تا شوی حاضر بدرگاہ ذوالمنن

آنچہ فوائد از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل شود، بیان آن را نتوان گفت کہ رکن اعظم واصل قوام در مراتب ارشاد و تلقین است۔

عرش و کرسی، لوح اور قلم سب کچھ دل میں ہے جس کسی نے دل کو پا لیا، اس کو کوئی غم نہیں ہے۔

جب تُو دل کے اندر غور و فکر کرے گا، تو دینی و دنیاوی ہر ایک مطلب اس میں سے حاصل کرے گا۔

ذکر دل کو اچھی طرح زیب و زینت دیتا ہے۔ اور دل کے منتشر ہونے کو تسکین دیتا ہے۔
اے میری جان! تفکر سے مراتب حاصل ہوتے ہیں، اسی سے تُو بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو سکے گا۔

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں، ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ سب سے بڑا رکن اور اصلی قوام مراتب میں ارشاد اور تلقین ہے۔

باب ہفتم

در بیان دعوت خواندن بر قبور

شرح دعوت آنست و آن دعوت کدام است کہ در عمل آور دن مطالب ہر دو جہان است۔ و آن دعوت کدام است کہ لشکر ہزاران ہزار دشمن دار حرب کافر قطاع الطریق بخواندن دعوت قرآن شریف در حیرت و عبرت در آیند و دست بستہ حاضر شوند۔ و دین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبول کنند۔ و آن دعوت کدام است کہ بخواندن قرآن ہر کہ علم دعوت بدرجہ تصور تصرف بر زبان و روح بخواند، جملہ مجموعہ روحانی انبیاء و اولیاء اللہ اہل ایمان گرد بگرد او حلقہ بستہ از برای رفاہیت آمدہ او علم دعوت بخواند۔ این چنین دعوت در یکدم و بر یکقدم ملک سلیمانی از مشرق تا مغرب در قبض خود آوردہ باشد این را مستجاب الدعوات گویند۔ ہر کہ علم دعوت بر زبان نور اسم اللہ میخواند، بیشک روح مبارک مقدس، معظم و مکرم بجمیع اصحاب کبار صفہا گرد بگرد خوانندہ حلقہ بستہ علم دعوت از آیات قرآن از برای امداد در رفاہیت و رفاقت می خوانند۔ این چنین دعوت اگر یکبار در عمر خود بخواند کافی باشد۔

شرح دعوت آنست و آن دعوت کدام است کہ در عمل آور دن مطالب ہر دو جہان است۔ و آن دعوت کدام است کہ لشکر ہزاران ہزار دشمن دار حرب کافر کہ بخواندن قرآن شریف و اسم اللہ ذات اعداء و دشمن کور چشم و نابینا گردند و صلح کنند حضور بیایند و نابینا چشم روشن گردند و آن دعوت کدام است کہ بخواندن قرآن شریف جملہ اعداء و

باب ہفتم

قبروں پر دعوت پڑھنے کے بیان میں

شرح دعوت

وہ دعوت کونسی ہے، جس سے دونوں جہانوں کے مطالب حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ قرآن شریف کی دعوت کونسی ہے، جس کے پڑھنے سے کافروں، راہزنوں اور دار حرب کا لاکھوں کی تعداد میں دشمن کا لشکر حیران اور عبرت میں آ جاتا ہے۔ اور ہاتھ جوڑ کر حاضر ہو جاتا ہے۔ اور دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبول کرتا ہے۔ اور وہ کونسی دعوت ہے کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے ہر وہ شخص جو تصور اور تصرف کے ساتھ زبان و روح پر علم دعوت پڑھتا ہے، انبیاء اور اولیاء کی تمام روحیں اس کے گرداگرد حلقہ باندھ کر اس کی بہبودی کے لیے آمادہ ہوتی ہیں، اس قسم کی دعوت سے تمام سلیمانی ملک مشرق سے مغرب تک فی الفور اور ایک قدم پر طالب کے قبضہ میں آ سکتا ہے۔ ایسے شخص کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں۔ جو شخص زبان نور سے اسم اللہ ذات کی دعوت پڑھتا ہے، بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مبارک، مقدس، معظم و مکرم روح معہ صحابہ کبار کی روحوں کے پڑھنے والے کے گرداگرد حلقہ باندھ کر آیات قرآنی سے علم دعوت اس کی رفاقت، امداد اور بہتری کے لیے پڑھتے ہیں۔ ایسی دعوت وہ اگر اپنی عمر میں ایک بار پڑھتا ہے، تو کافی ہے۔

شرح دعوت

وہ کونسی دعوت ہے، جس کو عمل میں لانے سے دونوں جہانوں کے مطالب حاصل ہو سکتے ہیں اور وہ دعوت کونسی ہے کہ قرآن شریف اور اسم اللہ ذات کے پڑھنے سے کافر دشمنوں کے ہزار ہا لشکری اندھے اور نابینا ہو جاتے ہیں۔ اور صلح کر کے حاضر خدمت ہو کر نابینا سے بینا ہو جاتے ہیں، اور وہ کونسی دعوت ہے کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے دین کے تمام دشمن دیوانے اور پاگل ہو جاتے ہیں۔ تمام لشکر خود سے بے خود ہو جاتا ہے، نہ اسے ہتھیار یاد رہتے

دشمن دین دیوانہ مجنون، تمام لشکر از خود بیخود گردند، نہ سلاح یاد ماند و نہ خانہ و نہ زبان کشانند وحیران وپریشان وخراب حال تا آنکہ روی آن بزرگ نہ بینند۔ جمعیت وہشیاری حاصل نکند و آن دعوت کدام است کہ بخواندن قرآن مجید جن و انس و فرشتہ و مؤکل در قید و قبض در آیند و آن دعوت کدام است کہ بخواندن قرآن مجید گنج خزائن اللہ غیب الغیب از زمین بر آوردہ تصرف کنند از مشرق تا مغرب تمام عالم وہفت اقلیم بادشاہان را در قید قبض وحلقہ بگوش غلام طالب ومرید تابع گردند و آن دعوت کدام است کہ در واسم اعظم بخواند وبر کلوخ وبر سنگریزہ دم کند طلا ونقرہ وسیم وزر گردد۔ باید کہ اگر کسی خواہند کہ علم دعوت در عمل در آرد وورد وظائف روان گردد وفرشتہ ومؤکل در حکم وفرمانبردار وکلام اللہ در وجود گشتہ نشود، بجز کامل دعوت در عمل نیاید، بجز حکم صاحب قبور اہل حضور کامل وعامل ناقصان را از خواندن دعوت دوام رجعت ورنج وکاملان را از خواندن دعوت حضوری محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعیت وگنج وصاحب دعوت کامل را چہ حاجت زکواۃ ونصاب وقفل ودور مدور وبذل وختم شناختن وقت خواندن وجای مقیم ورجعت وعدد، حساب، نیک وبد وترک کردن خوردن حیوانات جمالی وجلالی۔ این ہمہ بسیار وسوسہ و خطرات ناقصان را پیدا می شود۔ از برای آنکہ ابتداء وانتہا ترتیب دعوت نمیدانند ونام باری تعالیٰ حسبۃ اللہ نمی آرند۔

بدانکہ دعوت کل وجز ودعوت ذکر ودعوت فکر ودعوت منتہی تعلق دارد باین آیاۃ کریمہ باسم اعظم متصل خواند: فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ[1] ہر کہ جانب اللہ تعالیٰ بیاید، ہر کاری را خدای تعالیٰ جاری وروان گرداند کہ توجہ ووہم، خیال او از وصال است بہ برکت این دو آیت :-

قولہ تعالیٰ :-

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ[2]

[1] سورہ الذّٰریٰت ۵۱ : ۵۰ [2] سورہ البقرہ ۲ : ۲۵۷

ہیں اور نہ گھر بار اور نہ منہ سے بول سکتے ہیں۔ حیران وپریشان اور خستہ حال ہو جاتے ہیں جب تک دعوت خواں کا چہرہ نہیں دیکھ لیتے، انہیں تسلی اور ہوشیاری حاصل نہیں ہوتی۔ اور وہ دعوت کونسی ہے کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے جن و انسان اور فرشتے اور مؤکل قبضے اور تصرف میں آجاتے ہیں۔ اور وہ دعوت کونسی ہے کہ قرآن شریف کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانے زمین سے نکال کر ان پر قبضہ ہو سکتا ہے۔ مشرق سے مغرب تک تمام جہان اور ساتوں راجدھانیوں کے بادشاہ حلقہ بگوش غلام، طالب ومرید اور تابع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ دعوت کونسی ہے کہ اس میں اسم اعظم پڑھ کر کسی پتھر کے ٹکڑے یا مٹی کے ڈھیلے پر دم کریں، تو سونا چاندی بن جائیں۔ اگر کوئی چاہے کہ علم دعوت عمل میں آئے اور ورد وظائف رواں ہوں اور فرشتے اور مؤکل محکوم اور فرمانبردار ہو جائیں اور کلام اللہ وجود میں سرایت کر جائے۔ سوائے کامل کے دعوت عمل میں نہیں آسکتی۔ جب تک صاحب قبور اہل حضور کامل عامل کا حکم نہ ہو، ناقص لوگوں کے دعوت پڑھنے سے ہمیشہ رجعت اور رنج ہوگا۔ اور کامل لوگوں کے دعوت پڑھنے سے حضوری محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعیت اور خزانہ نصیب ہوتا ہے۔ اور جو صاحب دعوت کامل ہے، اسے زکواۃ، نصاب، قفل، دور مدور، بذل، ختم، وقت پہچاننے، جگہ مقرر کرنے، رجعت، عدد، حساب، نیک و بد اور حیوانات جمالی وجلالی کے کھانے کو ترک کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تمام کثیر وسوسے اور خطرات ناقصوں کے لیے ہیں۔ اس واسطے کہ انہیں دعوت کی ابتدائی وانتہائی ترتیب یاد نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا نام خدا کی خاطر نہیں پڑھتے۔

اے طالب صادق! جان لے کہ دعوت کل وجز، دعوت ذکر، دعوت فکر اور دعوت منتہی کا تعلق اس آیت کریمہ جو اسم اعظم سے متصل ہے سے ہے۔

"اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو۔"

جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام کو جاری وروان کر دیتا ہے۔ ان دو آیتوں کی برکت سے توجہ، وہم اور اس کا خیال وصال ہی وصال ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :-

"اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے۔ انہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔"

پس مقام ازل، مقام ابد، مقام دنیا اور مقام آخرت، یہ چاروں مقام تاریکی کے ہیں۔

پس مقام ازل ومقام ابد ومقام دنیا ومقام عقبیٰ، این ہر چہار مقام ظلمت اند اگرچہ درظلمت آب حیات است۔ عاقبت ممات است بجز معرفت اللہ ذات وعارف آنست کہ ازلذت این ظلمات بیرون آید۔ بعدازان معرفت اِلاَّ اللہ حاصل می شود غرق وحدانیت ذات اینست۔ مراتب خاصان رسیدن بروشن نورمعرفت مولیٰ حضور۔ بندہ را این ہیچ بہتر نباشد کہ روی خود را بسوی اللہ آرد۔ کار دینی و دنیوی خویش با اللہ تعالیٰ اسپارد۔

اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ[1] ط

عارف باللہ را درمعرفت الٰہی مراتب ہفت است:۔

اوّل: مراتب نفی لَآ اِلٰہَ۔

دوم: مراتب اثبات اِلاَّ اللہ۔

سیوم: مراتب خواندن بالتصدیق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

چہارم: خواندن آیاۃ قرآن۔

پنجم: خواندن ورد وظائف ودعای سیفی۔

ششم: خواندن اسم اللہ اعظم معظم ومکرم باری تعالیٰ اسمارالحسنیٰ۔

ہفتم: غرق شدن در وحدانیت اسم اللہ ذات۔

این ہفت گنج است واز ہریک گنج ہفتاد گنج میکشاید۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ یقین بر غیرآوردن ماسوای اللہ کافرگردد۔ ہرکہ باین انتہا درسد عارف باللہ کامل عامل شود، چنانچہ ازنظر کامل حرف زبان اوسیف اللہ۔ کامل ہنوز از برای ہرکاری کہ دولب خود رانہ جنباند، ازاللہ تعالیٰ ہرمطلب راآنچہ خواہد دریابد۔

حدیث

لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ[2] ط

---

[1] سورۃ المؤمن ۴۰ : ۴۴ [2] الحدیث۔

خواہ تاریکی میں آب حیات ہے، لیکن آخر مرنا ہے، سوائے معرفت اللہ ذات کے۔ اور عارف وہ ہے جو ان تاریکیوں کی لذات کو ترک کردے۔ اس کے بعد ہی معرفت اِلاَّ اللّٰہ حاصل ہوتی ہے۔ ذات وحدت میں غرق ہونا اسی کا نام ہے۔ یہ مراتب خاص لوگوں کے ہیں، جو مولیٰ حضو کی روشن نور معرفت کو پائے ہوتے ہیں۔ انسان کے لیے اس سے بہتر اور کوئی بات نہیں کہ اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کردے۔ اور اپنے دینی اور دنیوی امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے۔

"میں اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی نگہداشت کرتا ہے۔"

جس عارف باللہ کو معرفت الٰہی حاصل ہو، اس کے سات مراتب ہیں۔

اوّل: لَآ اِلٰہَ کی نفی۔

دوسرا: اِلاَّ اللّٰہ کا اثبات۔

تیسرا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بالتصدیق پڑھنا۔

چوتھا: قرآنی آیات کا پڑھنا۔

پانچواں: ورد وظائف اور دعائے سیفی کا پڑھنا۔

چھٹا: اسم اللہ اعظم معظم ومکرم باری تعالیٰ اسماء الحسنیٰ کا پڑھنا۔

ساتواں: اسم اللہ ذات کی وحدانیت میں غرق ہونا۔

یہ سات خزانے ہیں اور ہر ایک خزانے سے ستر ستر خزانے کھلتے ہیں۔ "ہم نے مان لیا اور تصدیق کی۔" اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور پر یقین کرنا کفر ہے۔ جو شخص اس انتہا پر پہنچتا ہے، وہ کامل عامل عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کامل کی نگاہ سے اس کی زبان بمنزلہ تلوار ہو جاتی ہے۔ کامل کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ ابھی کسی کام کے لیے اپنے دونوں لب ہلانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہر مطلب جو وہ چاہتا ہے، پورا کر دیتا ہے۔

حدیث

"فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہوتی ہے۔"

عارف کی زبان ہرگز سیف نہیں ہوتی، تاوقتیکہ کہ صاحب دعوت اولیاء اللہ کی قبر کا ہمنشین ہو کر دعائے سیفی نہ پڑھے اور دعوت پڑھنے کی ترتیب نہ جانتا ہو۔

Scanned by CamScanner

زبان عارف ہرگز سیف نگردد، تاآنکہ صاحب دعوت دعای سیفی ہم نشین قبر اولیاء اللہ نخواند وترتیب دعوت خواندن نہ داند۔

ابیات

شہسوار قبر کامل شد فقیر	شہسوار قبر عالم ملک گیر
ہریکی راقوت بود اہل القبور	صاحب دعوت چنین باشد حضور
ہرکہ واقف می شود دعوت قبر	ہرحقیقت یافتہ زیر و زبر

دعوت تیغ برہنہ ملک دعوت گیرد وقتل موذی راکند فی اللہ فقیر شخصی کہ برقبر سوار شود، وقرآن بخواند، ازبرکت قرآن کلام اللہ صاحب قبر روحانی رامراتب زیادہ گردد، شخصی کہ برقبر اولیاء اللہ قرآن مجید بخواند، عمل اُو روان گردد مثل دریا، تاروزقیامت بازنماند۔ امّا برای سہ کار بخواند:۔

یکی، برای روان شدن مہم بادشاہ اسلام کہ جنگ با دار حرب داشتہ باشد۔

دویم، برای نفع دادن مسلمانان خاص وعام۔

سیوم، برای دفع کردن اہل بدعت وملحدان بیدین۔

اگر ازبرای سہ کار اسلام خواندن دعوت کند، باید کہ شب تنہا نزدیک قبر برود وقبر نیز باعظمت تمام وپُردہشت باشد، چنانچہ قبر مثل غوث وقطب وشہداء واولیاء، امّا خوانندہ برخود حصار کند۔ اوّل گرد قبر بانگ بخواند از اللہ اکبر، اللہ اکبر تا لا الٰہ الّا اللہ کہ معروف است. بمجرد خواندن بانگ بگرد قبر روحانی درقید آیند وحاضر شوند وآواز می دہند ازراہ وہم وخیال دل واگر خوانندہ بسیار غالب است، برقبر پازند ویا بدست اشارت کند، بگوید قُم باذن اللہ و در ذکر درآید واز خود بیخود شود وبیہوش گردد واگر بگرد قبر بانگ بخواند وبگفتن قُم باذن اللہ روحانی حاضر نشود وجواب باصواب ندہد ودرقید نہ درآید، معلوم شد کہ روحانی

ابیات

کامل کی قبر کا شہسوار فقیر کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ (اور) عالم کی قبر کا شہسوار ملک فتح کرتا ہے۔

اہل قبور میں سے ہر ایک کو (خاص) قوت حاصل ہوتی ہے۔ ایسا صاحبِ دعوت حضوری ہوتا ہے۔

جو شخص قبر پر دعوت پڑھنا جانتا ہے۔ وہ نیچے اوپر کی ہر حقیقت سے واقف ہوتا ہے۔

تیغ برہنہ کی دعوت والا ملک کو اپنے قبضے میں کرلیتا ہے۔ اور فقیر فی اللہ موذی نفس کو قتل کرتا ہے۔ کوئی شخص جو قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھے، تو کلام اللہ شریف کی برکت سے صاحب قبر روحانی کے مراتب زیادہ ہوجاتے ہیں۔ جو شخص اولیاء اللہ کی قبروں پر قرآن مجید پڑھتا ہے، اس کا عمل دریا کی طرح رواں ہوجاتا ہے۔ اور روزِ قیامت تک نہیں رکتا، لیکن چاہیئے یہ کہ وہ حسب ذیل تین کاموں کے لیے پڑھے۔

اوّل: بادشاہ اسلام کی مہم رواں ہونے کے لیے، جو دار الحرب والوں سے جنگ کررہا ہو۔

دوم: خاص وعام مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے۔

سوم: ملحدان بیدین اور اہلِ بدعت کو دفع کرنے کے لیے۔

اگر وہ ان تینوں اسلامی کاموں کے لیے دعوت پڑھنا چاہے، تو اس کو چاہیے کہ وہ رات کے وقت تنہا کسی قبر کے پاس جائے، لیکن وہ قبر پوری طرح باعظمت ہو، اور پُردہشت ہو۔ مثلاً کسی غوث، قطب، شہید یا ولی کی قبر ہو، لیکن پڑھنے والا پہلے اپنے گرد حصار کرے۔ یعنی گول لکیر کھینچ لے۔ اوّل وہ قبر کے گرد پوری اذان کہے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر سے لے کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تک جو کہ معروف ہے۔ قبر کے گرد اذان کہتے ہی روحانی قید میں آجائیں گے اور حاضر ہوجائیں گے اور دل میں وہم وخیال کے طریق سے آواز دیں گے۔ اور اگر پڑھنے والا بہت غالب ہے، تو قبر کو ٹھکرا کر یا ہاتھ سے اشارہ کرکے کہے گا: "اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ"، یہ کہہ کر جب ذکر کرنے لگے گا، تو وہ خود سے بیخود ہوجائے گا اور بیہوش ہوجائے گا۔ اور اگر قبر کے گرد اذان کہنے اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ) کہنے پر قبر والے کی روحانیت

صاحب قبر غالب است۔ ویا از برای آن روحانی حاضر نشود کہ آن را دولت ونعمت بخواندن کلام اللہ نصیب شود۔ ازین سبب بخواندن از کار روحانی اہمال کند۔

پس صاحب دعوت واہل خوانده راببایدکہ روحانی در قید در آرد و عاجز کند جانب پای قبر بخواند وگاہی بر قبر سوار شود و قرآن مجید بخواند۔ ازین ہر دو عمل سخت تر نباشد روحانی ہمان دم پیش قرآن مجید عاجز آرد وشفیع آرد۔ این چنین خوانندۂ قرآن در بحر قرآن غوطہ خورد۔ ہر چہار فرشتہ حاملان عرش مقرب چنانچہ جبرائیلؑ وعزرائیلؑ ومیکائیلؑ واسرافیلؑ می خواہند کہ زمین را بر پشت اندازند۔ ہر یک روحانی مقدس ہمہ در یچہ در آیند ودست دعا میکشایند و میگویند کہ ای خداوندا! این چنین خوانندہ را دعوت دعا قبول گردان وکار خوانندہ زود روان کُن کہ از قید خوانندہ خلاص شوم وازین دعوت ہیچ سخت تر نباشد۔

و دیگر دعوت از بہر قرآن خواندن

برکنارۂ دریا و قبر اولیاء بشروع دعوت اول زمین در جنبش در آید، چنانچہ مشرق تا مغرب حضرت مدینہ زلزلہ خورد۔ بعد ازان صد مؤکل فرشتہ ہر یک مہر سرخ پیش نہند واز غایب شوند و روز دوم بدین طریق لکھ فرشتہ مہر سرخ پیش نہادہ، غائب شوند۔ روز سیوم کروڑ فرشتہ ہر یک مہر سرخ آوردہ پیش نہادہ آواز دادہ غائب شوند۔ بعد ازان فرشتہ بیشمار از حد زیادہ کار برای اختیار اوست۔ این است آزمائش علم دعوت لایحتاج۔ علم دعوت بہ از کیمیا اکسیر است۔ درین دعوت سورۂ مزمّل باید خواند، تا کامل مکمّل شود۔ علم دعوت بہ از علم کیمیا اکسیر دانند وعلم تکسیر حاصل شود۔

شرح دعوت

اگر کسی خواہد کہ کفار را مسلمان کند و یا رافضی وخارجی کہ اُو را بیخ برآوردہ از وطن بدر

حاضر نہ ہو، اور جواب باصواب نہ دے اور قید میں نہ آئے، تو سمجھ لو کہ قبر کی روحانیت غالب ہے۔ یا اسواسطے حاضر نہیں ہوتی کہ وہ قرآن شریف کے پڑھنے سے دولت ونعمت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس واسطے اس کے روحانی کام میں سستی کرتا ہے۔

پس صاحب دعوت اور دعوت پڑھنے والے کو چاہیئے کہ روحانی کو قید میں لاکر عاجز کرے۔ اس مطلب کے لیے اُسے چاہیئے کہ قبر کی پائنتی کی طرف یا قبر پر سوار ہو کر قرآن مجید پڑھے۔ ان دونوں عملوں سے بڑھ کر اور کوئی سخت عمل نہیں ہے۔ روحانی فی الفور قرآن مجید کے سامنے عاجز ہو جائے گا۔ اور حاضر ہوگا۔ جب اس طرح قرآن شریف پڑھنے والا قرآن مجید کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے، تو عرش کے اٹھانے والے چاروں مقرب فرشتے یعنی جبرائیلؑ، عزرائیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ چاہیں گے کہ زمین کا تختہ الٹ دیں۔ تمام روحانی مقدس دریچہ میں آئیں گے اور دعا کے لیے ہاتھ پھیلائیں گے اور کہیں گے کہ اے پروردگار! اس قسم کی دعوت پڑھنے والے کی دعا قبول فرما اور پڑھنے والے کے مقصد کو جلد پورا کر، تاکہ پڑھنے والے کی قید سے ہم رہائی پائیں۔ اس دعوت سے بڑھ کر اور کوئی دعوت سخت تر نہیں۔

دوسرا طریقہ قرآنی دعوت پڑھنے کا یہ ہے

کہ دریا کے کنارے یا اولیاء اللہ کی قبر پر پڑھیں۔ دعوت کے شروع ہی میں اوّل زمین اس طرح ہلے گی، گویا مشرق سے مغرب تک شہر مدینہ تک زلزلہ آئے گا۔ بعد ازاں سو مؤکل فرشتے آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک ایک اشرفی پڑھنے والے کے سامنے رکھ کر اس سے غائب ہو جائے گا۔ اور دوسرے دن اسی طریق سے ایک لاکھ فرشتوں میں سے ہر ایک ایک اشرفی اسکے سامنے رکھ کر غائب ہو جائیگا تیسرے روز ایک کروڑ فرشتے آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک ایک مہر سرخ رکھ کر آواز دے کر غائب ہو جائے گا۔ بعد ازاں لاتعداد بیشمار فرشتے اس کی مقصد برآری کے لیے آئیں گے۔ یہ علم دعوت لایحتاج کی آزمائش ہے۔ علم دعوت کیمیا اور اکسیر سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس دعوت میں سورۂ مزمّل پڑھنی چاہیے، تاکہ کامل اور مکمل ہو جائے۔ علم دعوت کو لوگ علم کیمیا سے بھی اکسیر جانتے ہیں۔ اور علم دعوت سے علم اکسیر حاصل ہوتا ہے۔

شرح دعوت

اگر کوئی شخص چاہے کہ کافروں کو مسلمان کرے اور یا رافضی اور خارجی کو جڑ سے اکھیڑ کر وطن

کند. واگر اعداء دینی باشد، جان او در یکدم قبض کند یا بیمار شود و باز نہ استد. اگر خواہد از مشرق تا مغرب ہدایت تلقین نصیب کند و حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہرہ بخشد. اگر خواہد طالب او شد و صاحب فضیلت در حکم او در آید. کونین زیر و زبر اہل معرفت مُردہ را زندہ کند بیک دم بدم عیسیٰ علیہ السلام صفت. این راہ تصور توفیق بدم تصرف باطن تحقیق زان ازین اسماء است. اسماء اینست: اللہ جل شانہ، مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

آن وقت باسم گیرد و تصور ارواح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با اصحاب کبار مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شود و صورت شیخ باسم گیرد و تصور جبرائیل علیہ السلام حاضر شود و الہام دھد. باسم گیرد فقر سلطان الفقر حاصل شود باسم گیرد تصور جبرائیل حاضر شود و الہام دھد باسم گیرد تصور میکائیل حاضر شود و باران رحمت ببارد. باسم گیرد تصور اسرافیل علیہ السلام حاضر شود بیک دم وحدت غضب کند از دم اسرافیل فنا گردد تا قیامت ویران شود و باز آباد نشود. باسم گیرد تصور عزرائیل علیہ السلام حاضر شود و الہام دھد و عدو را در یکدم جان قبض کند و آن دم بمیرد یا بیمار شود باز نہ استد.

بدانکہ اساس پاکی وجود در حیات و ممات آنست، باید کہ اسم اللہ ذات تفکر باطنی بر دل نویسد، چون بسیار نوشتن مرقوم اسم اللہ دل را حاصل شود، مقام حی یا قیوم. بعد ازان اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب اللہ را باہر یک مقام جمعیت رساند. کامل از طریق تحقیق و مرشد خام ناقص از اہل زندیق خلاف سخن ولاف زن. اللہ بس ماسوی اللہ ہوس.

از پیغمبر علیہ السلام روحانی را حکم شود بر دبا او رفیق شدہ و کار بستہ رسانیدہ، ہمون فرمان آنچہ مطلب باشد با مقصود رسد.

حدیث

"اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ"

سے نکال دے۔ اور اگر دینی دشمن ہو تو، اس کی جان فی الفور قبض کرے۔ یا ایسا بیمار کر دے کہ پھر تندرست نہ ہو سکے۔ اگر مشرق سے مغرب تک تلقین و ہدایت کرنا چاہے، یا مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے بہرہ ور ہو وے یا بادشاہ اور حاکم اُسکے محکوم اور فرمانبردار ہوں یا دونوں جہان زیر و زبر ہو جائیں۔ یا اہل معرفت مُردہ کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرح فوراً زندہ کرے، تو اسے لازم ہے کہ وہ اسم اللہ اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرے۔ جب یہ تصور اور تصرف سے رواں ہو جائیں گے، تو مذکورہ بالا مطالب بھی بآسانی حاصل ہو جائیں گے۔

جب طالب صادق اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرتا ہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما ہوتے ہیں۔ جب شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے، تو وہ آکر امداد کرتی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نام کا تصور کرتا ہے، تو وہ آکر خبر دیتے ہیں۔ جب اسم فقر کا تصور کرتا ہے، تو سلطان الفقر فوراً آموجود ہوتا ہے۔ جب حضرت میکائیل علیہ السلام کے نام کا تصور کرتا ہے، تو باران رحمت ہوتی ہے۔ جب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے نام کا تصور کرتا ہے، تو وہ فوراً آکر سخت ناراض ہو کر کرنا پھونکتے ہیں، جس کی آواز سے ایسا فنا ہوتا ہے کہ قیامت تک ویران رہتا ہے اور آباد نہیں ہوتا۔ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام کے نام کا تصور کرتا ہے، تو وہ فوراً آکر آواز دیتے ہیں اور فی الفور دشمن کی جان کو قبض کر لیتے ہیں۔ اور اس وقت وہ دشمن یا تو مر جاتا ہے یا پھر ایسا بیمار ہو جاتا ہے کہ پھر تندرست ہی نہیں ہوتا۔

(اے طالب حقیقی!) جان لے کہ زندگی اور موت میں وجود کی پاکیزگی کی بنیاد یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کو باطنی تفکر سے دل پر لکھے جب یہ اسم اللہ دل پر بکثرت لکھا جائے گا، تو دل کو مقام حیّ و قیوم حاصل ہو جائے گا۔ بعد ازاں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح لکھے، تو اس سے طالب اللہ کو جمعیت کا ہر ایک مقام حاصل ہو گا۔ (صرف) کامل کو طریق تحقیق سے یہ بات نصیب ہوتی ہے۔ ناقص اور خام مرشد تو بیدین، وعدہ خلاف اور لاف زن ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

جناب پیغمبر علیہ السلام سے روحانی کو حکم ہوتا ہے کہ جاؤ دعوت پڑھنے والے کی مدد کرو۔ چنانچہ اسی وقت حسب فرمان پیچیدہ کام حل ہو جاتا ہے اور مطلب اپنے مقصود کو پہنچتا ہے۔

حدیث

"جب تم کسی کام میں حیران رہ جاؤ، تو قبروں والوں سے مدد مانگو۔"

Scanned by CamScanner

واقع است۔ ہر مشکل آسان شود و در ممات دعوت عاجز نماند۔ یک شب بہ ہم نشین قبر اولیاء اللہ قرآن مجید خواندن بہتر است از چہل چلّہ ریاضت۔

اگر کسی دولت و نعمت و عظمت خواہد و بزرگی و خزائن اللہ دینی و دنیوی بی محنت و بی رنج گنج بدست آید و نفس امّارہ در قید و شیطان ملعون دفع گردد۔ و تمام عالم در حکم او باشد و کل و جزو مخلوقات مسخر شوند۔ و اسم اعظم از قرآن شریف دریابد۔ و علم تکسیر و علم تاثیر و علم روشن ضمیر و علم کیمیا بی نظیر و مؤکلان مشروحاً آواز دہند و با الہام تعلیم با ترتیب کنند و علم نقش اللہ از برای کار ہر طریق نوشتہ بدست دہد و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف حضور علم بیشک شود و اصحاب کبارؓ سرفراز فرمایند۔ طالب را می باید کہ اول وجود خود پاک سازد۔ از غیر ما سوی اللہ و حوصلہ وسیع و پختہ دارد کہ سرّ اسرار راز بہ ہیچ کس نگفتہ باشد۔ از حضور مرشد نماید۔ و آنچہ گنج خزائن اللہ سیم و زر زیر زمین پنہان است، ہر یک واضح و روشن گردد۔ خزائن اللہ باحکم اللہ تعالیٰ در تصرف او باشد۔ ہر کہ باین مراتب فقر رسد، لایحتاج شود۔ اگر ظاہر با سوال و در باطن صاحب معرفت و با وصال، لائق دعوت خواندن۔

ہم نشین قبر اولیاء آنست کہ اوّل وجود را پاک کند۔ بدانکہ اساس پاکی وجود در حیات و ممات آنست کہ اسم اللہ دل را حاصل شود مقام حیّ قیّوم مشروحاً با آواز بلند میسر آید یا حیّ یا قیّوم۔ بعد ازان اسم اللہ و اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر دل نویسد۔ بعد ازان لائق خواندن دعوت قبور شود۔ چون بدین طریق دعوت انتہا و ہم شود توجہ و ہم فقر تمام عالم گیرد۔ ازان کہ چون صاحب دعوت را ختم شود، چہار لشکر باطنی گرداگرد بجہت محافظت و نگہبانی او باشند۔ اگرچہ بچشم ظاہر او ایشان را نمی بیند۔ این حکم لشکر باطنی است۔

اوّل: آنکہ بمد نظر اللہ منظور۔

وارد ہے (ایسا کرنے سے)، ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اور بحالت موت بھی دعوت پڑھنے سے عاجز نہیں رہتا۔ کسی ولی اللہ کی قبر پر ایک رات قرآن شریف پڑھنا ریاضت کے چالیس چلّوں سے کہیں بہتر ہے۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ اسے دولت و نعمت اور بزرگی حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ کے دینی اور دنیوی خزانے بغیر کسی محنت و مشقت کے مل جائیں، اور نفس امّارہ قابو میں آجائے، شیطان ملعون دفع ہو جائے۔ اور تمام جہان محکوم ہو جائے۔ ہر قسم کی کل و جزو مخلوق قابو میں آجائے۔ قرآن شریف میں سے اسم اعظم معلوم ہو جائے۔ علم تکسیر، علم تاثیر، علم روشن ضمیر اور بے مثل علم کیمیا حاصل ہو جائیں۔ مؤکل مفصل آواز دیں اور الہام سے تعلیم و ترتیب کریں اور علم نقش اللہ ہر کام اور طریق کے لیے لکھ کر ہاتھ میں دیں۔ بے شک مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرفراز فرمائیں تو طالب اللہ کو چاہیے کہ پہلے اپنے وجود کو ماسوائے اللہ سے پاک کرے۔ حوصلہ فراخ اور پختہ رکھے۔ اور سرّ اسرار الٰہی کسی کو نہ بتائے۔ (صرف) مرشد کے حضور میں بیان کرے۔ زمین کے اندر جو الٰہی خزانے سیم و زر کی صورت میں موجود ہیں ہر ایک واضح اور روشن ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ تمام خزانے اس کے تصرف میں آجائیں گے۔ جو شخص فقر کے ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ اُسے کسی چیز کی احتیاج نہیں رہتی۔ ایسا شخص اگر ظاہری طور پر سوال بھی کرتا ہے، مگر باطن میں وہ صاحب معرفت اور باوصال ہوتا ہے۔ ایسا شخص ہی دعوت پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔

جو شخص اولیاء اللہ کی قبر کا ہمنشین ہونا چاہے، اسے پہلے اپنا وجود پاک کرنا چاہیے۔ اے طالب صادق! جان لے کہ زندگی اور موت میں وجود کی پاکیزگی کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک سے دل کو مقام حیّ و قیّوم حاصل ہو جائے۔ چنانچہ مفصل باآواز بلند یا حیّ یا قیّوم (اس کے وجود) سے نکلے۔ بعد ازاں وہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل پر لکھے پھر وہ شخص قبروں پر دعوت پڑھنے کے لائق ہوگا۔ جب اس طریق سے انتہائی توجہ کے ساتھ دعوت پڑھی جائے گی، تو توجہ اور فقر سے تمام جہان مسخر کر لیا جائے گا، کیونکہ جب صاحب دعوت، دعوت ختم کرتا ہے، تو چار باطنی لشکر اس کے گرداگرد اس کی حفاظت اور نگہبانی کے لیے رہتے ہیں۔ گو وہ ظاہری آنکھوں سے ان کو نہیں دیکھتا۔ وہ لشکر باطنی یہ ہیں:۔

اوّل: اللہ تعالیٰ کا مدّنظر منظورِ نظر۔

Scanned by CamScanner

دوم: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible] کا لشکر۔
سوم: [illegible] فرشتوں کا لشکر [illegible] کا لشکر۔
چہارم: شہیدوں کی ارواح کا لشکر۔

[illegible]

دوم: لشکر [illegible] محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر۔
سوم: لشکر موکل فرشتگان [illegible]۔
چهارم: لشکر ارواح شهداء۔

[illegible]

باب ہشتم

در متفرقات

بدانکہ جمیعت پنج حرف است۔ ہر حرف جمیعت ہر یک مقام بتصور تصرف نعمت تمام بخشد۔ واین ہر یک پنج مقام را صاحب جمیعت در قبض وتصرف خود آرد۔ احتیاج در دل طالب را افسوس باقی نماند۔ آنچہ باید بستاید۔ ومقام جمیعت جامع العلوم از علم تحقیق است حیّ قیوم۔ پنج گنج و پنج مقام کہ در تصرف او نعمت تمام است مقام ازل ونعمت ازل وگنج ازل ونعمت ابد وتصرف ابد وگنج ابد۔ ہمچنان نعمت دنیا وتمام تصرف آنچہ بر روی زمین وبدست آوردن دنیا وگنج دنیا وتصرف دنیا وگنج عقبیٰ وتصرف عقبیٰ النعمت عقبیٰ پنج مراتب نعمت وتصرف گنج اعلیٰ قرب وحدانیت وفنافی اللہ وبقاباللہ۔ باحق این است کہ جمیعت ختم تمام مرشد کہ روز اول از حاضرات اسم اللہ ذات واسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب اللہ را باہر یک جمیعت رساند، مرشد کامل از طریق تحقیق ومرشد خام وناقص از اہل زندیق خلاف سخن ولاف زند۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

دانی کہ درمیان کار رحمانی وشیطانی وانسانی بتاثیر وتاخیر چہ فرق است۔ عجب دارم از آن قوم کہ بزبان عام وخاص ورد است نام اللہ ویا حافظ قرآن وتلاوت قرآن واوراد ویا علم مسائل فقہ واز زبان ایشان دروغ واز دل ایشان نفاق واز وجود ایشان حرص حسد وکبر چرا نمی رود۔ حکمت اینست کہ ایشان از اخلاص نام اللہ تعالیٰ نمی گیرند۔ از برای حسبۃ اللہ وعلم کلام اللہ نمی خوانند۔ بمثل بادصرصر ہُوَاللہ ہُوَاللہ میرود۔ چنانچہ رسم رسوم۔ ہر کہ بنام

باب ہشتم

متفرقات میں

اے طالب صادق! جان لے کہ جمیعت میں پانچ حروف ہیں جمیعت کا ہر حرف ہر ایک مقام رکھتا ہے، جو تصور اور تصرف کے ساتھ نعمتِ کامل بخشتا ہے۔ صاحبِ جمیعت ان ہر پانچ مقاموں پر قابض ہو جاتا ہے۔ طالب کے دل میں کسی چیز کی احتیاج یا کسی قسم کا افسوس باقی نہیں رہتا۔ جو کچھ چاہتا ہے، اسے لیتا ہے۔ اور حیّ وقیوم کے علمِ تحقیق سے مقامِ جمیعت میں تمام علوم جمع ہوتے ہیں۔ پانچ خزانے اور پانچ مقام اس کے تصرف میں ہوتے ہیں۔ یہی ساری نعمت ہے۔ مقامِ ازل، نعمتِ ازل، گنجِ ازل، نعمتِ ابد، تصرفِ ابد، اور گنجِ ابد۔ اسی طرح دنیا کی نعمت اور روئے زمین کا تمام تصرف، دنیا کو ہاتھ میں لانا، گنجِ دنیا، تصرفِ دنیا، گنجِ آخرت، تصرفِ آخرت اور نعمتِ آخرت، قربِ وحدانیت اور فنافی اللہ اور بقاباللہ کے یہی پانچ مراتب نعمت اور تصرف گنجِ اعلیٰ ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ جمیعت یہاں پر ختم ہو جاتی ہے۔ جو مرشد پہلے دن اسم اللہ ذات کے حاضرات اور اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضرات سے طالب اللہ کو جمیعت کے ہر ایک مقام تک پہنچاتا ہے، تحقیق کے طریق سے وہ کامل مرشد ہے۔ ناقص اور خام مرشد بے دین، وعدہ خلاف اور لاف زن ہوتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

کیا تمہیں معلوم ہے کہ رحمانی، شیطانی اور انسانی کام کی تاثیر اور تاخیر میں کیا فرق ہے مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے، کہ جن کے خاص وعام کی زبان پر اللہ کا نام جاری ہے یا حافظِ قرآن ہیں، تلاوتِ قرآن کرتے ہیں ورد وظائف میں مشغول رہتے ہیں اور یا مسائل علم فقہ بیان کرتے ہیں مگر زبان سے جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ان کے دل سے نفاق اور ان کے وجود سے حرص، حسد اور غرور کیوں نہیں دُور ہوتا؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام اخلاص سے نہیں لیتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کلام اللہ نہیں پڑھتے۔ یونہی بادِ تند وتیز کی طرح رسمی رواجی ہُوَاللہ ہُوَاللہ ان کی زبان پر جاری رہتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات اور کلام اللہ کی کُنہ کو پہنچتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات

Scanned by CamScanner

اللہ و علم کلام اللہ بکنہ رسد و می شود آشنائی ، نفس اُو فنا ، قلب اُو صفا ، دوام حضوری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ روح اُو بقا و تماشای کونین را بر پشت ناخن می نماید ہر کہ بنام اللہ جل شانہٗ ، آشنا شود ، باخلاص تمام خواند گوئی ، معرفت بچوگان صدق از میدان ہر دو جہان می برد و نام اللہ عظمت عظیم کہ آن نام مبارک است کہ ابتدا و انتہاء در نام اللہ مشاہدۂ نور حضور ، معرفت تمام است ۔ اما خواندن باخلاص نام با استغراق در مطالعۂ کتاب ورق بورق غرق عارفان را ہر دو بال و پر است ۔

نظم

بر در درویش رو ہر صبح و شام ۔۔۔ تا ترا حاصل شود مطلب تمام

گر ترا و سر زند پیش پیر نہ ۔۔۔ آنچہ داری ملک خود با درویش دہ

دادۂ درویش ماند جاودان ۔۔۔ از نظر درویش شد شاہ جہان

ہر کہ مقبول است درویش از نظر ۔۔۔ شد مراتب اُو ز عرش بالاتر

جوہر جمعیت را دو نشان است ۔ ظاہر در شریعت ہوشیار و باطن در مراقبہ غرق و مشرف مشاہدۂ ربوبیت تجلی انوار ، کل مخلوقات آسمان و زمین تا برسیدن قیامت پنجاہ ہزار سال ہست ۔ این پنجاہ ہزار سال را کہ شب دنیا گویند و حساب عرصہ گاہ قیامت پنجاہ ہزار سال روز است ۔ پس ظاہر و باطن لکھ سال شد و در شب دنیا لباس است ۔ و در روز قیامت معیشت است ۔ و لباس تعلق بہ عبودیت دار و معیشت کسب را گویند و کسب ذکر فکر و معرفت و اشتغال باللہ و ربوبیت تعلق دارد ۔ و اہل علما صاحب عبودیت است و فقرا صاحب ربوبیت است :۔

قولہٗ تعالیٰ :۔

اور علم کلام اللہ سے آشنا ہو جاتا ہے ، اس کا نفس مر جاتا ہے ۔ اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اسے ہمیشہ کے لیے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کی حضوری نصیب ہو جاتی ہے ۔ اس کی روح کو بقا حاصل ہوتی ہے ۔ وہ دونوں جہان کا تماشا پشت ناخن پر دیکھتا ہے ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام سے آشنا ہو جاتا ہے اور اسے پورے اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہے ، وہ ہر دو جہان کے میدان سے معرفت صدق کی بازی لے جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک عظیم اور مبارک ہے ، کیونکہ اسم اللہ ذات میں مشاہدۂ نور حضور کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی اور اس سے معرفت تمام حاصل ہوتی ہے ۔ لیکن مطالعہ کتاب میں ورق بورق اللہ تعالیٰ کا نام استغراق اور اخلاص کے ساتھ پڑھنا مستغرق عارفوں کے لیے بمنزلہ شہپروں کے ہے ۔

نظم

تو ہر صبح و شام درویش کے دروازے پر جا ، تاکہ تجھے پورا پورا مطلب حاصل ہو جائے ۔ اگر تیرا پیر تجھے چہرے اور سر پر بھی مارے ، تو بھی اپنا سر اور چہرہ اپنے پیر کے آگے جھکا ۔ (اور) جو کچھ تیرے پاس ہے ، وہ درویش کو دے دے ۔ درویش کا دیا ہوا ہمیشہ رہتا ہے ۔ درویش کی نگاہ کی تاثیر سے انسان جہان کا بادشاہ ہو جاتا ہے ۔ جو درویش کا منظورِ نظر ہے ۔ اس کے مراتب عرش سے بھی اوپر تک ہوتے ہیں ۔

جمعیت کے جوہر کی دو علامات ہیں ۔ بظاہر شریعت میں ہوشیار ہونا اور باطن میں مراقبہ میں مستغرق اور تجلیِ انوار کی ربوبیت کے مشاہدہ سے مشرف ہونا ۔ زمین و آسمان کی کل مخلوق کو قیامت تک پہنچنے میں پچاس ہزار سال کا عرصہ درکار ہے ۔ ان پچاس ہزار سال کو دنیا کی رات کہتے ہیں اور پھر قیامت کے میدان میں پچاس ہزار سال کا عرصہ گزرے گا ۔ جسے قیامت کا دن کہتے ہیں ۔ پس ظاہر و باطن مل کر ایک لاکھ سال ہوئے ۔ دنیا کی رات میں لباس ہے ۔ اور قیامت کے دن میں معیشت ہے اور لباس کا تعلق عبودیت سے ہے ۔ معیشت کسب کو کہتے ہیں ۔ اور کسب کا تعلق ، ذکر ، فکر ، معرفتِ ربی اور شغل الٰہی اور ربوبیت سے ہے ۔ علما لوگ صاحبِ عبودیت ہیں اور فقرا لوگ صاحبِ ربوبیت ہیں ۔

ارشاد خداوندی ہے :۔

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا[1]

پس اہل بہشت را نظر بدنیا است کہ اعمال ظاہری بدنیا است۔ واہل روز را نظر بروز قیامت است۔ بجز حق دیگر نخواند و نہ برند۔

درمیان علماء و فقرا چہ فرق است، علماء وقت غضب و غصہ از جلالیت علم دانا ومنی وتکبر دارند و فقیران وقت خشم از جلالیت، معرفت اِلَّا اللّٰہ از منی میبرند۔ ہر کہ از ابتدای علماء عامل است انتہای او نتیجہ درویش و فقیر کامل است۔

بدانکہ علم وعمل از عین است۔ پس دو "عین" در یکجا جمع شدن مشکل است۔ ہر کہ عالم عامل است، آنکس فقیر عارف کامل شود وکسی را کہ علم در قید خود کند، در وجود آن چہار علم پیدا شود۔

وعیب الغیب آنرا گویند کہ عالم بر آید از حجاب علم۔ عالم پیشہ خُلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گیرد۔

داناء علم الہام از دل پیدا شود۔ از قرب قدرت سبحانی۔

دوم، علم از تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگاہ راستی میدھد۔

سیوم، الہام جمیع اصحاب راہ عبادت وصواب بخشد۔

چہارم، الہام کراماً کاتبین وجمیع فرشتگان از برای کار نیک و بد حقیقت ماضی حال ومستقبل مشروحاً جواب بآواز بلند میدھند۔

حدیث

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ[2]

مراتب عالم وفاضل، صاحب فقہ ونص وحدیث است باتفسیر ومراتب صاحب ورد وظائف ذکر دیگر است۔ بافکر وتاثیر فکر ایست در رہنمائی حق تعالیٰ کہ از ورد دل جیا زاید د

[1] سورہ النباء، ۷۸: ۱۰-۱۱ [2] ابوسعید خراز: اتحاف السادۃ المتقین، ج ۸، ص ۶۰۸

"ہم نے رات کو تمہارے لیے پردہ بنایا۔ (یعنی ہم نے رات آرام کے لیے بنائی) اور دن کو روزی کا ذریعہ بنایا ہے۔"

پس اہل بہشت کی نگاہ دنیا پر رہتی ہے، کیونکہ ظاہری اعمال دنیا میں ہیں۔ اور اہل روز کی نگاہ روز قیامت پر رہتی ہے۔ وہ سوائے حق کے اور کچھ نہیں پڑھتے اور نہ کسی اور چیز کا نام لیتے ہیں۔

علماء اور فقراء کے درمیان کیا فرق ہے؟ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ علماء غصہ اور غضب کے وقت علم کی جلالیت کے سبب تکبر، غرور اور گھمنڈ کرتے ہیں، لیکن فقراء غصہ کے وقت جلالیت اور معرفت الٰہی کے سبب غرور ترک کر دیتے ہیں۔ جہاں علمائے عامل کی انتہا ہوتی ہے، وہاں فقرائے کامل کی ابتداء ہوتی ہے۔

(اے طالب صادق!) جان لے کہ علم وعمل دونوں میں ع آتا ہے۔ پس دو عین ایک جگہ جمع ہونے مشکل ہیں۔ جو کوئی عالم عامل ہے، وہ شخص کامل عارف اور فقیر ہو جاتا ہے۔ جو شخص علم کو اپنی قید میں لے آتا ہے، اس کے وجود میں چار علم پیدا ہو جاتے ہیں۔

اور غیب الغیب اس بات کا نام ہے کہ عالم پہلے علم کے حجاب سے باہر نکلے۔ عالم کی سیرت سیرت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے۔

اور علم کے سبب دل سے الہام پیدا ہو۔ قرب سے قدرت سبحانی میسر ہو۔

دوسرے اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور علم سے سچی آگاہی ہوتی ہے۔

تیسرے، تمام اصحاب عبادت اور صواب کی راہ بذریعہ الہام دکھاتے ہیں۔

چوتھے، کراماً کاتبین اور تمام فرشتے نیک یا بد کام کے متعلق الہام کے ذریعے ماضی، حال اور مستقبل کی مفصل حقیقت بآواز بلند بتاتے ہیں۔

حدیث

"نیکوں کی نیکیاں مقربین کے لیے بمنزلہ گناہ ہیں۔" (یعنی نیکوں کی خوبیاں مقربوں کے لیے برائیاں ہیں)۔

صاحب فقہ ونص وحدیث باتفسیر، عالم فاضل کے مراتب اور ہیں اور صاحب ورد وظائف اور صاحب ذکر کے مراتب اور ہیں۔ تفکر اور تاثیر فکر کا نام ہے اور حق تعالیٰ کی رہنمائی کے متعلق

تفکر نیست در وعده وعید حق تعالیٰ که ازو در دل نور توحید الٰہی زاید و تفکر نیست از دنیا که ازو در دل سیاہی جمع شود و منصوبہ بازی شیطان زاید در جہان و از اہل دنیا ہیچ کس بدتر نباشد۔ عجب نادان اند که این بدتر را از نام اللہ و از دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہتر فہمیدہ اند مسلمان مؤمن آنان باشند که خود را ادای فرض عظیم دوام خدای تعالیٰ را بالقدرت غالب حاضر دانند۔ این فرض عظیم که بر سر ہر فرض اکبر تر فرض عین است و سنت بزرگ تا تاثیر کند و نفع دہد جمعیت بخشد۔ و خلق اللہ جزو کُل و رجوعات بی رنج ———— در قید بود و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دست دہد و ہر مشکل و مہمات بکشاید و جملہ گنج بی رنج بتصرف در آرد۔

باید که اوّل وضو سازد۔ بعدہٗ غسل کند، یکبار درود و یک بار سورۂ فاتحہ و یک بار آیت الکرسی و سہ بار سورۂ اخلاص خواندہ، بر تن دم دہد۔

بوقت آغاز نمودن زکوٰۃ المطلب آنکہ خوانندہ عامل دعوت تنہا در بیابان یا در صحرا دشت ہر جائیکہ ریگ و یا خاک پاک باشد، نیت عمارت بنیاد روضۂ مبارک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمودار بالیقین و با اعتبار آراستہ کند، اگر دیگر دنمونۂ روضۂ مبارک حرم کند و در آن حرم روضۂ قبر مبارک۔ بنا سازد و بر قبر مبارک نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با انگشت خویش خوش خط بنویسد محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ وقت شروع این آیات اوّل بخواند، بعدہٗ گرد روضہ بنویسد۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [1]

[1] سورہ الاحزاب، ۳۳ : ۵۶ -

تفکر کرنے سے دل میں حیا پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ وعید کا تفکر کرنے سے توحید الٰہی کا نور دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور دنیا کے متعلق تفکر کرنے سے دل پر سیاہی جمع ہو جاتی ہے اور دنیا میں شیطانی منصوبہ بندی بڑھ جاتی ہے۔ اہل دنیا سے بڑھ کر کوئی شخص بدتر نہیں۔ مجھے ان لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے جو اس بدتر کو اسم اللہ، دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہتر سمجھتے ہیں۔ مؤمن مسلمان تو وہ لوگ ہیں، جو اپنے آپ کو فرض عظیم ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو قدرت غالب کے ساتھ ہر وقت حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔ یہ فرض ان کے نزدیک تمام فرائض سے بڑھ کر ہے۔ اور فرض عین ہے۔ اور بہت بڑا طریق (ہمیشہ) اثر کرتا ہے، نفع دیتا ہے اور جمعیت بخشتا ہے۔ تمام خلق اللہ رجوع کرتی ہے اور تکلیف اٹھائے بغیر قبضے میں آجاتی ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور ہر ایک مشکل اور دشواری حل ہو جاتی ہے۔ اور تمام خزانے بغیر محنت و مشقت کے ہاتھ آتے ہیں۔

دعوت تیغ برہنہ

اس مطلب کے لیے چاہیے کہ وہ پہلے وضو کرے۔ اس کے بعد غسل کرے۔ پھر ایک مرتبہ درود شریف اور ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک مرتبہ آیت الکرسی و تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر بدن پر دم کرے۔

جس مطلب کے لیے زکوٰۃ پڑھتا ہے، یہ اس کا شروع ہے۔ دعوت پڑھنے والے عامل کو چاہیئے کہ اکیلا جنگل میں یا دشت صحرا میں ہر اس جگہ پر جائے، جہاں ریت یا پاک مٹی ہو۔ وہاں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ مبارک کی عمارت کی بنیاد کی نیت سے یقین اور اعتقاد سے پہلے روضہ مبارک کے نمونہ کی ارد گرد چار دیواری بنائے اور پھر اس چار دیواری کے اندر روضہ مبارک اور قبر مبارک بنائے اور قبر مبارک کے اوپر اپنی انگلی سے نہایت خوش خط محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لکھے۔ شروع کرنے کے وقت پہلے یہ آیات پڑھے۔ بعدازاں روضہ کے گرد یہ لکھے:۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

Scanned by CamScanner

سہ مرتبہ باتکرار بگوید: اُحۡضُرُوۡا الۡمُسَخَّرَاتِ اُحۡضُرُوۡا الۡمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ مَلِكِ الۡاَرۡوَاحِ الۡمُقَدَّسِ ط وسہ بار بگوید از برای عِنۡدَ اللّٰہِ محمد بن عبداللہ حاضر شو یا رسول اللہ! ارواح مقدس بیشک حاضر شود۔ بعدہٗ سورۂ ملک یا سورۂ مزمل یا سورۂ یٰسین یا سورۂ اِنَّا فَتَحۡنَا بخواند وسہ مرتبہ کلمۂ طیب بردل ضرب زند لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ط بعد ازان درود و وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ط بخواند چشم پوشیدہ، در مراقبہ درآید وخواب وہشیاری یکی گردد؛ باعیان کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ بِظَاهِرٍ فَهُوَ اَبَاطِلٌ ط بعد ازان مشروحاً با جمیع لشکر اصحاب عظیم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواندہ را دست گرفتہ استادہ کند وہمہ مہمات سر انجام رساند۔

این دعوت را تیغ برہنہ گویند ونقش دعوت روضۂ قبر مبارک اینست۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ واہل بیتہٖ واتباعہٖ۔

جہد کن کہ کار سر انجام شود عم عم

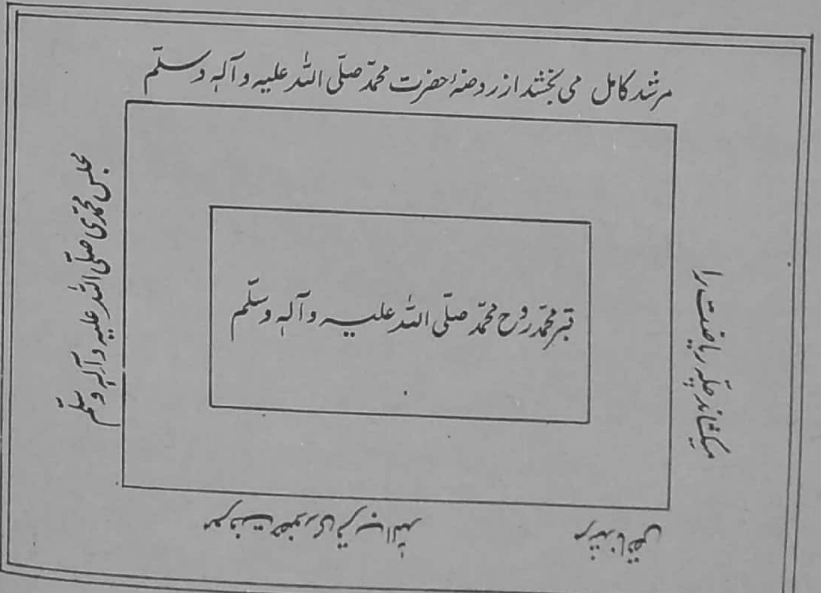

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔"

پھر تین مرتبہ تکرار کے ساتھ یہ پڑھے :- اُحۡضُرُوۡا الۡمُسَخَّرَاتِ اُحۡضُرُوۡا الۡمُسَخَّرَاتِ بِحَقِّ مَلِكِ الۡاَرۡوَاحِ الۡمُقَدَّسِ ط "ملک الارواح مقدس کے صدقے تسخیر کرنے کے لیے حاضر ہو جا" اور تین بار کہے از برائے عِنۡدَ اللّٰہِ محمد بن عبداللہ حاضر شو یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ انشاء اللہ بیشک روح مبارک حاضر ہو گی۔ اس کے بعد سورۂ ملک یا سورۂ مزمل یا سورۂ یٰسین یا سورۂ اِنَّا فَتَحۡنَا پڑھے۔ اور دل پر تین بار کلمۂ طیب لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کی ضرب لگائے۔ بعد ازاں درود شریف اور لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ پڑھ کر آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرے۔ اس وقت خواب اور بیداری ایک ہو جائے گی۔ جو باطنی معاملہ ظاہر کے مخالف ہو، وہ باطل ہوتا ہے۔ اس کے بعد جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واضح طور پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے لشکر عظیم کے ساتھ پڑھنے والے کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کرتے ہیں۔ اور تمام اہم امور کو سر انجام فرماتے ہیں۔

اس دعوت کو تیغ برہنہ کہتے ہیں۔ اور روضۂ قبر مبارک کی دعوت کا نقش یہ ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ واہل بیتہٖ واتباعہٖ

جہد کن کہ کار سر انجام شود عم عم

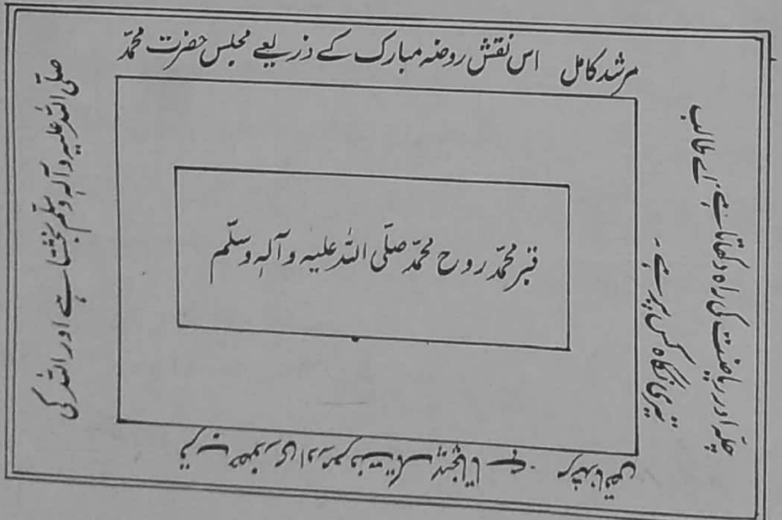

ای طالب! ترا کدام جا نظر نگاہ است چون صاحب دعوت کامل بر قبر ولی اللہ رود، اول
وضو سازد و دوگانہ بگذارد و نزدیک قبر ہم نشیند و بخواند از قرآن سورۂ مزمل یا سورۂ مُلک و
یا سورۂ یٰسین واز قرآن ہر چہ داند بخواند۔ واز دل بتوجہ روحانی متوجہ شود واگر خوانندۂ اہل
دعوت غالب است، بوقت خواندن روحانی دست بستہ پیش او باادب استادہ
قرآن شریف بشنود۔ واگر خوانندہ ناقص است، روحانی روبروی مقدار یکدست و یک
بالشت نشستہ قرآن باادب بشنود۔ در آن وقت خوانندۂ صاحب دعوت روحانی
بترتیب علم قید کند۔ تمام عمر روحانی از قید او ہرگز خلاص نشود۔ ہر جا کہ خواہد روحانی حاضر
شود، صاحب باطن عارف باللہ ناظر را یک روحانی اولیاء اللہ چنان قوت و توفیق دارد،
اگرچہ تمام عالم جن والس و فرشتہ آنچہ بر روی زمین است، یکجا جمع شوند، بر تمام عالم زندہ
روحانی اولیاء اللہ غالب آید۔ اگر صاحب دعوت عیان با ترتیب دعوت بخواند، جملہ
ارواح انبیاء و اصحاب و اولیاء اللہ و غوث و قطب و شہداء و ابدال و اوتاد و فقیر، درویش
وعارف و واصل و ولی و مومن و مسلمان از حضرت آدم صفی اللہ تا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم، بلکہ تا روز قیامت جزو کل روحانی گرد بگرد خوانندۂ صاحب دعوت صف
بصف بستہ کہ در دنیا روحانیت باشد با جمیع ارواح دست مصافحہ باؤ ملاقات و مجلس
کنند۔ تمام عمر حیات و ممات۔ این چنین دعوت صاحب عیان را خواندن بس است کہ
عین العیان را دعوت خواندن و جملگی ارواح ہا قید کردن برکت قرآن از حکیم اللہ حضوریت
ہر یک اہل دعوت کامل این چنین [illegible] ندانند۔ از خواندن دعوت ہیچ آگاہی ندارد و ہر کہ فقیر
اہل دعوت اہل حضور غالب روح قبور را آزار دہد، ازین سبب متابعت نفس ہوا،
این چنین کس در ہر جہان خراب۔

شرح دعوت

منتہی کامل شہسوار تیغ برہنہ بدست گیرد مثل ذوالفقار غازی قاتل الکفار بحکم پروردگار۔

جب کوئی کامل صاحب دعوت کسی ولی اللہ کی قبر پر جائے، تو پہلے وضو کرے اور دوگانہ
نماز ادا کرے اور پھر قبر کے نزدیک بیٹھ کر قرآن شریف میں سے سورۂ مزمل یا سورۂ ملک او
یا سورۂ یٰسین یا قرآن شریف میں سے جو کچھ جانتا ہو، پڑھ کر دل سے روحانی کی طرف متوجہ ہو۔
اور اگر پڑھنے والا اہل دعوت غالب ہے، تو پڑھتے وقت روحانی ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے
باادب کھڑا رہ کر قرآن شریف سُنے گا۔ اور اگر پڑھنے والا ناقص ہے، تو روحانی ایک ہاتھ اور
ایک بالشت کے قریب پرے بیٹھ کر باادب قرآن شریف سُنتا ہے۔ اس وقت پڑھنے والا
صاحب دعوت بالترتیب روحانی کو اپنی قید میں لاتا ہے، جو تمام عمر اس کی قید سے ہرگز نجات
نہیں پا سکتا۔ جس جگہ چاہتا ہے، روحانی حاضر ہو جاتا ہے۔ صاحب باطن عارف باللہ ناظر کے
لیے ایک روحانی اولیاء اللہ ایسی قوت اور توفیق رکھتا ہے کہ اگر تمام دنیا کے انسان، جن اور
فرشتے اور جو کچھ بھی روئے زمین پر ہے، ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں، تو تمام عالم کے زندوں پر
اولیاء اللہ کی روحانیت غالب آتی ہے۔ اگر صاحب دعوت عیاں طور پر بالترتیب دعوت
پڑھے، تو انبیاءؑ، صحابہ کرامؓ، اولیاء اللہ، غوث، قطب، شہید، ابدال، اوتاد، فقیر، درویش،
عارف و واصل، ولی، مومن، مسلمان، سب کی روحیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر
جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک، بلکہ روز قیامت تک دنیا کی تمام
روحیں پڑھنے والے صاحب دعوت کے گرد اگرد صفیں باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور اس
سے مصافحہ کرتی ہیں، ملاقات کرتی ہیں اور مجلس کرتی ہیں، تمام زندگی اور پھر مرنے پر بھی اس
کے ساتھ رہتی ہیں۔ صاحب عیاں کے لیے اس قسم کی دعوت پڑھنا کافی ہے۔ کیونکہ عین العیان
کے لیے دعوت کا پڑھنا اور قرآن شریف کی برکت سے تمام ارواح کو قید میں لانا
یقینی امر ہے۔ قرآن پاک کی حضوریت ہر ایک اہل دعوت کامل کے بس کی بات نہیں۔ وہ
دعوت کے پڑھنے سے کوئی آگاہی نہیں رکھتا۔ وہ اس قسم کی راہ ہی نہیں جانتا۔ جو اہل دعوت
اہل حضور فقیر اہل قبور کی روحوں کو کسی نفسانی خواہش کے سبب تکلیف دے، ایسا شخص دونوں
جہان میں خراب ہوتا ہے۔

شرح دعوت

منتہی کامل شہسوار ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر اور غازی بن کر ذوالفقار کی طرح پروردگار کے

Scanned by CamScanner

بدانکه دعوت خواندن پنج قسم است ۔

اوّل ، دعوت وسیلۂ ازل کہ بمقام ازل برساند ۔

دوم ، دعوت وسیلۂ ابد کہ بمقام ابد رساند ۔

سیوم ، دعوت کہ بتمامیت بادشاہی دنیا رساند ۔

چہارم ، دعوت وسیلۂ عقبیٰ کہ بعقبیٰ رساند ۔

پنجم ، دعوت وسیلۂ معرفت مولیٰ بجہت نفس فنا کردن کہ بحضور مجلس محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مقام معرفت الہٰی مشاہدۂ نور نامتناہی رساند ۔

بدانکہ لائق خواندن دعوت عامل کامل مکمّل عارف باللہ صاحب قرب وصال را کہ جمعیت باشد لازوال ۔ دانی کہ دعوت خواندن واز رجعت سلامت ماندن کار غالب الاولیاء اہل حضور و نہ بر نفس مغرور اہل ہوا کہ بماند از خدا جدا ، ہر کرا با ترتیب وضو ساز دو در یک شب بدو گانہ ختم قرآن شریف کند ۔ اگر بدین طریق سہ شبانہ روز متواتر بخواند ، تا روز قیامت عمل او باز نماند ۔ این چنین غالب الاولیاء باشد بر ہر دو جہان ۔ امّا دعوت روان نگردد بجز اجازت عامل کامل ۔ ہر کہ دوگانہ نمی خواند و قرآن یاد نمی داند ۔ سورۂ مزّمّل بخواند ، در یک ہفتہ کامل مکمّل می شود ۔ و ترتیب ابتدا ، و انتہاء دعوت ہمین است کہ دعوت قرآن مجید کلام اللہ پیشوا و رہنما معتبر وسیلۂ دو جہان است ۔ آنچہ خزائن اللہ ظاہری و باطنی خشکی وتری و برّی و بحری ، حقیقت کُل مخلوقات و توحید ذات و صفات شش جہان ہمہ در قرآن است ۔

قولہٗ تعالیٰ : وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ [1]

امّا اگر کسی را کار مشکل پیش آید ، باید کہ ہر شب تا چہار روز یکبار سورۂ یٰسٓ در میان قبور اولیاء اللہ بخواند ، فی الحال مقصود حاصل میشود ۔ امّا آیاۃ ہر یک را تحقیقات میباید کرد ، از برای کار دینی و دنیوی علیحدہ علیحدہ عدد و شمار و خاصیت با ترتیب پیش است ، چنانچہ آیاۃ امر

[1] سورہ الانعام ۶ : ۵۹

حکم سے کافروں کو قتل کرتا ہے ۔

(اے طالب صادق !) جان لے کہ دعوت کا پڑھنا پانچ قسم کا ہوتا ہے :

اوّل ، وسیلۂ ازل کی دعوت ، جو مقام ازل تک پہنچاتی ہے ۔

دوم ، وسیلۂ ابد کی دعوت ، جو مقام ابد تک پہنچاتی ہے ۔

سوم ، وہ دعوت جس سے دنیا کی مکمل بادشاہی حاصل ہوتی ہے ۔

چہارم ، وسیلۂ عقبیٰ کی دعوت ، جس سے آخرت حاصل ہوتی ہے ۔

پنجم ، معرفت مولیٰ کے وسیلہ کی دعوت ، جس سے نفس فانی ہو کر مجلس محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقام معرفت الہٰی اور نورِ نامتناہی کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے ۔

(اے طالب حقیقی !) جان لے کہ دعوت پڑھنے کے لائق وہ شخص ہے ، جو عامل کامل مکمّل عارف باللہ اور صاحب قرب و وصال ہو ، اور صاحب جمعیت لازوال ہو ۔ کیا تو جانتا ہے ، کہ دعوت کا پڑھنا اور رجعت سے سلامت رہنا غالب اولیاء اللہ اور اہل حضور کا کام ہے ، نہ کہ مغرور اور حریص کا ، جو خدا سے دور رہتا ہے ۔ جو شخص با ترتیب وضو کر کے ایک رات میں دو رکعت کے اندر قرآن شریف ختم کرے ۔ اگر اس طریق سے تین رات دن متواتر پڑھے ، تو روز قیامت تک اس کا عمل نہ رکے گا ۔ اس قسم کا شخص غالب الاولیاء ، اور دونوں جہان پر حکمران ہوتا ہے ۔ لیکن دعوت کسی عامل کامل کی اجازت کے بغیر رواں نہیں ہوتی ۔ جو شخص دو رکعت نہیں پڑھتا اور قرآن بھی اسے حفظ نہیں ہوتا ، تو وہ صرف سورۂ مزّمّل پڑھے ، تو ایک ہفتہ میں کامل مکمّل ہو جاتا ہے ۔ ابتدائی اور انتہائی دعوت کی ترتیب یہی ہے ، کیونکہ قرآن مجید کلام اللہ کی دعوت دونوں جہان کا پیشوا اور راہنما اور دونوں جہان کا معتبر وسیلہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے تمام ظاہری و باطنی خزانے ، خشکی و تری ، جنگل اور سمندر ، کُل مخلوقات کی حقیقت اور چھ طرفین جہان کی صفات اور توحید ذات سبھی قرآن حکیم میں ہیں ۔

ارشاد خداوندی ہے :-

"کوئی خشک وتر نہیں ، جو قرآن مبین میں نہ ہو ۔"

لیکن اگر کسی کو کوئی مشکل کام پیش آئے ، تو اُسے چاہیئے کہ چار روز تک ہر رات ایک مرتبہ سورہ یٰسین اولیاء اللہ کی قبور پر پڑھے ۔ اسی وقت مقصد حاصل ہو جائے گا ۔ لیکن ہر ایک آیت قرآنی کی تحقیقات کرنی چاہیئے ، کیونکہ ہر ایک دینی اور دنیوی کام کے لیے گنتی ، خاصیت اور

Scanned by CamScanner

معروف ونہی منکر وقصص الانبیاء، وعدہ وعید ناسخ ومنسوخ ۔

وبعضی در دعوت خواندن عامل کامل وبعضی درحکم اجازت کامل وور خواندن ناقص۔بہتر آنست کہ ہم در اجازت وہم در خواندن کامل وعامل باشند۔ دعوت خواندن کاملان اہل کمال لارجعت ولازوال۔ مشکل کار دینی ودنیوی بشروع در دعوت حکم شود از حضوری محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ این چنین دعوت طریق تحقیق آنست۔ یکی آنکہ از اسم اللہ ذات حضور، دوم آنکہ از قبر اولیاء اللہ روحانی اہل قبور۔ ہرکہ دعوت حضور اسم اللہ وقبر اولیاء اللہ خبر ندارد، ہر آنکس لایق خواندن دعوت نباشد، کہ علم تکسیر در علم اکسیر امیر است ۔

بدانکہ علم تکسیر دعوت است ودعوت چہار حرف را بزرگی وعزت وشرف است۔ بطاعت وشرائط چہار حرف دعوت اینست ۔

د ، ع ، و ، ت ۔

حرف دال دل را پاک کند بذکر دوام وذکر دوام حاصل می شود از حضوری نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

واز حرف عین علم غیبی لاریبی مشروحًا والہام روحانی ورحمانی ومؤکل از غیب عالم ہریک معلوم شود۔

واز حرف واو ورد وظائف کلام اللہ را با ترتیب وبا ادب وباعزت وبا اعتقاد بخواند۔

واز حرف ت ترک کردہ باشد۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابان آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

این چنین دعوت کار بتدی است۔ آری یقین است کہ بیاب بر تر سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزرگ تر است۔ خانۂ خود فی سبیل اللہ صرف کند تا سنت بزرگ ادا شود۔ این فرض وسنت را اہل اللہ باعمل آرند ہر کہ از اہل مردہ دلان اہل دنیا جدائی گیرد،

ترتیب جدا جدا ہوتی ہے۔ مثلاً آیات امر معروف اور نہی منکر، انبیاء کے قصّے۔ وعدہ وعید اور ناسخ ومنسوخ ۔

اور بعض دعوت پڑھنے میں عامل اور کامل ہوتے ہیں اور بعض اجازت کے حکم میں کامل ہوتے ہیں، لیکن (دعوت) پڑھنے میں ناقص ہوتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اجازت میں بھی اور پڑھنے میں بھی کامل اور عامل ہوں۔ کامل اور اہل کمال اگر دعوت پڑھیں، تو انہیں نہ رجعت ہوتی ہے اور نہ زوال۔ دینی اور دنیوی مشکل کام کے لیے شروع دعوت میں جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے حکم ہوتا ہے۔ تحقیقی طریق سے اس قسم کی دعوت کا مقصد یہ ہے کہ یہ (پیش نظر) کام یا تو اسم اللہ ذات کے حضور سے یا پھر روحانی اہل قبور اولیاء اللہ کی قبر سے حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص کہ اسم اللہ ذات حضور اور قبر اولیاء اللہ کی دعوت کے متعلق خبر نہیں رکھتا، وہ دعوت پڑھنے کے لائق نہیں۔ کیونکہ علم تکسیر (علم دعوت) علم اکسیر پر غلبہ رکھتا ہے۔

اے طالب صادق! جان لے کہ علم تکسیر دعوت ہے۔ دعوت کے چار حروف ہیں۔ ان میں بزرگی، عزت اور شرف ہے۔ طاعت اور شرائط کے لحاظ سے دعوت کے چار حروف یہ ہیں:

د ، ع ، و ، ت

حرف د دل کو ذکر دوام سے پاک کرتا ہے اور ذکر دوام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے حاصل ہوتا ہے۔

اور حرف ع سے علم غیبی لاریبی مفصل حاصل ہوتا ہے اور الہام روحانی ورحمانی اور عالم غیب میں سے ہر ایک مؤکل معلوم ہوتا ہے۔

اور حرف و سے ورد وظائف اور کلام اللہ کو باترتیب، باادب، باعزت اور بااعتقاد پڑھتا ہے۔

اور حرف ت سے مراد یہ ہے کہ وہ دنیا کو ترک کر دے۔ اسکے بعد اُسے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت نصیب ہوگی۔

اس قسم کی دعوت بتدی کا کام ہے۔ ہاں یقین ہے کہ مال وزر (اللہ کی راہ میں) لٹانا بر تر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ (طالب مولیٰ کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر کے مال وزر کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے، تاکہ سنت بزرگ ادا ہو جائے۔ یہ فرض اور سنت اہل اللہ عملی طور پر بجا لاتے ہیں۔ جو شخص مُردہ دل دنیاداروں سے الگ رہتا ہے، اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس بالکل مر جاتا ہے۔ نفس کے مُردہ ہونے اور قتل ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ شرک، کفر، تکبر اور بُری عادات

دل اُو صفا گردد۔ نفس اُو مطلق بمیرد و مُردن نفس وقتل نفس را ہمین قرار دادہ اند کہ از شرک وکفر وکبر و از خوی بد و بدخصلت بیرون آید۔ گوئی کہ نفس مُردہ بہ نیک اعمال تزکیہ گشت و از لذت دنیا و از مجلس اہل دنیا تائب گشت۔ و انس با صفا قلب ارواح مقدس و لعبادت و معرفت مولیٰ مشغول شد و نفس مرتبہ مطمئنہ یافت۔

حدیث

اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَحَوَادِثُہَا سِہَامٌ وَالْاِنْسَانُ فِیْہَا حَدَفٌ[1]

حدیث قدسی

کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ[2]

مجموعہ علم ظاہر و باطن و مجموعہ علم فقر و معرفت الٰہی باطن دریک نکتہ آوردیم و آن یک نکتہ دریک حرف یعنی آن نیک نیت و برآمدن از طمع و حرص و حسد ہر کہ این ہر سہ رابگذارد، علم کامل و معرفت مشکل ہر دو بدست آرد۔

ذکر آن دوام است۔ ذاکران نیز بر دوام است۔ این ہر سہ قطع کردن فقیران را معرفت انتہا تمام است۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ میگوید کہ صاحب قلب ہفت فتح است۔ از ہر یک فتح ہفتاد ہزار فیض و روشنی زاید۔ ہر آنکس داند کہ درین فیض و روشنی فیض گیرد۔ درین مقام طالب مرید صاحب یقین از قرار ہرگز فرار نخورد و سلب نشود کہ تجلی ذاتی دیگر است و تجلی اسمائی دیگر است و تجلی حروف دیگر است و تجلی ربانی دیگر است و تجلی بر چہار نوع است کہ آنرا محض فیض و عطا گویند کہ آنچہ از حاضرات اسم اللہ ذات بہ بیند کہ آن مطلق وحدانیت خدا است۔ آن را انوار قرب معرفت الٰہی گویند۔ و آنچہ تجلی از اسما بہ بیند

[1] الحدیث [2] بخاری شریف۔

کو ترک کردے۔ گو کہ مُردہ نفس کا تزکیہ نیک اعمال سے ہو جاتا ہے۔ پھر لذات دنیا اور اہل دنیا کی مجلس سے تائب ہو جاتا ہے۔ اور انسان کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اس کی روح پاکیزہ ہو جاتی ہے اور وہ عبادت اور معرفت الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کا نفس مرتبہ مطمئنہ پالیتا ہے۔

حدیث

"دنیا کمان ہے اور اس کے حادثے تیر ہیں اور اس میں انسان نشانہ ہے"

حدیث قدسی

"تم دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو، گویا کہ تم پردیسی ہو، بلکہ رہرو اور اپنے آپ کو اہل قبر خیال کرو۔"

ہم نے مجموعہ علم ظاہر و باطن اور مجموعہ علم فقر اور باطن معرفت الٰہی سب کو ایک نکتہ میں بیان کر دیا ہے۔ اور ایک نکتہ صرف ایک حرف یعنی نیک نیت کے نون میں ہے۔ اور طمع، حرص اور حسد کا چھوڑنا ہے۔ جو کوئی ان تینوں کو ترک کر دیتا ہے، تو کامل علم اور مشکل معرفت (الٰہی) ہر دو کو حاصل کر لیتا ہے۔

وہ چیز جو ہمیشہ رہنے والی ہے، وہ ذکر ہے۔ اور ذاکر لوگ بھی ہمیشگی پانے والے ہیں۔ ان تینوں (طمع، حرص اور حسد) کو قطع کرنے سے فقیروں کو معرفت کا انتہائی مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

مصنف یعنی فقیر باہُوؒ فرماتے ہیں کہ صاحب قلب کو سات فتح حاصل ہیں۔ ہر ایک فتح سے ستر ہزار قسم کا درویشی فیض حاصل ہوتا ہے۔ یہ بات وہی شخص جانتا ہے، جو اس فیض اور روشنی سے فیضیاب ہو۔ اس مقام پر جس قدر صاحب یقین طالب مرید ہوگا وہ قرار سے ہرگز نہیں بھاگے گا۔ اور اس کا درجہ سلب نہیں ہوگا، کیونکہ ذاتی تجلی اور ہے، اور اسمائی اور حروف تجلی اور ہے۔ اور تجلی ربانی اور ہے۔ تجلی چار قسم کی ہے، جسے محض فیض و عطا کہتے ہیں۔ طالب جو کچھ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے دیکھتا ہے، وہ مطلق وحدانیت خدا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے قرب اور معرفت الٰہی کا نور کہتے ہیں، جو کچھ تجلی اسمار سے دیکھتا ہے۔ اس قسم کی تجلی کو نہ تجلی

کہ این چنین تجلّی را نہ تجلّی ذات گویند و نہ صفات محقق ذات وصفات وآنچہ تجلّی از آیاۃ قرآن شریف ونص وحدیث بہ بیند۔ این چنین تجلّی را جہاد نفس گویند وآنچہ تجلّی از حروف تہجی یعنی سی حروف درمیان بہ بیند۔ این چنین تجلّی حروف را قلب المکشوف گویند۔ ہریک تجلّی از مشق کردن بہ تصور وتفکر یقین بکشاید عینہ بعین بنماید۔ بپوشیدن چشم تجلّی دیگر است وتجلّی بکشادن دیگر است۔

ازتمام عمر ریاضت بہتر است کہ چشم در تجلّی بردارد ومتوجہ غرق فنا فی اللہ آرد۔ بغیر از غرق دریافتن مطلب تمام بہر مراتب خام ناتمام است۔ ومطلب کدام است۔ از خود بگذرد وحق باحق رسد کہ آن سرانجام است۔ یعنی نوشیدن جام نور اللہ جمعیت۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

مرشدی کہ طالب اللہ را ہر یک مقام وآنچہ سوای مقام معرفت الٰہی از حاضرات سبق نمی دہد وازین مراتب معرفت نکشاید ومعلوم نہ نماید، مرشد ناقص لاف زن است۔

نظم

در تجلّی ذات سوزم سر بسر سرّ اللہ — این تجلّی ذات رہبر باخدا
ازازل تا ابد بودم غرق نور — ازازل تا ابد باشم در حضور
ازازل تا ابد از خود شدم جُدا — ازازل تا ابد بودم باخدا
باہُوؒ ہر دم بمولیٰ شد وصالش — کہ دنیا اہل دنیا شد وبالش
خاک را با نظر کردم سیم وزر — این مراتب چیست یعنی گاؤ خر
اربع عناصر شد اندر حکم من — مُردگان را جان دہم بایک سُخن
این مراتب چیست یعنی عبث دار — زود باید رفت زین ہیچ کار

ذات کہتے ہیں اور نہ تحقیقی لحاظ سے اُسے تجلّی ذات وصفات۔ جو کچھ آیات قرآنی، نص اور حدیث کی تجلّی سے دیکھتا ہے، ایسی تجلّی کو جہاد نفس کہتے ہیں۔ اور جو تجلّی حروف تہجی یعنی ا، ب، ت، ث..... ی (تیس حروف) سے دیکھتا ہے، ایسی تجلّی حروف کو قلب المکشوف کہتے ہیں۔ تصوّر اور تفکر کی مشق کرنے سے ہر ایک تجلّی یقیناً ظاہر ہوتی ہے اور عین بعین دکھائی دیتی ہے۔ آنکھ بند کرنے پر اور تجلّی ہوتی ہے اور آنکھ کھولنے پر اور۔

ساری عمر کی ریاضت سے تجلّی کو دیکھنا اور فنا فی اللہ میں مستغرق ہونا بہتر ہے۔ مستغرق ہوئے بغیر مراتب کے لیے تمام مطالب کو پانا خام ناتمام ہے۔ اور وہ کونسا مطلب ہے؟ کہ اپنے آپ سے گزر جائے اور حق رسیدہ ہو جائے کہ وہی سرانجام ہے۔ یعنی نور الٰہی کی جمعیت کا جام نوش کرنا۔ اللہ بس باقی ہوس۔

جو مرشد کہ طالب اللہ کو حاضرات میں سے مقام معرفتِ الٰہی کے سوا ہر ایک مقام کا سبق نہیں دیتا ہے۔ اور معرفت کے مراتب اس پر نہیں کھولتا ہے اور معلوم نہیں کراتا ہے، اور نہ دکھاتا ہے، وہ ناقص اور لاف زن ہے۔

نظم

میں تجلّی اللہ ذات میں سر بسر جلتا ہوں۔ اس سے اسرار الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔ یہ تجلّی ذات اللہ کے ساتھ واصل ہونے کے لیے رہبر کا کام دیتی ہے۔

میں ازل سے ابد تک نور میں غرق تھا۔ اور ازل سے ابد تک حضوری میں رہوں گا۔

ازل سے ابد تک میں اپنے آپ سے جُدا رہا۔ ازل سے ابد تک میں خدا کے ساتھ رہا۔

باہُوؒ کو ہر دم مولیٰ کا وصال حاصل ہے۔ دنیا دار کے لیے دنیا وبال جان ہے۔

میں نے مٹی کو نظر سے سونا اور چاندی بنا دیا۔ (مگر) ان مراتب کی کیا وقعت ہے؟ یہ تو گائے اور گدھے بھی کر سکتے ہیں۔

اربع عناصر بھی میرے حکم کے تحت ہیں۔ میں مُردوں کو ایک بات میں زندہ کر دیتا ہوں۔

یہ مراتب کیا ہیں؟ یعنی محض فضول ہیں۔ اس ہیچ کام سے جلدی فرار اختیار کرنا چاہیے۔

کردہ ام تحقیق این ہمہ ہیچ ، ہیچ — کشف کراماتش ہمہ در ہیچ ہیچ
جز بمولیٰ نیست در دل جای من — ہر چہ بینی غیر مولیٰ راہزن
باہُوؒ ذکر فکرش پاک کردہ تن مرا — در تنم غیرش نماندہ چون چرا
باہُوؒ ز شہ رگ نزدیک اللہ ہم جلیس — ہر کہ اسم اللہ نداند آن خبیث
بشنوای دوست طالب دردمند — کی تواند کرد نفس را بہ بند
نفس مرشد پیر نفس راہنما — نفس شیطان است فرعونی خدا
گر کنم ہم شرح نفس را تمام — کی تواند یافت مردم خاص و عام
باہُوؒ گر ترا اللہ نفس باہم یار غار — تاہم نباید کرد بر نفس اعتبار

❖

بدانکہ در شب و روز بیست وچہار ساعت است و آدمی را در شب و روز بیست و چہار ہزار دم است ، بہر دم باخبر باش کہ چہاردہ تجلی وچہاردہ الہام وچہاردہ علم ، بعضی رحمانی ، بعضی شیطانی و بعضی نفسانی و بعضی از حوادثات دنیا پریشانی و بعضی جنونیت ، بعضی از مؤکلان فرشتہ و بعضی از وجود قلبی و روحی و سری ، اگر توفیق الٰہی باشد ، و رفیق مرشد آگاہی بخشند ۔ ہر یک مقام را تحقیق کند بسلامت ماند و الّا نہ سلب شود ۔ درین مقام ہزاران ہزار راہ گم کردہ در رجعت خوردہ ، بخلاف شریعت مردہ اند ۔

حدیث

خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ[1]

یعنی آنچہ نیک باشد ، بردارید و آنچہ بد باشد ، بگذارید ۔

[1] الحدیث

مَیں نے اچھی طرح تحقیق کر لی ہے ۔ یہ سب کچھ ہیچ ہے ۔ کشف و کرامات سراسر ہیچ ہیں ۔

سوائے مولیٰ کے میرے دل میں کسی کی جگہ نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا تُو جو کچھ بھی دیکھے گا ، وہ تیرا راہزن ہے ۔

اے باہُوؒ ! اس کے ذکر فکر نے میرے وجود کو پاک کر دیا ہے ۔ اب میرے بدن میں چون وچرا کچھ بھی نہیں رہا ۔

اے باہُوؒ ! اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک اور ہمنشین ہے ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا اسم نہیں جانتا ، وُہ خبیث ہے ۔

اے دردمند طالب دوست سُن ! نفس کو کس طرح قابو میں لا سکتے ہیں ؟

نفس ہی مرشد ہے ، نفس ہی پیر ہے اور نفس ہی راہنما ہے ۔ نفس ہی شیطان ہے ۔ نفس ہی خدائی دعویٰ کرتا ہے ۔

اگر میں نفس کی پوری طرح شرح کروں ، تو خاص و عام لوگ اسے کس طرح معلوم کر سکیں گے ۔

اے باہُوؒ ! اگر نفس تیرا یارِ غار بھی ہو گیا ، تو بھی نفس پر اعتبار نہ کرنا چاہیئے ۔

اے طالب صادق ! ، جان لے کہ دن رات میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں ۔ اور انسان کو دن رات میں چوبیس ہزار سانس لینا ہوتے ہیں ۔ تُو ہر سانس کی خبر رکھ ! چودہ تجلیاں ہیں ، چودہ الہام ہیں اور چودہ علم ہیں ۔ بعض رحمانی ، بعض شیطانی ، بعض نفسانی اور بعض حوادثِ دنیاوی پریشانی ، بعض جنونیت کا علم ، اور بعض مؤکّل فرشتوں کا علم اور بعض وجودِ قلبی ، روحی اور سِرّی کا علم ، اگر توفیقِ الٰہی شاملِ حال ہو اور ساتھی مُرشد آگاہی دے ، تو وہ ہر ایک مقام کی تحقیق کرتا ہے اور سلامت رہتا ہے ۔ ورنہ تو اس کا سارا حال سلب ہو جاتا ہے ۔ اس مقام میں لاکھوں گمراہ ہو گئے اور رجعت کھا کر اور شریعت سے منحرف ہو کر مر گئے ہیں ۔

حدیث

" جو صاف ہے ، اسے لے لے اور جو میلا ہے ، وہ چھوڑ دے ۔ "

یعنی جو اچھا ہے ، اُسے اٹھا لو ، اور جو بُرا ہے ، اسے چھوڑ دو ۔

ای عزیز! چون اللہ تعالیٰ خواست کہ کُن فَیَکُون را عیان کُنم، کُنتُ کَنزاً مَخفِیاً فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الخَلقَ لِاُعرَفَ[1] از دست چپ از قہر و جلالیت نظر کرد۔ ازان نار شیطان پیدا شُد۔ از دست راست از کرم و لطف و جمعیت و رحمت و شفقت و التفات نظر کرد، نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا شد روشن بہ از آفتاب تر۔ بعد ازان اللہ تعالیٰ کُن فرمودہ، ارواح کُل و جزو مخلوقات و موجودات مراتب بامراتب و جماعت باجماعت وصف باصف برجابجا خود باادب استادہ شدند متوجہ بحق امر اللہ تعالیٰ۔ بعد ازان اللہ تعالیٰ فرمودہ: اَلَستُ بِرَبِّکُم۔ جملگی ارواح ہا گفتند: بلیٰ۔ آنچہ کہتر و مہتر۔ بعضی ہمون دم ارواح از گفتن بلیٰ پشیمان شدند، چنانچہ ارواح کافران و مشرکان و منافقان و کاذبان و بعضی بگفتن بلیٰ خوشوقت و مسرور گشتند از آواز اَلَستُ بِرَبِّکُم۔ بعد ازان اللہ تعالیٰ فرمود کہ ای ارواحہا بخواہید آنچہ میخواہید، تا برشما عطا کنم۔ جملگی ارواح ہا گفتند کہ خداوندا! ترا از تو میخواہیم۔ بعد ازان اللہ تعالیٰ از دست چپ ارواح دنیا و زینت دنیا و زیب دنیا و آرائش دنیا، تماشۂ دنیا پیش ارواح کشیدند۔ اول شیطان از میان بتوفیق نفس امارہ داخل دنیا شُد۔ چون در دنیا رسید، شیطان بآواز بلند بیست و چہار بانگ خواند۔ نُہ حصہ ارواح بشنیدن بانگ بلند خوش آواز شیطان در آمدند۔ بعضی ارواح در سلک شیطان در آمدند۔

بیست و چہار بانگ شیطان اینست: کہ اول بانگ خوش آواز شیطان سرود است۔ دوم بانگ حسن پرستی و سیوم بانگ ہوا پرستی۔ چہارم بانگ شرب۔ پنجم بانگ بدعت۔ ششم بانگ تارک الصلوٰۃ۔ ہفتم بانگ آنچہ تعلق باسرود دارد و اسباب مطربانہ، چنانچہ طنبور و رباب و قانون و سرنا و دف و دہل و آنچہ ازین ناشائستہ۔ ہشتم بانگ تارک الجماعت۔ نہم بانگ غفلت۔ دہم بانگ عجب۔ یازدہم بانگ ریا۔ دوازدہم بانگ حرص۔ سیزدہم

۱۔ موضوعات کبیر، ملا علی قاری، ص ۵۴؛ (حدیث قدسی) (منارات السائرین تالیف نجم الدین ابوبکر)

اے عزیز! جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ کُن (ہوجا) فَیَکُون (پس ہوگیا) کو عیاں کرے یعنی وہ جہان کو پیدا کرے: "میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں، اس لیے مخلوق کو پیدا کیا۔" اس نے بائیں طرف قہر اور جلالیت کی نگاہ کی۔ اس سے شیطان کی آگ پیدا ہوئی۔ دائیں طرف لطف و کرم جمعیت، رحمت شفقت اور التفات سے دیکھا، تو نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوا۔ جو آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ روشن تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے کُن (ہوجا) فرمایا، تو تمام روحیں، مخلوقات اور موجودات درجہ بدرجہ، گروہ در گروہ جا بجا صفیں باندھ کر باادب کھڑی ہوگئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے حق کی طرف متوجہ ہوگئیں۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟" تمام چھوٹی بڑی روحوں نے کہا: "ہاں"۔ بعض روحیں یہ کہہ کر فوراً پشیمان ہوگئیں۔ مثلاً کافروں، مشرکوں، منافقوں اور جھوٹوں کی روحیں، بعض "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" کی آواز سے نہایت مسرور اور خوش ہوئیں۔ بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ اے روحو! مانگو، کیا مانگتی ہو، تاکہ میں عنایت کروں۔ تمام روحوں نے کہا: کہ اے میرے آقا! ہم تجھ سے تجھی کو مانگتے ہیں۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے بائیں طرف والی روحوں کے سامنے دنیا، زینت دنیا، زیب دنیا، آرائش دنیا اور تماشۂ دنیا، پیش کیے۔ پہلے شیطان درمیان سے نفس امارہ کی توفیق سے دنیا میں داخل ہوا، جب دنیا میں پہنچا تو شیطان نے بلند آواز سے چوبیس مرتبہ بانگ دی، تو یہ بلند خوش آواز سُن کر نو حصے روحیں شیطان کے پاس آگئیں۔ اور بعض روحیں شیطان کی مرید ہوگئیں۔

شیطان کی چوبیس بانگیں یہ ہیں:-

۱۔ سرود کی خوش آوازی کی بانگ۔	۲۔ حسن پرستی کی بانگ
۳۔ حرص پرستی کی بانگ	۴۔ شراب کی بانگ
۵۔ بدعت کی بانگ	۶۔ ترک نماز کی بانگ

۷۔ سرود سے متعلقہ سامان اور گانے بجانے کے اسباب مثلاً طنبور، رباب، قانون، سرنائی، دف، ڈھول اور اس کے متعلقہ ناشائستہ سامان کی بانگ۔

۸۔ بانگ ترک جماعت	۹۔ بانگ غفلت
۱۰۔ بانگ خود پسندی	۱۱۔ بانگ ریا
۱۲۔ بانگ حرص	۱۳۔ بانگ حسد

بانگ حسد ۔ چہاردہم بانگ کبر ۔ پانزدہم بانگ نفاق ۔ شانزدہم بانگ غیبت ۔ ہفدہم بانگ شرک ۔ ہژدہم بانگ کفر ۔ نوزدہم بانگ جہل ۔ بیستم بانگ کذب ۔ بیست ویکم بانگ ظن بد ۔ بیست ودوم بانگ افعال بد ۔ بیست وسیوم بانگ خشم شیطانی ۔ بیست وچہارم بانگ طمع ۔

ہر کہ بدین صفت موصوف روح او از آن قوم باشد کہ باستماع بانگ شیطانی ؛

اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ؕ [1]

قولہٗ تعالیٰ :-

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ؕ [2]

وآنچہ متعلق شیطان ومتابعت شیطان بمراتب دنیا رسیدہ ولپسندیدۂ دنیا گردیدہ و در دنیا غرق شد ۔ ازان جملہ نہ حصّہ ارواح وہم حصہ پیش اللہ تعالیٰ استادہ بودند ۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ از لطف وکرم ولطف فرمودہ کہ ای ارواح ! بخواہید آنچہ از من بخواہید تا بر شما عطا کنم ۔ نہ حصہ ارواح گفتند : خداوندا ! از تو ترا میخواہیم ۔ اللہ تعالیٰ از دست راست خود بہشت وحور وقصور ولذت نعیم بہشت با تمام زینت وزیب بہشت پیش ارواح کشیدند ۔ نہ حصہ ارواح جانب بہشت درآمدند ۔ اول ارواح کہ بہشت آمدند متقی وبانگ خوش آواز تقویٰ زدند ۔ جملگی متقی بہ استماع بانگ تقویٰ مدخل بہشت شدند وبر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آمد ۔ چنانچہ عالم، فاضل، عامل، متقی وپرہیزگار وباقی یکحصہ ارواح کہ روبروی استادہ، بر گوش ایشان نہ بانگ عقبیٰ رسیدہ نہ بانگ دنیا ، مشتاق غرق فنا فی اللہ نور بقا باللہ بودند حضور متابعت بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور شدند ۔ فقیر عارف باللہ بودند کہ در باب ایشان

[1] خطبات احمد جان

[2] سورہ البقرہ ۲ : ۲۶۸

۱۴- بانگ تکبر
۱۵- بانگ نفاق
۱۶- بانگ غیبت
۱۷- بانگ شرک
۱۸- بانگ کفر
۱۹- بانگ جہالت
۲۰- بانگ کذب (جھوٹ)
۲۱- بانگ بدظنی
۲۲- بانگ افعال بد
۲۳- بانگ شیطانی غصہ
۲۴- بانگ طمع

جس شخص میں (یہ مذکورہ بالا) صفات پائی جائیں ، اس کی روح انہی لوگوں میں شامل ہے ، جو شیطانی بانگ سننے پر مائل ہوئے تھے ۔

حدیث

" اللہ تعالیٰ اپنی شان میں ویسا ہی ہے ، جیسا پہلے تھا ۔"

ارشاد خداوندی ہے :-

" شیطان تم کو تنگدستی ومفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں برائیوں کا حکم دیتا ہے ۔"

جن لوگوں نے شیطان کی متابعت وپیروی کی اور دنیا کے مراتب حاصل کیے اور دنیا کے پسندیدہ لوگ کہلائے ۔ اور دنیا میں مستغرق ہوئے ، وہ تمام نو حصے تھے ۔ باقی دسواں حصہ جو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا تھا ، انہیں حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے لطف وکرم سے فرمایا : کہ اے ارواح ! مجھ سے مانگو کیا مانگتے ہو ، تاکہ میں تمہیں عطا کروں ۔ ان ارواح میں سے نو حصوں نے کہا : اے پروردگار ! ہم تجھ سے تجھی کو مانگتے ہیں ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی دائیں طرف بہشت اور حور وقصور اور بہشتی نعمتیں نہایت عمدگی سے سجا کر ان ارواح کے سامنے پیش کیں ۔ ان میں سے نو حصہ روحیں بہشت کی طرف چلی گئیں ۔ سب سے اول متقی لوگوں کی روحیں بہشت میں داخل ہوئیں ۔ انہوں نے پرہیزگاری کی خوش الحان بانگ دی ۔ اس اذان تقویٰ کو سن کر تمام متقی بہشت میں گئے ۔ اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پوری طرح عمل پیرا ہوگئے ۔ مثلاً عالم ، فاضل ، عامل ، متقی وپرہیزگار ، سب بہشت کی طرف گئے ۔ اور باقی ماندہ ایک حصہ ارواح جو روبرو کھڑا رہ گیا ، وہ لوگ تھے ، جن کے کانوں پر نہ عقبیٰ کی آواز پہنچی اور نہ ہی دنیا کی آواز (یعنی جنہوں نے نہ دنیا کا خیال کیا اور نہ ہی آخرت کا) ، وہ فنا فی اللہ بقا باللہ کے نور میں

Scanned by CamScanner

سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کی دیگر مطبوعات

مترجم و شارح پروفیسر ڈاکٹر نسیم

1۔ رسالہ روحی شریف مع ملفوظات	حمیدیہ پریس، پشاور شہر 1983ء
2۔ دیوان باہوؒ (فارسی) مرتبہ مع مختصر حالات زندگی حضرت سلطان باہوؒ	نقوش پریس، لاہور 1990ء
3۔ تیغ برہنہ	حمیدیہ پریس، پشاور شہر 1992ء
4۔ کلید التوحید خورد	نقوش پریس، لاہور 1992ء
5۔ گنج الاسرار	الامان پریس، لاہور 1995ء
6۔ فضل اللقاء	الامان پریس، لاہور 1995ء
7۔ مجالسۃ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور 1995ء
8۔ کشف الاسرار	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور 1995ء
9۔ اورنگ شاہی	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور 1995ء
10۔ عین الفقر	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور 1995ء
11۔ کلید جنت	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور 1996ء
12۔ محبت الاسرار	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور 1996ء
13۔ قرب دیدار	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور 1996ء
14۔ مفتاح العارفین	انتخاب جدید پریس، لاہور 1996ء
15۔ اسرار القادری	انتخاب جدید پریس، لاہور 1996ء
16۔ دیدار بخش خورد	انتخاب جدید پریس، لاہور 1997ء
17۔ دیدار بخش کلاں	عرفان افضل پریس، بند روڈ لاہور 1997ء
18۔ محکم الفقراء	عرفان افضل پریس، بند روڈ لاہور 1997ء
19۔ توفیق الہدایت	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور 1997ء
20۔ عین العارفین	فوکس پرنٹر لاہور 1998ء
21۔ عقل بیدار	(زیر ترتیب)

بیش بہا وظیفہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

استغفار ——— ایک سو مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

درود شریف ——— ایک سو مرتبہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

کلمہ تمجید ——— ایک سو مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

آخر میں صرف ایک مرتبہ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

یہ تینوں تسبیحات روزانہ کسی بھی وقت دن میں ایکبار اور رات میں ایکبار پڑھ لیا کریں، انشاء اللہ دینی اور دنیوی خیر و برکت کا باعث ہوگا

Scanned by CamScanner

روایت ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب نے عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے خواب میں دیکھا اور انھوں نے ان سے اپنے مرض کی تکلیف بیان کی، حضرت شیخ نے فرمایا کہ تو تریاقِ مجرب سے کیوں غافل ہے۔ یہ درود پڑھا کر:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ ط

(اے اللہ! رحمت و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی روح (مبارکہ) پر تمام ارواح میں۔ اور رحمت و سلامتی نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے قلب (مبارک) پر تمام قلوب میں اور رحمت وسلامتی نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم (پاک) پر تمام اجسام میں اور رحمت وسلامتی بھیج ہمارے آقا حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی قبر (مبارک) پر تمام قبور میں۔

Scanned by CamScanner

مترجم و شارح

پروفیسر ڈاکٹر کے، بی نسیم

۱. رسالہ روحی شریف مع ملفوظات	حمیدیہ پریس، پشاور شہر	۱۹۸۲ء
۲. دیوانِ باہوؒ (فارسی)، مرتبہ مع مختصر حالاتِ زندگی حضرت سلطان باہوؒ	نقوش پریس، لاہور	۱۹۹۰ء
۳. تیغِ برہنہ	حمیدیہ پریس، پشاور شہر	۱۹۹۲ء
۴. کلید التوحید خورد	نقوش پریس، لاہور	۱۹۹۲ء
۵. گنج الاسرار	الامان پریس، لاہور	۱۹۹۵ء
۶. فضل اللقاء	الامان پریس، لاہور	۱۹۹۵ء
۷. مجالسۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور	۱۹۹۵ء
۸. کشف الاسرار	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور	۱۹۹۵ء
۹. اورنگ شاہی	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور	۱۹۹۵ء
۱۰. عین الفقر	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور	۱۹۹۵ء
۱۱. کلیدِ جنّت	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور	۱۹۹۶ء
۱۲. محبت الاسرار	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳. قربِ دیدار	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور	۱۹۹۶ء
۱۴. مفتاح العارفین	انتخاب جدید پریس، لاہور	۱۹۹۶ء
۱۵. اسرار القادری	انتخاب جدید پریس، لاہور	۱۹۹۶ء
۱۶. دیدار بخش خورد	انتخاب جدید پریس، لاہور	۱۹۹۷ء
۱۷. دیدار بخش کلاں	عرفان افضل پریس، لاہور	۱۹۹۷ء
۱۸. محکم الفقراء	عرفان افضل پریس، لاہور	۱۹۹۷ء
۱۹. توفیق الہدایت	ندیم پرنٹنگ پریس، لاہور	۱۹۹۷ء
۲۰. عین العارفین	فوکس پرنٹرز، لاہور	۱۹۹۸ء
۲۱. عقلِ بیدار	(زیرِ ترتیب)	

جلد بندی ـــــ جاوید بک بائنڈنگ ورکس، لاہور

Scanned by CamScanner